زیر ہدایت حضرت مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ

مفتی صالح محمد صاحب رفیق دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کی
ترتیب، تبویب، تخریج جدید کے ساتھ
کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن

فتاویٰ رحیمیہ

جلد اوّل

مقدمہ، کتاب الایمان والعقائد

از افادات
حضرت مولانا الحاج مفتی قاری سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ
خطیب مرکزی جامع مسجد دارالعلوم علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن

دارالاشاعت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پاکستان [illegible]

طباعت [illegible]

تعداد [illegible] صفحات

حقوق طباعت

[illegible]

ملنے کے پتے

[illegible]

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
[illegible]

Ashar Academia Ltd
[illegible]

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
[illegible]

MADRASAH-E-AMJADIA SUNNI
[illegible]

عرض مرتب

الحمد لله نحمده ونستعين به ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله

امّا بعد

اتاوق وجیہ حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم صاحب لاجپوری زید فضلہ و فیوضہ کی ایک عمدہ تصنیف ہے۔ کتاب اور صاحب کتاب دونوں کسی تعارف کے محتاج نہیں، اہل علم خصوصاً اصحاب فتاویٰ کے ہاں انکی جلیل القدر علمی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے، بالخصوص بیان القرآن کے مدون (۱۰ جلدوں) کی حیثیت سے انکی اس کتاب سے استفادہ کیا جا رہا ہے، اس حصہ کتاب میں چند کتابیں تھیں جن کی ہر سہ ماہی امتحان میں مقررات کا حصہ تھا۔ مثلاً ترتیب میں کمی کا ہونا، بعض مسائل جن کا تکرار ہوتا رہتا ہے بعض مسائل میں اہل علم کا نہ ہونا۔

اس بارے میں حضرت مفتی صاحب سے رابطہ کیا گیا۔ مفتی صاحب نے ترتیب وغیرہ کی اصلاحات بھی دی تھیں مکررات کو حذف کرنے کے ساتھ ساتھ مفتی صاحب کی ہدایت کا احترام رکھتے ہوئے کسی مسئلہ کو حذف نہیں کیا گیا البتہ جدید ترتیب، تبویب، تطبیق اور تصریح کے ساتھ کتاب کو مرتب کیا گیا۔ امید کی جاتی ہے کہ اصحاب اہل علم و استفتاء و افتاء میں مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

صالح محمد کاروزی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی

نوٹ: یہ مقدمہ حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم لاجپوری مدظلہ کی پہلی جلد میں دار الافتاء کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مقررات کو مرتب کرنے کے بعد لکھا گیا تھا، بعد میں ترتیب و تبویب مفتی صاحب نے بھی کی اور یہ مقدمہ بھی دوبارہ لکھا گیا، مگر پہلا مقدمہ بھی اہمیت کی وجہ سے یہاں درج کیا جا رہا ہے۔ (حافظ قمر)

فہرست عنوانات فتاویٰ رحیمیہ جلد اول

تعارف، از صاحب فتاویٰ	
از مفتی عیسیٰ بھائی، ایم اے، ایل ایل بی، مدیر ماہنامہ البلاغ	۵
[illegible]	۵
[illegible]	۶
[illegible]	۶
[illegible]	۶

عنوان	صفحہ
حضرات کتاب فتوی سماحۃ مفتی اعظم الہند رحمہ اللہ	۲۸
حضرت علامہ مفتی سید مہدی حسن صاحب دام ظلہم العالی صدر مفتی دارالعلوم دیوبند	۲۸
سید الملت حضرت الحاج مولانا سید محمد میاں صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث وصدر مفتی مدرسہ امینیہ دہلی	۲۸
فخر ملت حضرت مولانا الحاج مفتی محمد رضا صاحب قاسمی مدظلہ العالی	۲۹
حضرت مولانا الحاج الحافظ صدیق احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ہتورا باغ	۲۹
حضرت مولانا محمد امین صاحب الدین فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی	۲۹
دارالتصنیف جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن	۲۹
حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امتیاز صاحب دارالعلوم دیوبند	۳۰
حضرت مولانا الحاج مفتی محمد ظفیر الدین صاحب مفتاحی صدر مفتی دارالعلوم دیوبند	۳۰
حضرت مولانا ابوالقاسم نعمانی صاحب مدظلہم العالی مہتمم دارالعلوم دیوبند	۳۰
حضرت مولانا سید نیر الدین صاحب دامت برکاتہم مدرس شیخ الحدیث کاندھلوی	۳۱
رئیس المناظرین حضرت مولانا مہر الدین صاحب گاگلوی دامت برکاتہم	۳۱
حضرت مولانا قاضی اطہر صاحب مبارک پوری دامت برکاتہم	۳۱
ایڈیٹر صاحب ماہنامہ بینات	۳۱
شیخ الحدیث الحاج مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی	۳۲
حضرت العلامہ مولانا الحاج سید حسین علی شاہ صاحب دامت برکاتہم	۳۲
حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ شیخ صاحب دامت برکاتہم	۳۲
حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحب دامت برکاتہم نائب مہتمم صدر المدرسین دیوبند	۳۲
حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند	۳۳
حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند	۳۳
حضرت مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی مدیر مجلہ محدث و مفسر واستاذ تفسیر والحدیث دارالعلوم دیوبند	۳۳
حضرت مولانا الحاج رضاء الحق صاحب سابق شیخ الحدیث ورئیس دارالعلوم واثر فرید آباد یوپی	۳۴
حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب دامت برکاتہم رئیس دارالافتاء جامعہ حسینیہ راندیر سورت	۳۴
حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت فیضہم خطیب شاہی مسجد مرادآباد	۳۵

عنوان	صفحہ
مدرسہ عربیہ حنفیہ پیپرا ضلع سیالکوٹ پر گستاخانہ	
دارالعلوم حنفیہ و الحمد اکیڈمی شیرانوالہ گیٹ لاہور کی بے مثال	
مولانا سید الرحمن صاحب کے تحریر فرماتے ہیں	۳۰
حضرت مولانا احمد عبدالمجید قادری خطیب و امام مسجد و استاذ دارالعلوم حنفیہ شیرانوالہ گیٹ لاہور	۳۷
حضرت مولانا محمد شریف حسن صاحب صادق فیض الحدیث جامعہ علامیہ اہلسنت	۳۹
دارالعلوم حنفیہ	
حضرت مولانا مفتی شمائل احمد صاحب مفتی پاکپتن شریف	
مکتوب مولانا محمد یاسین بھاولپوری مدظلہ	۴۵
تحدیث نعمت	۴۷
مولانا محمد یاسین ظفر تونسوی فاضل دارالعلوم حنفیہ بوریہ معلم جدید	۵۲
ایک نظر ہمارے نظام تعلیم پر	۵۲
کتاب الایمان	۱
ماسطق بالایمان	
غیر مسلم سے خلاف تہذیب حلقہ بنا کر مصافحہ کرنا کیسا ہے؟	۶۳
کیا مصافحہ کے بعد ہاتھ چومنا ثابت ہے	۶۳
شرعی داڑھی کے خلاف کرنے والوں کے متعلق شرعی حکم کیا ہے	۶۵
داڑھی رکھنا واجب ہے	۶۶
مسلمان کا تین روز سے زیادہ (مرشد) سے ناراض رہنا	۶۸
داڑھی پر تنقید کا حکم	۶۹
داڑھی منڈانے والے کا کیا حکم ہے	۷۵
مسلمان کا ہندو کا لباس پہننا کیسا ہے	۷۵
آج کل عدالتوں کی ترتیب اور بعض فیصلے	۷۶
آسمان اور فصول شریعت	۹۲
سائنس جدید اور آسمان	۹۴
تسخیر شریعت نہ ہونے کے باوجود معاصب کیوں	۹۶
حضرت علی شریف کو وہ مشکلات کے لئے سر پر کھڑا کیا ہے	۹۸
کوئی شخص خدا کے وجود کا انکار کرنے سے کیا شخص مسلمان رہتا ہے یا نہیں	۱۰۸

عنوان	صفحہ
مسلمانوں نے ہندو میں مالی امداد کی اس سے ان کے ایمان میں نقص آتا ہے نہیں	۶۸
کنواں کھودنے کے لئے غیر مسلم سے مشورہ کرنا اور اس کی بات پر یقین کرنا	۶۹
ہندوؤں کے تہوار ہولی میں شریک ہونا حرام ہے	۶۹
بزرگوں سے طفیل سے دعا مانگا جائز ہے مگر مزار پر حاضر ہونا ضروری نہیں	۷۰
تقلید شرعی یعنی الحسنی تقلید	۷۰
تقلید کی ضرورت اور تقلید ائمہ اربعہ کے وجوب پر امت کا اجماع	۷۰
حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے مذکورہ بالا امین عالیہ کا خلاصہ یہ ہے	۷۶
علماء حنفیہ	۷۸
اولیاء حنفیہ	۷۸
مسائل شرعیہ کی فہم کے لئے نری حدیث دانی کافی نہیں	۸۱
دین کا مدار دو چیزوں پر ہے	۹۰
نفس تقلید قرآن و حدیث سے ثابت ہے	۹۲
غیر مقلدین کے چند اشکالات اور ان کے جوابات	۱۱۰
پہلا اشکال	۱۱۰
دوسرا اشکال	۱۱۱
تیسرا اشکال	۱۱۳
چوتھا اشکال	۱۱۹
پانچواں اشکال	۱۲۱
امام الائمہ حضرت امام ابو حنیفہ	۱۲۱
ضرورت تدوین فقہ	۱۲۱
ہندو پاک میں مذہب حنفی کا رواج	۱۲۲
امام صاحب کے متعلق صحیح بشارت	۱۲۳
امام صاحب تابعی ہے	۱۲۳
سید الحفاظ امام یحییٰ بن معین متوفی ۲۳۳ھ	۱۲۴
امام محقق رجال یحییٰ بن سعید قطان متوفی ۱۹۸ھ	۱۲۴
امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک متوفی ۱۸۱ھ	۱۲۴
امام اعمش کوفی متوفی ۱۴۸ھ کا قول	۱۲۵

عنوان	صفحہ
امیر المؤمنین فی الحدیث شعبہ بن حجاج متوفی ۱۶۰ھ	۱۲۶
امام محدث علی بن مدینی متوفی ۲۳۴ھ	۱۲۶
امام محدث سفیان بن عیینہ متوفی ۱۹۸ھ	۱۲۶
محدث کبیر یحیی بن سعید قطان متوفی ۱۹۸ھ	۱۲۷
امام وکیع بن جراح متوفی ۱۹۷ھ	۱۲۸
حافظ حدیث امام ابو یوسف متوفی ۱۸۲ھ	۱۲۸
امام مالک متوفی ۱۷۹ھ	۱۲۹
امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ	۱۲۹
امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	۱۲۹
امام محدث عبد بن حمید	۱۲۹
محدث کبیر ابو داؤد متوفی ۲۷۵ھ	۱۳۰
محدث کبیر یحیی بن ابراہیم متوفی ۲۷۶ھ	۱۳۱
محدث شہیر قتیبی متوفی ۲۴۰ھ	۱۳۱
فضیلت مدینہ از فقہ	۱۳۲
فضیلت مدینہ از فقہ	۱۳۳
مودودی صاحب کی پہلی روایت	۱۳۶
مودودی عالم کفر و جہالت کے متعلق کیا ہے	۱۴۹
کتب کفر کی تردید سے متعلق رضا خانیوں کا تضاد بیانی	۱۵۱
مسجد نبوی کی توسیع	۱۵۲
ایک لاکھ ستر ہزار نمازیوں کے لئے جگہ	۱۵۲
اکابر علماء دیوبند کے حقائق	۱۵۲
مدینہ منورہ روانگی کے آداب	۱۵۲
مدینہ میں داخلے کے آداب	۱۵۳
حرمت مدینہ	۱۵۳
مسجد نبوی میں داخلہ	۱۵۳
روضہ اطہر پر حاضری	۱۵۲
توسل رسول خدا ﷺ	۱۵۳

عنوان	صفحہ
[illegible]	۱۵۸
[illegible]	۱۶۲
[illegible]	۱۷۲
[illegible]	۱۷۴
[illegible]	۱۹۵
[illegible]	۱۹۵
[illegible]	۶۹
[illegible]	۶۰
[illegible]	۱۱۹
[illegible]	۱۵۱
[illegible]	۱۵۱
[illegible]	۱۵۲
[illegible]	۱۵۲
[illegible]	۱۵۳
[illegible]	۱۵۳
[illegible]	۱۵۳
[illegible]	۱۵۳
[illegible]	۱۵۶
[illegible]	۱۵۸
[illegible]	۱۷۹
[illegible]	۱۸۰
[illegible]	۱۸۸
[illegible]	۱۹۰
[illegible]	۱۹۳
[illegible]	۱۹۶
[illegible]	۱۹۷
[illegible]	۲۰۳

عنوان	صفحہ
اہل تقویٰ کا مدینہ سے جانا کار	۲۰۳
حکایت	۲۰۹
حکایت	۲۰۹
حکایت	۲۰۹
مدخل صدقات میں ہے	۲۱۱
بزرگ مدخل صدقات میں ہے	۲۱۱
[illegible] ان کی جن بیبیوں نے بعد وفات حج کئے ہے یا مگر صدقات پر جا سکتے ہیں یا نہیں	۲۱۲
تجارت کا بوجہ دینے میں اس کی عبادت کا ثواب	۲۱۳
طاعون سے متعلق اسلامی تعلیمات	۲۱۴
کتاب [illegible]	۲۱۸
شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں	۲۲۰
غیر مسلموں میں [illegible]	۲۲۳
حضور ﷺ کی بعثت تمام بنی نوع انسانوں کے لئے ہے	۲۲۴
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کا مکتوب گرامی	۲۲۶
غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے پمفلٹ	۲۲۶
توحید کی صحیح ہونے کے شرط اسلام میں توحید کا مقام	۲۲۸
تقلید شرعی اور علماء امت	۲۳۲
تقلید کی حقیقت	۲۳۵
صحیح بخاری میں حضرت [illegible]	۲۳۶
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [illegible]	۲۳۷
علامہ ابن [illegible]	۲۳۷
ابن کثیر [illegible]	۲۴۷
آپ امام بخاری کا قول نقل فرماتے ہیں	۲۴۸
یہ تحریر فرماتے ہیں	۲۴۸
حضرت شاہ ولی اللہ [illegible]	۲۵۷
[illegible]	۲۵۷
[illegible]	

صفحہ نمبر	عنوان
۲۴۹	[illegible] ۱۲۴۵ھ تحریر فرماتے ہیں
۲۵۰	علامہ [illegible] شرح جمع الجوامع میں تحریر فرماتے ہیں
۲۵۰	[illegible] شاہ ولی اللہ [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں
۲۵۰	علامہ سید [illegible] ۱۲۳۲ھ
۲۵۱	[illegible] تحریر فرماتے ہیں
۲۵۲	[illegible] فرماتے ہیں
۲۵۴	[illegible] کہتے ہیں
۲۵۴	[illegible] ثبوت ہے
۲۵۶	[illegible] سمجھتے ہیں
۲۵۷	[illegible] تحریر فرماتے ہیں
۲۵۷	[illegible] تحریر فرماتے ہیں
۲۵۸	[illegible]
۲۶۰	[illegible] تحریر فرماتے ہیں
۲۶۲	[illegible]
۲۶۳	[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وفق من اراد بہ خیراً للتفقہ فی الدین

اما بعد!

فتاویٰ رحیمیہ حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری کی ایک عمدہ تصنیف ہے۔ کتاب و صاحب کتاب دونوں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اہل علم خصوصاً اصحاب فتاویٰ کے ہاں فتاویٰ رحیمیہ اور مفتی صاحب کا جو مقام ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ برصغیر پاک و ہند کے تقریباً ہر دارالافتاء میں اس کتاب سے استفادہ کیا جارہا ہے۔ ہاں ہر کتاب میں چند کمیاں تھیں جس کی وجہ سے اہل علم کو استفادہ کرنے میں مشکلات کا سامنے پڑھ جاتا تھا۔ مثلاً ترتیب میں کمی کا ہونا، بعض مسائل میں تکرار کا ہونا، بعض مسائل میں دلیل کا نہ ہونا۔

اس بارے میں بندہ نے حضرت مفتی صاحب سے رابطہ کیا مفتی صاحب سے ترتیب وغیرہ کی اجازت بڑی مشکل سے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ مفتی صاحب کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے کسی قسم کی حذف و اضافہ نہیں کیا البتہ جدید ترتیب، تبویب اور تصحیح کے ساتھ کتاب کو مرتب کیا گیا۔

امید کی جاتی ہے کہ اب اہل علم کو استفادہ کرنے میں مشکلات کا سامنے نہیں کرنا پڑے گا

صالح کاروڑی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

نیو کراچی ۵

مفتی صاحب کی نگرانی کا یہ اہتمام ہے

۸ شعبان ۱۴۲۱ھ — دستخط نقائی — از بریلی

۵ نومبر ۲۰۰۰ء

کرمی مکرمی جناب مفتی محمد صاحب ادب اللہ فی علمکم السلام

امید مزاج مسنون خیر بعد عرض خدمت اللہ تعالیٰ سے مطلوب ہے۔ الحمد للہ حقیر اپنی بیماری سے ماشاء اللہ شفایت ہے خدا بحمد قدوس آپ کو بھی ہدایت رکھیں اور دینی خدمات میں اخلاص کے ساتھ مشغول رکھیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

آپ کا خط ملا، یاد فرمائی کا شکریہ پڑھ کر احوال سے واقفیت ہوئی۔ آپ کو جو دارالشاعت کے جواب سے ادھار چھپنے سے مایوسی ہوئی آپ اس کی ایسی فکر نہ کریں۔ آپ ہوتے تو یہ کام کیا ہوتا۔ کچھ بھی ہو بات اللہ تعالیٰ سے کرنی ہے وہی اچھا کرے گا۔ آپ اس بات کا اہتمام رکھیں کہ تمام مسائل آجائے کوئی مسئلہ چھوٹ نہ جائے اور جو مسائل ﷺ اور مکرر معلوم ہوتے ہیں ان کو بھی لیا جائے۔

باقی احوال بالخیر ہے۔ احقر بھی آپ کے لئے دعا کرتا ہے اور آپ بھی احقر کے لئے حسن خاتمہ کی دعا فرماتے رہیں۔

(حضرت مفتی) سید عبدالرحیم لاجپوری عفی اللہ عنہ

مختصر تعارف صاحب قلمؤں

از منشی عبدالحی بھوپالی ابراہیم ایڈیٹر ماہنامہ پیغام گجراتی

[illegible]

تحریر منشی صاحب موصوف [illegible] ہیں کہ [illegible] کے حالات [illegible] سے [illegible] اپنی اطلاع کی غرض سے حضرت تحریر کی [illegible] کرتے ہیں

حضرت منشی صاحب کی تحریر [illegible] کی [illegible] ہے کہ آپ [illegible] میں آپ کے [illegible] تعارف کے [illegible] تواضع [illegible]

سلسلہ نسب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پیدائش

[illegible]

تعلیم کی ابتدا اور حفظ قرآن

[illegible]

فارسی کی تعلیم

[illegible]

منصب امامت

[illegible]

[illegible] چنانچہ آپ [illegible] ۱۳۴۲ھ میں [illegible] مکمل کرلیا [illegible] کی [illegible] کے [illegible] تھیں۔ [illegible] کے لئے [illegible] کہ [illegible] نظامی کی تکمیل [illegible] چنانچہ آپ [illegible] کے جناب [illegible] محمد [illegible] سے [illegible] کی تکمیل [illegible] ۱۳۴۹ھ [illegible] ۱۳۴۹ھ [illegible] مولانا [illegible] صاحب [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے سندِ حدیث [illegible] کی۔

صلاحیت افتاء

[illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی

[illegible] تحریر سے سمجھے لیا ہیں ۔۔۔ اس کا حق فرمتیں ہوا بلد حاجی صاحب پہ حق [illegible] اس [illegible] اس صفحہ میں سے اسرن بیوی شمن کی [illegible] بیان لکھا جاتا کہ میں نے اپنا حق فلاں فلاں کو دے ۔۔۔ اس وقت بے شک حق ہے ۔۔۔ اگر کسی کو دیا ہوتا تو حق دار ہوتا۔"

حضرت مفتی صاحب [illegible] نے [illegible] علماء سے مشورہ کیا تو [illegible] حضرت علامہ [illegible] کا فتاویٰ [illegible] مفتی اعظم ہند کی خدمت میں پیش کیا گیا جو اس وقت بمبئی میں [illegible] میں اسیر تھے حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ شک حاجی صاحب فاضل رہتے ہیں وہ دین کے بدستور مالک ہیں اور اس میں [illegible] ہوئی (فتاویٰ حصہ اول)

حضرت مفتی اعظم ہند کی طرف سے حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری کی تصدیق ہوں تو اضافہ کرنے والے عالم صاحب کا نام ہوتا۔ مفتی عبدالرحیم پر مشتبہ ہو گیا کہ دو مولوی فتویٰ آپ کو کھائے بغیر واپس نہیں گیا کرتے تھے

دوسرا فتویٰ

۱۹۳۱ء میں راقم [illegible] بھدریٰ تعمیر جدید کے وقت بیت الخلاء کے پائپ کے بارے میں متولی حاجی محمد صاحب نے حضرت مفتی صاحب سے مسئلہ پوچھا "پائپ بے جگہ رکھ کر اجازت دے دی" دین کے جواب سے سوال حل ہو جائے گا۔

الجواب: اس تو دین کی جگہ جس میں بیت الخلاء کے پائپ [illegible] ہیں وہ مسجد اور مکتب مسجد سے خارج ہے یہاں مسجد تعمیر ہونے تک عارضی طور پر خلل ہوا جاتا ہے ہوتا رہے گا ہے [illegible] نہیں پڑھی جاتی ہیں۔ لہذا یہ جگہ شرعی مسجد میں داخل نہیں ہے بنا بریں اس بارے کنوئیں میں ضرورۃ بیت الخلاء کا پائپ رکھا جائے تو جائز ہے اس سے مسجد کی طہارت میں خلل نہیں ہوگی۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ [illegible] عبدالرحیم لاجپوری الظفر آباد شوال ۱۳۵۰ھ

اس فتوے کے بعد متولی صاحب نے پائپ ڈال دیا۔ بعد میں [illegible] نے اختلاف کیا۔ ایک مفتی صاحب [illegible] جگہ کھان اور عدم جواز کا فتویٰ حاصل کر لیا۔ پھر اس فتویٰ کو اخبار [illegible] میں شائع کیا۔ جب عدم جواز کا فتویٰ بمبئی میں شائع ہوا تو [illegible] صاحب سے متولی صاحب [illegible] ہونے لگی۔ متولی صاحب [illegible] مفتی صاحب کے پاس دوڑے [illegible] آپ نے جواز کا فتویٰ دیا اور بمبئی میں عدم جواز کا فتویٰ شائع ہوا ہے کیا کیا جائے [illegible] فتویٰ [illegible] اس پر کافی عرصہ ہوا ہے حضرت مفتی صاحب [illegible] آپ نے فرمایا میں [illegible] وہ [illegible] اس کے بارے میں نقشہ تیار کرے دیں گے [illegible] جواب حاصل کیا جائے گا چنانچہ نقشہ تیار کر کے [illegible] نے حسب ذیل جواب [illegible] (فتاویٰ حصہ اول)

(السجواب) صحیح ہے کہ احاطہ مسجد میں جو قطعہ [illegible] مسجد کا ممر رکھنے سے اور [illegible] نہیں کہ کسی حصہ پر خاص طور پر ضرورت [illegible] جائے تو مسجد ہی جاتی ہے مسجد [illegible] کر کنوئیں میں خاست کا رکھنا [illegible] اور کنوئیں [illegible] احاطہ مسجد میں ہے یا اس پر عارضی ہو۔

ے درج اور فرائے مسجد میں اگر ہے مسجد سے باہر نکلیں ہے۔ مگر مسجد جو فنا کے حوالے ہو
ہیں ہے جو کل ہو جائے تو ہی مسجد باقی نہ رہی مسجد باقی ہے جماعت ہے اور اس
کنواں بنانے جو کل ہو یا سوا اس کا ہے سب مسجد سے خارج جانا ہے

لیکن صورت سوال میں اگر یہ دالان نماز پنجگانہ میں اول جماعت کے لئے بھرا ہے
ہوتی ہیں مسجد ہیں مسجد کو پوری طرح نہیں ہے اس میں مسجد کی حکومت جاری کرنا ہیں ہے یہ جب تک
نہ مسجد سے خارج نہ ہو گئے والی ضرورت سے بیچ کی دیوار بنتے ہیں اور اس سے پہلے مکمل ہو گئی
جب سوال میں مذکور ہے کہ ابھی تک دالان غیر پختہ ہے اور جگہ مسجد میں ہوئی ہے اس طرح کی جگہ میں جو کہ
خارج مسجد تک میں جماعت سے نماز پڑھتے ہے وہ جگہ مسجد میں ہوتی۔ اب یہ بیت ہے کہ مسجد رہتے ہے یہ اس حصہ
کو چھوڑ دیں گے۔ مذکور سوال میں یہ ضرورت کہ مسجد بنانے کے لئے تعمیر کرنا ہے کی جگہ سے مسجد
مکمل مسجد میں جگہ نہیں تھی اس کو بھی اس حد سے پختہ اس جگہ پر جماعت سے نماز پڑھی گئی اور اب مسجد میں تو اس
جگہ کو چھوڑ دیا گیا نئی صورت میں اس پر مسجد کے احکام جاری نہیں اور وہ جگہ مسجد نہیں۔

وفیہ عن البقالی لان مرسی المسجد اذا جعل الجزء الموقوف علی المسجد مسجد
وحتی فیہ حتی لو ترک الصلوٰۃ فیہ وقتا صار مسجدا لا محالۃ خلافا للحلوانی وان جعلہ مسجدا یصیر
مسجدا کذا فی الخلاصۃ (بحر ج ۵ ص ۴۳۸) لکن لو قال صلوا فیہ جماعۃ صلوٰۃ او صلوا فیہ
شہرا لا یکون مسجدا کما صرح بہ فی الذخیرۃ وقد مناہ عن الخلاصۃ فی اول (بحر ج ۵ ص
۴۳۹) یجعل شیء ای جعل الصحن مسجدا عن الکثیر من مسجد الحنفیۃ ولم یقل الجزء جاز (درمختار) ۱۲
ظاہر ہ مقتداہ ان یفید الشروع لو لا بالبانی وتبعا بالاولی عبد الحی (رد المحتار ج ۳ ص ۳۹۵)

میں نے خود اکثر بلاد میں دیکھا ہے کہ مذکورہ سوال اور پانچ چھ ہاتھ مسجد میں سے جو مسجد
سے خارج ہے جس مسجد میں داخل نہیں ہے تو کیا جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح۔ عبدہ محمد [illegible] عفی عنہ

مفتی [illegible]

الجواب صحیح۔ اس حکم کو [illegible] ہے جگہ جو مسجد سے خارج ہے اس کو [illegible]

[illegible] واللہ اعلم [illegible]

الجواب صحیح [illegible] الجواب صحیح [illegible]

شبیر احمد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب صحیح [illegible]

الجواب صحیح [illegible]

۔۔۔ت

۔۔۔ت

۔۔۔ نامہ

۔۔۔

۔۔۔ نامہ

۔۔۔

مقدمہ تعارف

مفتی محمد شفیع صاحب

الحمد حضرت مولانا مفتی سید محمود صاحب بخاری مدظلہ کو بالخصوص اور جمعیت علماء اسلام کو بالعموم یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس کے دامن میں حضرت مفتی صاحب جیسے عظیم المرتبت علماء اور مفتی اعظم جیسے عہدہ پر فائز ہونے والے حضرات کی تربیت ہوئی۔ جمعیت علماء اسلام کے بانی حضرت مولانا احمد علی لاہوری جیسے عظیم مجاہد اور مفتی اعظم جیسے عہدہ پر فائز ہونے والے حضرات کی تربیت کا سہرا بھی اسی جماعت کے سر ہے۔ حضرت مفتی صاحب کے حوالے سے جو بات سب سے بڑی خوبی ہے وہ یہ کہ وہ سب کے ہیں سب ان کے ہیں۔ مختلف گروہوں کے لوگ ان سے محبت رکھتے ہیں اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے

۔۔۔

"۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔"

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

تعلیم المسلمین کے ایک دوسرے جواب پر اشکال

(حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کی تالیف تعلیم المسلمین کے جواب میں ایک صاحب نے لکھا تھا)

(سوال) پہلی جماعت والی تو دوسری جماعت ہو گئی ہے!

(جواب) بیشک پہلی جماعت والی تو دوسری جماعت ہو گئی ہے لیکن اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ ہر جماعت کو اپنے سے اگلی جماعت کی کتاب پڑھانی چاہیے، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، ہر جماعت کے لئے اس کی اپنی ہی کتاب مقرر ہوتی ہے۔ پہلی جماعت کا لڑکا جب دوسری جماعت میں جاتا ہے تو پہلی جماعت والی کتاب سے اس کا تعلق ختم ہو جاتا ہے، اور دوسری جماعت کی کتاب سے تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب دوسری جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیسری جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوتھی جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پانچویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھٹی جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ساتویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب آٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب نویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب دسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب گیارہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بارہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیرہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چودہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پندرہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سولہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سترہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھارہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بائیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیئیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوبیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھبیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستائیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھائیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تینتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چونتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پینتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سینتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اڑتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بیالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تینتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پینتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سینتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اڑتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انچاسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچاسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکاونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب باونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ترپنویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچپنویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھپنویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستاونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھاونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ساٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب باسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تریسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پینسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیاسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سڑسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھاسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انہترویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستترویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھترویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بیاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیراسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوراسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب نواسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب نوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ترانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چورانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ننانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سو جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔

(جواب) بیشک پہلی جماعت والی تو دوسری جماعت ہو گئی ہے لیکن اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ ہر جماعت کو اپنے سے اگلی جماعت کی کتاب پڑھانی چاہیے، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، ہر جماعت کے لئے اس کی اپنی ہی کتاب مقرر ہوتی ہے۔ پہلی جماعت کا لڑکا جب دوسری جماعت میں جاتا ہے تو پہلی جماعت والی کتاب سے اس کا تعلق ختم ہو جاتا ہے، اور دوسری جماعت کی کتاب سے تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب دوسری جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیسری جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوتھی جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پانچویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھٹی جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ساتویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب آٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب نویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب دسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب گیارہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بارہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیرہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چودہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پندرہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سولہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سترہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھارہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بائیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیئیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوبیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھبیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستائیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھائیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تینتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چونتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پینتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سینتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اڑتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بیالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تینتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پینتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سینتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اڑتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انچاسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچاسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکاونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب باونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ترپنویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچپنویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھپنویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستاونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھاونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ساٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب باسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تریسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پینسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیاسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سڑسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھاسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انہترویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستترویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھترویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بیاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیراسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوراسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب نواسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب نوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ترانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چورانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ننانوے جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سو جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔

ایک اہم استفتاء کی تصدیق

حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی بلکہ جملہ اکابر علماء دیوبند نے اس پر اپنی تحقیق شائع کر دی ہے بعد تصدیق و اصلاح سے مشرف فرما کر جلد واپس فرمائیں۔ (عبدالرحیم لاجپوری)

استفتاء

(سوال) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عالم جو تارک دنیا ہے اور لاکھوں روپے کا مالک ہے اور اس کے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے اور اس کے پاس قرآن مجید وغیرہ کتابیں ہیں ہو جواب

(الجواب) بشرط صحت سوال مذکور کے یہ عالم کہلانے کا مستحق نہیں ہے اس لئے کہ اس کے پاس اموال کثیر ہیں اور اس کے پاس قرآن مجید وغیرہ کتابیں ہیں ہو جواب

تعلیم المسلمین کے ایک دوسرے جواب پر اشکال

(حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کی تالیف تعلیم المسلمین کے جواب میں ایک صاحب نے لکھا تھا)

(سوال) پہلی جماعت والی تو دوسری جماعت ہو گئی ہے!

(جواب) بیشک پہلی جماعت والی تو دوسری جماعت ہو گئی ہے لیکن اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ ہر جماعت کو اپنے سے اگلی جماعت کی کتاب پڑھانی چاہیے، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، ہر جماعت کے لئے اس کی اپنی ہی کتاب مقرر ہوتی ہے۔ پہلی جماعت کا لڑکا جب دوسری جماعت میں جاتا ہے تو پہلی جماعت والی کتاب سے اس کا تعلق ختم ہو جاتا ہے، اور دوسری جماعت کی کتاب سے تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب دوسری جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیسری جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوتھی جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پانچویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھٹی جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ساتویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب آٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب نویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب دسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب گیارہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بارہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیرہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چودہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پندرہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سولہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سترہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھارہویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بائیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیئیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوبیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھبیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستائیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھائیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تینتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چونتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پینتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سینتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اڑتیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بیالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تینتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پینتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سینتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اڑتالیسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انچاسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچاسویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکاونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب باونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ترپنویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچپنویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھپنویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستاونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھاونویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ساٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب باسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تریسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پینسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیاسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب سڑسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھاسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انہترویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب ستترویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اٹھترویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب انسٹھویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب اکاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب بیاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب تیراسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چوراسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب پچاسیویں جماعت والے کے لئے اجنبی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی جماعت والی کتاب چھیاسیویں جماعت والے

فتاویٰ رحیمیہ کے محقق

حضرت جناب مولانا۔ علامہ فضل رحیم صاحب آرہ

حضرت علامہ مفتی سید مہدی حسن صاحب دام ظلہم عالی

(صدر مفتی دارالعلوم دیوبند)

آپ کا مرتبہ فتاویٰ دیکھنے والوں پر روشن ہے [illegible] مقامات مختلفہ سے [illegible] سوالات وارد ہوتے رہے اور ان سے وہ بھی [illegible] سوالات بھی اور وقت عنایت فرمائے [illegible] ہے [illegible] کے متعلق جوابات میں مثال تو دیدیتے ہیں بعض محل جزئیات پر بھی نظر ڈال کر جواب دیدیا [illegible] ہیں ان کی [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

(۳) ایسا بھی ہوا ہے کہ متعدد کتابوں کی عبارتیں جمع ہوئیں تقریر کردی ہیں یعنی صرف مستفتی کے لئے نہیں بلکہ مفتی نے بھی ذخیرہ جمع کردیا ہے

(۴) اکثر جوابات میں اس شرح وبسط سے کام لیا ہے کہ جواب ایک رسالہ بن گیا ہے اور اس بنا پر یہ کہا جائے گا کہ فتاویٰ نہیں ہے محض فتاویٰ نہیں بلکہ مجموعہ رسائل ہے۔ اللہ تعالیٰ علم دست حضرات والا سے استفادہ کی توفیق بخشے اور اس کا دائم وقائم رکھے جو حضرت مفتی صاحب کا مطمح نظر رہا ہے۔

(۳) فخر ملت حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہ العالی

پہلی گذارش تو یہ ہے کہ جناب نے فتاویٰ رحیمیہ عنایت فرمایا میں نے نام سے یہ سمجھا تھا کہ بس "فتاویٰ" اور "مسائل" ہوں گے ہوں گے، لیکن جب فرصت ملی اس کا مطالعہ شروع کردیا اور نظر تو پوری کتاب پر پڑ گئی۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس میں بہت سی علمیہ تحقیقات جمع ہوگئی ہیں آپ سے یہ تھا نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے۔ میں اس سے بلا مبالغہ مستفید ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مفتی صاحب کو اجر عظیم سے نوازے اور ہم سب کو صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۴) حضرت مولانا محمد اللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ راندیر

مفتی صاحب مدظلہ نے ہر جزئی مسئلہ کو بڑی تحقیق کے ساتھ صحیح دلائل فراہم کرکے جو تفصیل سے حل فرمایا، کہ اہل تحقیق کے لئے علم وفقہ کا ایک بہترین ذخیرہ جمع کردیا ہے جو بحمد اللہ فتاویٰ رحیمیہ کے نام سے (جلد اول، جلد دوم زیر طبع ہے) شائع ہو کر بڑی مقبولیت حاصل کرچکا ہے فتاویٰ رحیمیہ سے اہل علم استفادہ کرکے مسائل عصر حاضر میں فتاویٰ رحیمیہ اپنی بہت سی خصوصیات میں صرف فتاویٰ ہی نہیں بلکہ فقہ حنفی کی ایک جامع کتاب ہے۔ نیز فتاویٰ نویسی کی مشق کرنے والوں کے لئے نہایت مفید بھی ہے۔ ساتھ ساتھ فرق ضالہ کے مقابلہ میں جمعیۃ اہلسنت سے فتاویٰ رحیمیہ کی سب سے بڑی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ حضرت مفتی صاحب نے اختلافی مسائل میں مخالفین کے دلائل نہ ذکر کرکے بہایت معقول جوابات کے ساتھ ساتھ اہل حق کے تمام دلائل عقلیہ ونقلیہ کو بہت بسط وتفصیل کے ساتھ ایک جگہ پر جمع کردیا ہے جس سے مفتی صاحب مدظلہ کی وسعت علم اور علمی ثابیت کا صحیح اندازہ ہوسکتا ہے۔

(۵) حضرت مولانا محمد عمران خان اندوی (المتخصص بالجامع ... رحمہ اللہ)

مہتمم ومدیر دارالعلوم تاج المساجد بھوپال

جناب محترم مفتی صاحب دامت برکاتہم ... وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی چٹھی میرے کو بہت اور لمبی ہوتے ہوئے واپس ہوئی ہے، ۸ ماہ کی اس طویل مدت غیبت میں بہت سی ڈاک جوابی عدم پتہ کے متعلق تھی معلوم تھی تھوڑی تھوڑی دیر فرصت وقت نکال کر دیکھتا رہتا ہوں اور جواب لکھتا رہتا ہوں۔ آج کے کام میں سب کاموں سے پہلے آپ کا والا نامہ اور کتاب لکھی آج ہی مجھ دی گئی۔ آپ کی کرم فرمائی کا بہت ممنون ہوں۔ اس قیمتی تحفہ سے بہت مسرت ہوئی ... ہی تکمیل تک ... ہے خدا کرے دوسری جلد بھی جلد شائع ہو ... کام کی چیز آپ نے شائع فرمائی ہے یہ مجموعہ مستفتی کے کام کا تو ہے ہی لیکن مفتی بھی اس سے استفادہ کرسکتے

[illegible]

(۶) حضرت مولانا قمر شاہ صاحب استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند

[illegible]

(۷) حضرت مولانا ظہیر الدین صاحب
ناظم دفتر امارت شرعیہ بہار و اڑیسہ پھلواری شریف پٹنہ

[illegible]

(۸) حضرت مولانا ابوالفضل حکیم محمد اکرم صاحب مدظلہ العالی پھلپوری (پاٹن پور)
استاذ الحدیث جامعہ ڈابھیل

[illegible]

(۹) حضرت مولانا سید کمال الدین صاحب دامت برکاتہم
مہتمم مدرسہ شاہی مرادآباد و رکن مجلس علمیہ دارالعلوم دیوبند

[illegible]

(۱۰) میں الصابرین حضرت مولانا عبدالسلام صاحب بھٹوی دامت برکاتہم

آپ کی کتاب ۔۔۔ ۔۔۔ ہے۔

حضرت مولانا قاضی عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوری دامت برکاتہم

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

شیخ الحدیث الحدث خلیل حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی

[illegible]

حضرت العلام مولانا ابوالحسن علی ندوی متعنا اللہ بطول بقائہ

[illegible]

حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب ندوی دامت برکاتہم

[illegible]

حضرت مولانا عتیق الرحمان صاحب دامت برکاتہم مدت فیوضہم

[illegible]

مسلمین (جس میں منقول الی الدین حاصل کرنے کی فرصت یا رغبت نہیں ہوں) اپنے روزمرہ کے معاملات میں شرعی حکم معلوم کرنے کے لیے اس اصول فقہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جن کے جواب سے مستفتی کا قلب ایک قسم کی قوت اور اطمینان کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔

[illegible] علمائے حق [illegible] ۱۳۷۴ھ [illegible] اسلامیہ میں ہم اقتصادی مسئلہ ایک اہم فن کی حیثیت رکھتا ہے مسلمان علوم ہونا اور جیسے اور ان کا فتویٰ دینا دوسری چیز ہے ای [illegible] مواقع پر تحریر [illegible] بعد حمد و صلوٰۃ

مفتی اپنی بصیرت سے فیصلہ کرتا ہے کہ فتویٰ دینا ہے یا نہیں اس لیے فتویٰ نویسی بہت مشکل اور نازک کام ہے۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی ساعت میں بھی خاص خاص صحابہ ہی اس منصب جلیل پر ہوتے تھے تابعین و تبع تابعین اور ان کے بعد بھی یہی ہوتا رہا ہے۔

ہمارے زمانہ میں بھی [illegible] فقیہ النفس حضرت مولانا قاری حافظ مفتی سید عبدالرحیم صاحب، البورکی دامت برکاتہم کی شخصیت ایسی تھی جن میں ایسے اختیارات تھے۔ فقہ کی جن کے متعلق دلائل ہوا بات سے مذہب عام مستفتی اور شرح قلب حاصل ہوتا ہے بلکہ بڑے مفتیین کرام بھی جزئیات کتب، تخریجات اور ان کی نقل میں روایت کا [illegible] وغیرہ مطلوب ہوتا ہے۔

حضرت مفتی صاحب موصوف مدظلہ العالی کے جو بہت ایک عرصہ سے فتویٰ نویسی کے نام سے شائع ہو رہے ہیں اور جن کے مستند طبقہ علماء و مفتیان کرام میں ان کا انتہائی حسن نظر سے دیکھا جا رہا ہے وہ فتاویٰ فقہ اکیڈمی کی ہیں ہے حال میں فتاویٰ جمیعۃ کی آٹھویں جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی ہے جو پچھلی تین جلدوں کی طرح خصوصیات کی حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مفتی صاحب موصوف مدظلہ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ان سے فیوض کو دراز سے دراز تر فرمائے آمین۔

(مولانا) نصیر احمد عفا اللہ عنہ

صدر المدرسین و نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند ۹ ستمبر ۱۹۹۶ء

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

مہتمم دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب دامت معالیہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب کا مرسلہ فتاویٰ رحیمیہ جلد سوم موصول ہوا۔ حسب مقامات سے دیکھا انتخابی شخصیات پر مشتمل ہے سوالات بڑی ہیں مگر کام بڑا کارآمد دیکھنے میں آتا ہے۔

میں اگرچہ مستحق نہیں ہوں مگر علماء فارق کی حیثیت سے یہ بات بے تکلف عرض کرنے کو جی چاہتا ہے کہ اللہ

(۷) حضرت مولانا مفتی عبدالحمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

(۸) حضرت مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی رشید مجدد ام

استاذ تفسیر و حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

حضرت مولانا محمد رضا جمیلی صاحب دامت برکاتہم

سابق شیخ حدیث دارالعلوم اشرفیہ راندیر سورت

[illegible]

[illegible] ۹۳ء

حضرت مولانا مفتی صہیب الدین صاحب دامت برکاتہم

سابق استاذ حدیث جامعہ حسینیہ علوم شریعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً ومصلیاً ومسلماً وبعد

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جس پر اللہ خیر چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں (بخاری)

اس حدیث کی روشنی میں حضرت مولانا مفتی صہیب الدین صاحب (بخاری) جن کو اللہ تعالیٰ نے علم دین کی بے پناہ دولت سے نوازا ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے علم دین کی خدمت کے لئے منتخب فرمایا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے اور اس انعام کے لئے اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کو منتخب فرمایا ہے ان میں حضرت مولانا مفتی صہیب الدین صاحب دامت برکاتہم بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم دین کی خدمت کے لئے منتخب فرمایا ہے اور ان سے بہت بڑا کام لیا ہے اور ان کے علم و عمل میں بہت برکت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم دین کی خدمت کے لئے منتخب فرمایا ہے اور ان سے بہت بڑا کام لیا ہے اور ان کے علم و عمل میں بہت برکت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم دین کی خدمت کے لئے منتخب فرمایا ہے اور ان سے بہت بڑا کام لیا ہے اور ان کے علم و عمل میں بہت برکت عطا فرمائی ہے۔

[illegible]

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت فیوضہم

خطیب شاہی جامع مسجد و مہتمم مدرسہ عربیہ حنیفیہ پسرور ضلع سیالکوٹ پاکستان

[illegible]

وارثہ العلوم حضرت العلام حضرت السید السند محمد صاحب ابہری السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حق تعالیٰ شانہ حضرت والا کا سایہ رحمت وشفقت تادیر تک ہزاروں سائل ومستفید راقم حروف کے سر پر قائم رکھے اور مخلوق خدا کو آپ کے علم وعمل سے جاری شدہ ہدایت وتکوم ان وحقانیت سے فیضیاب ہونے کی

بیکار العلوم، حضرت العلام مولانا مفتی محمد صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کی طرف سے فتاویٰ رحیمیہ (ج ۲۶۹) ملنے پر حضرت والا کی خدمت میں ہدیۃ سلام مسنون عرض کیا گیا، اس کے جواب میں حضرت والا نے اپنی تصنیف فتاویٰ رحیمیہ پر جو تقریظ تحریر فرمائی ہے اس کو بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

"فتاویٰ رحیمیہ" جلد اول تا سوم، مؤلفہ مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری، زید مجدہم، مدرس دارالعلوم دیوبند، ہمارے اکابر کے علوم ومعارف کے امین اور ان کے مسلک ومشرب کے ترجمان ہیں، ان کی تصنیفات میں ان کی یہ تالیف بھی ان کے مسلک ومشرب کی ترجمان ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے ان کے مسلک ومشرب کا پتہ چلتا

لقد جمع الحزائف لسنة المصطفى وصاروا عالى هذ لكتاب الصحيح وهي كتاب من صنعه بحيا آو الصنع الذي يعيش فيه المسلمون ويحتاجون الى مطلع في كل زمان ومكان ولا سيما الجماعة غير المسلمة التي تعيش بعيدة عن مراكز العلم والعلماء لا سيما حاجتها الى مثل هذه الفتاوى المنظمة على فروع وجوانب كثيرة و كثيرة

مقصدي اسمولف حتى لا مسئلة دات فوائد الكثيرة في ضوء الكتاب والسنة في غاية يضاح وبيان ومرتبة على كل جوانب من مصادر الشريعة الا سلاميه لا شك ان لمثله هذا قيمة لا يستهان بها في مكتبة الفقه الا سلام والدارس يستحل كل الشكر والتقدير لهذا الجهد الجماعي الضخمة التي التحف بها طبقة العلماء، والجماهير على السواء مجموعة ظهرية "البحث الا سلامي" طوال ۱۳۹۲ھ وقمبر ۱۹۷۲ء الميلادي

(۱۴) حضرت مولانا احمد عبدالمجیب قاسمی دام مجدہٗ

استاذ دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد

فقہ حنفی کے جلیل القدر عالم حضرت مولانا عبدالمجید بلیاوی نزیل حیدرآباد (پیدائش ۱۹۰۳ء) کا تعلق قاضی بلیاوی حضرت مفتی صاحب قاضی بلیاوی گجرات کے ایک علمی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں، قسام ازل نے آپ کو گوناگوں صلاحیتوں سے بہرہ ور فرمایا ہے، آپ ایک باکمال مدرس اور امام اور مشغل مفتی ہیں، فتوی نویسی میں اصابت رائے اور عمق فقہی سے بہرہ ور رکھتے ہیں، تحریر میں جامعیت اور مسائل میں شرح وبسط کے ساتھ اس طرح محقق ومدلل بحث کرتے ہیں کہ بسا اوقات فتوی ایک مبسوط رسالہ کی شکل اختیار کر جاتا ہے، آپ کے اس مجموعہ میں آپ کی فقیہانہ بصیرت، دیانت، وتقوی، نظر کی وسعت اور فکری گہرائی کے بے شمار نمونے نظر آتے ہیں، اتمام فتاوی میں حوالہ جات کا اہتمام بڑے التزام کے ساتھ کیا گیا ہے، بعض طویل فتاوی میں علمی خشکی کے بجائے کتاب السنت کے سوتے اور عبرت انگیز ترغیب وترہیب، تذکیر وموعظت اور شعر وسخن کی علامات بھی ہے، اس طرح فقہ الحدیث کے ساتھ دعوت وارشاد کے فریضہ کی تکمیل بھی ہوتی ہے اور بالخصوص اس خصوصیت میں اس مجموعہ کو خاص اہمیت حاصل ہے، زبان سلیس، سادہ اور اسلوب تحریر سہل وآسان ہے۔

فرق باطلہ کے خیالات اور ان کے دعوات پر پوری قوت وجرات اور متانت وسنجیدگی کے ساتھ لکھتے ہیں، اختلافی مسائل میں مخالفین کے دلائل کے بہت معمول جوابات کے علاوہ اہل حق علماء کے عمل وعلی وتائید بھی دیتے گئے ہیں، اس طرح فتاوی کی پہلی جلد کتاب الایمان، کتاب العلم اور کتاب الطہارت، کتاب الصلوٰۃ پر مشتمل ہے جس میں عقائد اور رد بدعات پر اہم فتاوی ہیں، دوسری جلد میں زکوٰۃ وصدقہ فطر، نکاح، طلاق، خلع، فسخ نکاح، وعدت اور میراث وغیرہ کے ابواب ہیں اور ایک مستقل باب رد بدعت پر ہے، تیسری اور چوتھی جلد میں بھی مذکورہ ابواب ہی کے مسائل ہیں، کہیں کہیں مسائل پر تکرار بھی پایا جاتا ہے، ابواب کا نظر اور مسائل کا انتشار مطالعہ کی راہ میں پیچیدگی نہ پیدا کرے اس کا خیال رکھا جاتا، تاہم آئندہ طباعت میں ترتیب جدید کا خیال رکھا

[illegible]

[illegible]

(۱۲ [illegible] ۱۳۲۱ھ)

حضرت مولانا محمد شریف حسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

سابق شیخ الحدیث جامعہ [illegible] اکبیل ور راعلوم دیوبند

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تحدیث نعمت

"فتاویٰ نذیریہ" کے متعلق متکلم اسلام حضرت مولانا سید ابوالقاسم محمد داؤد راز صاحب مدظلہ کے تاثرات ملاحظہ فرمائیے:

جناب مولانا محمد مرتضیٰ صاحب ناظم کتب خانہ دارالعلوم دیوبند کے تحریرات کے دورے سے واپس آنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں "میں نے مولانا محمد مرتضیٰ صاحب) سے حضرت مولانا شاہ یاس صاحب مدظلہ کو آپ کا مفصل پیغام پہنچایا۔ مولانا شاہ صاحب نے فرمایا۔ حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دیجئے۔"

"میں مفتی صاحب کے لئے برابر صحت، عافیت اور درازی عمر کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس وقت آپ جیسے اہل علم کی ہمیں بڑی ضرورت ہے۔ آپ کی تحقیق سے پورے ملک کو استفادہ ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ آپ کی تحقیق محنت سے ہوتی ہے جو طلبہ کے لئے مثال بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے آپ کی عمر اور صحت کو تادیر قائم رکھے۔ آمین۔"

راقم
عارم سرسی
۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

مجلہ شہریہ البعث الاسلامی (مکہ) شوال ۱۳۹۲ھ دسمبر ۱۹۷۲ء ملائیا دیہ

وہ طبع کتاب "فتاویٰ نذیریہ" طبع ہی "فتاویٰ اہل حدیث" میں من تالیف فضیلۃ الشیخ ابو القاسم محمد داؤد راز صاحب لاہوری خطیب مسجد الجامع اہل حدیث مندرجہ بالا (الزات) کا مطالعہ۔

لقد جمع المولف سنة المسلمين وسار اهالي هذا الكتاب الضخم وهي فتاوى من عميم العلماء والمصلح الذي يعيش فيه المسلمون ويحاولون الى حلها في كل زمان و مكان ولا سيما المعضلة هي المسلمة التي تعيش جديدة من مراكز العلم والفقه، لا تخفى حاجتها الى مثل هذه الفتاوى المتضمنة على فروع وحوث كثيرة و كثيرة

يقصدي المولف الى الرد على الاسئلة دات اهمية الكثيرة في ضوء الكتاب والسنة في غاية الوضاح وبيان وبرهن على كل جواب من مصادر الشريعة الاسلامية ولا شك في ان تعلمه هذا قيمة لا يستهان بها في مكتبة الفقه الاسلامي والمولف يستحق كل شكر والتقدير بهذه الهدية العلمية القيمة التي تحتاج بها صفة العلماء والمحققين على السواء

والسلام الاسلامي ص ۱۹ شوال ۱۳۹۲ھ دسمبر ۱۹۷۲ء

مولانا محمد نیاز ترکستانی (فاضل دارالعلوم دیوبند) معلم مسجد حرام مکہ معظمہ سے منظر ہیں

فتاویٰ نذیریہ جلد اول مولانا داؤد راز صاحب کا پیش کردہ ہے۔ ماشاء اللہ

ایڈیٹر ہندی "بنگلی" دیوبند

کتاب الایمان

ما یتعلق بالایمان والعقائد

غیر مسلم سے خلاف سنت ہاتھ ملانا کیسا ہے؟

(سوال ۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جنگ کفار کا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مصافحہ کرنا (جس کو عوام پادھیہ) کہتے ہیں کیسا ہے؟ کیا یہ سنت سے ثابت ہے؟ اگر مسلم کے ہاتھ خلاف سنت ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(الجواب) جب یہ یقین ہے کہ کفار نے یہ طریقہ مصافحہ خلاف سنت ایجاد کیا ہے تو اس عمل سے قطعاً اجتناب کرنا چاہئے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو بھی حرج نہیں ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے سنا کہ ایک شخص نے آکر نبی کریم ﷺ سے کلمہ تشہد وغیرہ پڑھا کرتا تھا تو آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا جو تیرے پاس آکر تجھ کو سکھا گیا ہے۔ (مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص نے آکر کہا کہ میں نماز میں تشہد پڑھتا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا کہ تو نے کہا تھا تو آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا جو تیرے پاس آکر تجھ کو سکھا گیا ہے۔ تو پڑھتا تھا۔ جب یہ یہودی حضرت عبداللہ کے پاس سے چلا گی

[illegible] ہو تو [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳) یا اس کا مقصد ان کو نقصان پہنچانا ہو جیسا کہ کفار اور فاسق قوم کے مقصد سے وہاں جمع ہوتے ہیں کہ اس سے فارغ ہو کر واپس آ کر ان کو قتل کریں۔ تو یہ حرام ہے اور یہی شروطی ہے والی هذه لا خلافیت مع القدوم عند سلد الطاغون ومع الخروج منه فرار من ذلک اما الخروج للخوص فلا باس به اھ شرح مسلم ج ۲ ص ۲۲۸ ۔

(۴) یا اس کا مقصد زیارت والے حاصل کرنے ہیں جیسا کہ عرفی کرتے ہیں جب وہ سے فرار کا قصد نہ ہو لیکن ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ سب حمل بھی علی من لم یقصد الفرار محتملا ولا شک ان الصور الثلاث من خرج لقصد الضرر او مصاحب لهذا ونیته الهرب لا محالة ومن خرج لهاجة متحققة لا للقصد الفرار اصلا وبقصد ذلک فیمن نهاه الرجل من بلد کان فیها الی بلد فاعده مثلا ولم یکن الطاعون وقع فالحق وقوعه فی الثانی بجهیزه فهذا لم یقصد الفرار اصلا فلا بد خل فی النهی والثالث من عرضت له حاجة فخرج لتحصیلها ونیته فی ذلک انه قصد الرجعة من الا قامة بالبلد التی وقع بها الطاعون فهما محل النزاع الخ (فتح الباری ص ۵۹)

(۵) یا اس کا مقصد ان فرض سے ثواب حاصل کرنا ہو جیسا کہ جنگل یا میدان میں جاتے ہیں تاکہ وہاں نماز پڑھیں یا آب و ہوا کی تبدیلی یا علاج کے لئے۔ سب امور کی دلیل ملتی ہے۔

فرض یہ کہ وبائی بیماری سے بھاگنا حرام ہے۔ جو اس سے فرار کرے گناہ گار ہے۔ اگر اس میں موت ہو گئی تو شہید اور جنت کا مستحق ہوگا۔ اب موت بھاگنے سے نہیں ملتی تو بھاگنے کی وجہ سے گناہ کیوں ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم یہ ہے۔

مسلمان کا جین گرو جی (مرشد) کو جھک کر تعظیم کرنا؟

(سوال ۵) ایک گھر میں پوری کے یہاں ایک مسلمان نوکر ہے۔ پوری (گرو جی) کو جین لوگ اپنے گرو جی اس کے پوری کے سامنے مرغ ہو کر اس کو سلام کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک مسلم بوڑھے بھی اس گرو جی کو اپنے گھر پر اس کے پاس جا کر سلام کرتے ہیں اور اس کے قدموں پر سر رکھ کر سجدہ کی طرح جھکاتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ اس سے ایمان ضائع کا شرعی حکم کیا ہے؟ وہ لوگ اس کام کو گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ دریافت اس لئے کیا ہے کہ اس برائی کی اصلاح ہو سکے۔

(الجواب) اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کے لئے یہ چاہا ہے کہ وہ غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے بچیں۔ یہ ہر نماز میں کئی مرتبہ ہم سب کو یاد دلایا جاتا ہے۔ عبادت کی نیت ہو تو سجدہ کفر ہے۔ تعظیم مقصد ہو تو بھی یہ کام بہت سے علماء کے نزدیک حرام ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ)

(تقبیل الارض بین یدی العلماء و العظماء محرم والفاعل والراضی به عاصیان لانه یشبه عبادة الوثن وهل یکفرون علی وجه العبادة او بتعظیم کفروں علی وجه سجیة لا وجه انما

مع تکملہ لکھیر (دو مجلد مع اشاریہ) ۱۹۸۰ء ص ۳۳۸ تا ۳۳۹۔ [illegible]

یعنی لوگوں [illegible] اور [illegible] دونوں [illegible] کیونکہ یہ [illegible] سے ثابت ہے۔

[illegible] سے اگر [illegible] کے [illegible] (ردالمحتار ص ۲۷۱)

[illegible] کا [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی

ب [illegible] ن کے متعلق ہیں [illegible] ے

[illegible] حضرت [illegible] ق [illegible] کے [illegible] رہے تھے [illegible] حضرت جبرائیل نے کہا کہ پرنالے سے [illegible] ہو کر [illegible] نے [illegible] پر [illegible] اپنی [illegible] پر [illegible] [illegible] [illegible]

ایک مرتبہ امام ابو یوسف حدیث بیان فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام ابو یوسف نے غلط بیانی سے کام لیا ہے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ اس پر خاموش رہتے۔

مدینہ منورہ میں ایک صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہت تعریف کر رہے تھے اور ان کی بیان کردہ حدیث کو بیان کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ یہاں سے جاؤ جہاں تمہیں ایسا نہ ملے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے ساٹھ علماء کو دیکھا ہے جو ہر چیز میں حلال و حرام میں شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ (مکتوبات ص ۲۵۲)

آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ کے لئے یہ جائز ہے کہ آپ کے سامنے کوئی حدیث بیان کرے اور آپ اس کو نہ جانتے ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کروں تو میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد تم پر ایسے لوگ آئیں گے جو تم سے ایسی چیزوں کا سوال کریں گے جو نہ تو قرآن میں ہیں اور نہ ہی میری سنت میں ہیں۔ تو تم ان کو ایسا جواب نہ دینا جو ان کو خوش کر دے۔ (مکتوبات ص ۲۵۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد تم پر ایسے لوگ آئیں گے جو تم سے ایسی چیزوں کا سوال کریں گے جو نہ تو قرآن میں ہیں اور نہ ہی میری سنت میں ہیں۔ تو تم ان کو ایسا جواب نہ دینا جو ان کو خوش کر دے۔ (مکتوبات ص ۲۵۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد تم پر ایسے لوگ آئیں گے جو تم سے ایسی چیزوں کا سوال کریں گے جو نہ تو قرآن میں ہیں اور نہ ہی میری سنت میں ہیں۔ تو تم ان کو ایسا جواب نہ دینا جو ان کو خوش کر دے۔ (مکتوبات ص ۲۵۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد تم پر ایسے لوگ آئیں گے جو تم سے ایسی چیزوں کا سوال کریں گے جو نہ تو قرآن میں ہیں اور نہ ہی میری سنت میں ہیں۔ تو تم ان کو ایسا جواب نہ دینا جو ان کو خوش کر دے۔ (مکتوبات ص ۲۵۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد تم پر ایسے لوگ آئیں گے جو تم سے ایسی چیزوں کا سوال کریں گے جو نہ تو قرآن میں ہیں اور نہ ہی میری سنت میں ہیں۔ تو تم ان کو ایسا جواب نہ دینا جو ان کو خوش کر دے۔ (مکتوبات ص ۲۵۲)

[illegible]

[illegible]

انسان چاند پر پہنچ سکتا ہے۔ شرعی نقطہ نظر کیا ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وخوف من السماء عاء ظهورا یعنی ہم نے آسمان سے پانی برسایا (سورہ فرقان) حالانکہ بارش کا پانی بادلوں سے نکلتا ہے۔ لیکن ... واسرلنا من المعصرات ماء ثجاجا یعنی ہم نے نچوڑنے والے بادلوں سے پانی برسایا ان آیات میں بادلوں کے لئے لفظ سماء اور آسمان کے لئے لفظ سماء استعمال کیا گیا اس طرح ان آیات میں لفظ سماء کا ... جہاں آیت سابقہ اور سیاق کے موجب بادل اور ہوا ہیں اس لفظ سے مراد بادل ہیں ... یا کیا جعل فیھا سراجا وقمرا منیرا ... ہم نے اس (آسمان) میں چراغ اور چمکتا چاند بنایا)

تفسیر جمل میں ہے ... آسمان کا لفظ بادل میں مستعمل ہوتا ہے ... بادل کو بھی آسمان کہہ سکتے ہیں۔ ہوا کو بھی "ماء" اور آسمان کہا جاتا ہے اصل میں ہر وہ چیز جو اوپر ہو اور سر پر سایہ کرے خواہ بادل ہو یا چھت ... آسمان، جس چیز کا اوپر ہونا ... السماء سماء ... بادل ... ہے۔ یعنی بادل بھی آسمان ہیں ... اور آسمان بادل بھی ممکن ہے (ص ۸۹ ج ۲)

یہ ... کی تشریح ہے کہ یہ ... اور ... آسمان کے نیچے ہیں اوپر نہیں۔ اس کی تائید حضرت عمر کی روایت سے ہوتی ہے فرماتے ہیں۔ ان السجوف قبل مغرب الشمس والارض بیضاء ... ایک سفید آسمان اور زمین کے درمیان ... کی وجہ سے ہیں ... اور یہ فرشتوں کے ہاتھ میں ہیں۔ (روح المعانی ص ۵۰ ج ۳)

مذکورہ بالا روایت نقل کرنے کے بعد روح المعانی علامہ آلوسی البغدادی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ ... وغیرہ ... ان لوگوں میں سے ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کا لفظ سماء ... بلکہ ہوا اس فضاء میں معلق ہیں۔ ... اس سے ... کی تائید ہوتی ہے جو قائل ہیں کہ ستارے ... فلکیات کی حالت سے ... معلق ہیں ... والصحیح ھذہ ... الصحیح بحسب ... ولا یکاد یقول الا ... المنصوص بل معلقة فی فضاء ویقرب ... من ... الفلاسفة المحدثین فانھم یقولون بکونھا فی فضاء لیس بینھا ... وبین ... ما ... (ص ۵۰ ج ۳)

اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اپنے تحریر فرماتے ہیں ...

قرآن کریم کا ... آسمان کے ... (یعنی) آسمان کو ستارہ کو نچوڑ کر ... بنانے والے ... سے ... ہیں ... کہ ... ہیں ... (یعنی اسلام) کچھ نقصان نہیں ... اسلام ... (یعنی اسلام)

اور حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی تحریر فرماتے ہیں کہ اہل ہیئت میں سے بعض کی تحقیق یہ ہے کہ آفتاب اور ستارے آسمان میں لٹکے ہوئے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ فضا میں معلق ہیں اور اس خلا میں ان کا ... ہونا ... کی واقفیت ہے۔ (تکمیل الایمان ص ۲۱)

حضرت اس مقام پر فرماتے ہیں ... آسمان ... اور کسی دلیل سے یہ ثابت نہیں ... ہوا ... ملفوف ... کیری ... ہیں ... ہیں ... ہیں

السماء والجمهور على أن ذلك موضع مكلوف فحجب ذلك تجري فيه الشمس والقمر والنجوم (تفسیر ابوالسعود ص ۲۲ ج ۱۲)

قرآن کی محکم آیت سے ثابت ہے کہ سورج اپنے مدار پر چلتا ہے اور اس کی حرکت کی وجہ سے رات دن ہوتے ہیں۔ ارشاد ہے: والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم۔ اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے یہ اندازہ ہے زبردست علم والے کا۔ اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ سورج اپنے مدار پر چلتا ہے اور اس کی حرکت کی وجہ سے رات دن ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی آیات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

ان آیات میں لفظ الشمس کے ساتھ جو لفظ لام کے بعد آیا ہے اس کا پہلا حصہ ہی ہے جو اس کے پہلے آیا ہے۔ یہ لام اس طرح ثابت نہیں ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کے بعد کا لفظ اس کے پہلے آیا ہے۔ اس لام کے بعد آنے والے لفظ کا اس سے پہلے آنا ضروری ہے۔ اس لام کے بعد آنے والے لفظ کا اس سے پہلے آنا ضروری ہے۔ اس لام کے بعد آنے والے لفظ کا اس سے پہلے آنا ضروری ہے۔

تخت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ جس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ملکہ سبا کے تخت کو لانے کی بات ہوئی تو ایک جن نے کہا کہ میں اس تخت کو آپ کے دربار برخاست ہونے سے پہلے لا سکتا ہوں۔ اس پر ایک اور شخص نے کہا کہ میں اس تخت کو آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں۔ اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ پلک جھپکنے سے پہلے کام ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سورج اپنے مدار پر چلتا ہے اور اس کی حرکت کی وجہ سے رات دن ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی آیات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

قرآن شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ایک دن میں پیدا کیا اور اس کے اوپر پہاڑ وغیرہ بنائے۔ اس کے بعد آسمان کو دو دن میں بنایا۔ اس کے بعد زمین کو دو دن میں بچھایا۔ اس طرح کل چھ دن ہوئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عرش پر استواء فرمایا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ اس پر سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ اس لئے میں نے سجدہ نہیں کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت سے نکال دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدم کو جنت میں رہنے کی اجازت دی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدم کو جنت سے نکال دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدم کو جنت میں رہنے کی اجازت دی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدم کو جنت سے نکال دیا۔

[illegible] کا جواب بھی اس میں موجود ہے۔ یہ لوگ [illegible] کے [illegible] کی [illegible] سے آرمسٹرانگ (ARMOSTARWENG) کے مصداق [illegible] کی [illegible] سے آگئی ہیں۔ [illegible] ان کی [illegible] نہیں [illegible] عام طور کا تمدنی افق [illegible] اس کے [illegible] سے آسمان ہیں [illegible] ایک کے [illegible] پانچ [illegible] [illegible] اور [illegible] آسمان پر [illegible] کے [illegible] ہیں۔ [illegible] [illegible] کا [illegible] پانچ [illegible] [illegible] کی [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] (الحلف ۲) [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اور تصوف شریعت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) الذی خلق فاوھو خیر (سورہ ملک ۶۷ آیت ۲) وہ خدا جس نے پیدا کیا موت اور زندگی کو تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے۔ پھر وہ بڑا زبردست اور بخشنے والا ہے۔ (شاہ صاحب)

(۵) انا زینا السماء الدنیا بمصابیح (سورہ ملک ۶۷ صافات آیت نمبر ۶) ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے (قریب کے) آسمان کو ایک روشنی دی ہے۔ (شاہ صاحبؒ)

(۶) وزینا ھا للناظرین (سورہ حجر ۱۵ حم السجدہ آیت نمبر ۱۲) اور آسمان دنیا کو ہم نے ستاروں سے (قریب سے) آسمان کو چراغوں سے۔ (ایضاً)

(۷) وجعل فی السماء بروجا (سورہ فرقان ۲۵ سورہ نمبر ۱۵ الحجر آیت نمبر ۱۶) اور بنائے ہیں اس نے آسمان میں برج۔

(۸) کیف سبع سماوات طباقا (سورہ نوح ۷۱ سورہ نمبر ۵۰ و آیت نمبر ۶) کیسا ہم نے اس پر بنائے اور رکھے ہیں اوپر نیچے اس میں کوئی سوراخ (پھٹ)

(۹) ابواب السماء۔ (آسمان کے دروازے) سورہ نمبر ۷ اعراف آیت نمبر ۴۰)

(۱۰) ھو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا (سورہ یونس ۱۰ یونس آیت نمبر ۵) وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمک اور چاند کو اجالا اور مقرر کیں اس کی منزلیں تاکہ پہچانو گنتی برسوں کی اور حساب۔ (شاہ صاحبؒ)

(۱۱) والقمر قدرنا ہ منازل (سورۂ یٰسین ۳۶ یٰسین آیت ۳۹، ۴۰) اور چاند کی ہم نے راہ بندی کی ہیں منزلیں یہاں تک کہ پھر رہ جیسے کمی ہوا ل۔ نہ سورج کو پہنچے کہ پکڑے چاند کو اور نہ رات آگے بڑھے دن سے۔ اور ہر ایک اپنے گھیرے میں پھرتے ہیں۔ (شاہ صاحب)

(۱۲) خلق السموات بغیر عمد (سورۂ لقمان ۳۱ لقمان آیت نمبر ۱۰) بنائے آسمان بن ٹیکی اسکے دیکھتے ہو (شاہ صاحب) یعنی کوئی نظر آنے والا کھمبا نہیں کھڑا کیا۔

(۱۳) یمسک السموات (الآیۃ سورہ نمبر ۳۵ فاطر آیت نمبر ۴۱) اور تھامے رہا ہے آسمانوں کو اور زمین کو کہ ٹل نہ جائیں۔ اور ٹل جائیں تو کوئی تھام نہیں سکتا ان کو اس کے سوا۔

(۱۴) سورہ رحمٰن کی آیت نمبر ۳۷ کا ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادرؒ کے الفاظ میں یہ ہے۔ "اور جب پھٹ جائے آسمان اور ہو جائے جیسے تیل"

کوئی بالا آیات اور احادیث اس بات کی شہادت کے لئے کافی ہیں کہ فلاسفہ کے اختراع کردہ افلاک اور قرآن پاک کے بیان فرمودہ سماوات میں بہت بڑا فرق ہے

(۱) فلاسفہ افلاک کو قدیم کہتے ہیں۔ اور قرآن پاک ان کو فانی اور حادث قرار دیتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ اور جب وہ دن آئے گا۔ جس کی دہشت کی وجہ سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ یہ آسمان بھی ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو جائیں گے (سورۂ مزمل نمبر ۷۳ آیت ۱۸ و آیت مذکورہ نمبر ۱۴ سورہ ۱۵)

(۲) فلاسفہ ثوابت کو آسمان نہیں مانتے ہیں۔ قرآن حکیم نے صرف سات آسمان بتائے ہیں باقی تاروں کو صرف السماء الدنیا سے متعلق قرار دیا ہے۔ (سورہ حٰمٓ السجدہ ع ۲)

(۳) فلاسفہ سات تاروں (سیارات) کو سات آسمانوں میں گزرا ہوا مانتے ہیں۔ قرآن حکیم نے ان تاروں میں سے صرف شمس و قمر کا ذکر کرتے ہوئے ان کے متعلق بھی یہ کہا ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتے رہتے ہیں۔ (سورہ یٰسین رکوع ۲ پارہ ۲۳)

(۴) فلاسفہ کسی آسمان تک کی پہنچ نہیں سکتے ہیں۔ ان کی قیاس نے کبھی آسمان کو نہیں پایا۔ یہ صرف ان کا اختراعی اور تخیلی قیاس ہے کہ آسمانوں میں کوئی مخلوق یا گذر گاہیں نہیں۔ مگر اللہ نے تخیل و قیاس اور پرواز عقل پر مدار نہیں رکھا، بلکہ وہ اپنے ایک بندے کو جو نوع انسان میں سب سے چھوٹا بندہ تھا۔ جس کو اس کے اپنے بھی احمق اور نادان کہا کرتے تھے۔ آسمانوں پر لے گیا اور نہ صرف سات آسمانوں کا بلکہ آسمانوں سے بھی بالاتر مقامات کا مشاہدہ کرا دیا۔ اس صادق مصدوق نے ان تمام مقامات کا پوری حاضر حواسی، ہوش مندی اور کھلی ہوئی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ (سورۂ والنجم)

اس صادق امین نے شہادت دی اور غیر مبہم الفاظ میں بتایا کہ سماوات سات ہیں۔ آسمانوں کے پہلا تک ہر دروازے میں دربان پہرے دار مقرر ہیں۔ آنحضرت ﷺ جس آسمان پر بھی پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا تو قصہ دار یعنی اس باب کے محافظ فرشتوں نے دریافت کیا۔ "کون" امید الانبیاء ﷺ کے رفیق حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ "جبرائیل"۔ دوبارہ دریافت کیا گیا۔ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام۔ "محمد رسول اللہ (ﷺ) میرے ساتھ ہیں۔ محافظین۔ کیا ان کو دعوت دی گئی ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام۔ بے شک وہ مدعو کئے گئے ہیں۔

اس تحقیق کے بعد خوش آمدید کہتے ہوئے۔ دروازہ کھلا گیا۔ تب آنحضرت ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام اندر داخل ہوئے۔ اس صادق مصدوق نے پہلے آسمان پر چاند (قمر) کو نہیں دیکھا بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا ان سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا۔ مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں بائیں جن کی نسل و ذریت دیکھی، پھر اسی طرح حضرت یحییٰ۔ حضرت عیسیٰ۔ حضرت یوسف۔ حضرت ادریس۔ حضرت ہارون۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے الگ الگ آسمانوں پر ملاقاتیں ہوئیں۔ کیا فلاسفہ قیم اپنے گھر سے نکلے بغیر اس مقدس نظارہ کی صلاحیت پاتے ہیں۔

سائنس جدید اور آسمان

اس موقع پر ہمیں سابق غلطی کا ازالہ بھی کر لینا چاہئے کہ ہم بعض قرآن کو سائنس جدید کی تصدیق یا اس کی تحقیق پر ڈھالنا شروع کر دیں۔

قرآن حکیم کی آیات محکم اور مرور و تقیح سے بلند و بالا ہیں اس کے مقابلہ میں عقل انسانی تحقیقات کی منزلیں طے کرتی ہے ہر روز نیا انکشاف ہوتا ہے۔ گو چاند کی یہ گہرائی بھی بہت پرانی ہے کہ کامل ہونے کے

[illegible]

[illegible]

مثال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قطع شریعت ہونے کے باوجود مصائب کیوں؟

(سوال ۹) [illegible] سے بعض دوست میں [illegible] کی پابندی [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کرتے [illegible]

(الجواب) روایت میں [illegible] بخش [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] آپ [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

کوئی شخص حد سے وجود کا انکار کرے تو ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں؟

سوال [illegible] کوئی شخص [illegible] کا انکار کرتا ہے [illegible] کیا ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں؟

[illegible]

مسلمانوں کے مندر میں جانے والی اس عورت کا ایمان باقی ہے یا نہیں؟

[illegible]

کیا کسی کو کافر کہنے سے کافر ہو جاتا ہے؟

[illegible]

[illegible] کے بعد سلم [illegible] کی بات یقینی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

[illegible]

بزرگوں کے طفیل سے دعا مانگنا جائز ہے طفیل پر حاضر ہونا ضروری نہیں ہے

(سوال [illegible]) [illegible] کے طفیل اور ان سے دعا مانگ سکتے ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب [illegible] کے طفیل سے دعا مانگنا جائز ہے مگر اس کے لئے ان پر حاضر ہونا ضروری نہیں ہے۔ دعا تب مقبول ہوتی ہے جب خدا سے ہو اور خدا ہی سے ہو۔

[illegible] واللہ اعلم بالصواب حررہ العبد محمد عفا اللہ عنہ ۱۰/۱۰

(۱) تقلید شرعی یعنی کس کی تقلید

(۲) تقلید کی ضرورت اور تقلید کے واجب پر امت کا اجماع

(سوال ۹) [illegible] مسئلہ میں کہ ہمارے شہر کلکتہ میں ایک شخص نے اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور [illegible] اور عمل بالحدیث کرتا ہے اور عمل بالحدیث کرنے والے کو [illegible] کہتا ہے اور [illegible] کہتا ہے اور [illegible] کہتا ہے اور

(الجواب) حامداً ومصلیاً ومسلماً وباللہ التوفیق۔ سائل کی عبارت بعینہٖ وہی ہے جو [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] (۲۵) [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] تو کسی عالم مجتہد کے [illegible] (یعنی ہوا تقلید محض کا رواج ہو گیا اور کسی طریق [illegible] مشتد نہ ہو (صفائی من ترجمہ کشاف ص ۵۹)

وہ فرماتے ہیں ھذہ کلمۃ جمعت الاربعۃ المذکورۃ فی المحرر وقد اجمعت الامۃ او من یعتد بھا علی جواز تقلید ھذا الاربعۃ [illegible] مذہب اربعہ جو مدون ہو کر مرتب ہو گئے ہیں پوری امت [illegible] کے متقدمین اور متاخرین میں سے [illegible] مشہور ولی علماء کے جواز [illegible] اجماع کر لیا ہے (اور یہ اجماع) [illegible] تک باقی ہے (اس کی دلیل یہ ہے کہ) کسی زمانہ میں کسی مکلف کے ذمہ (واجبہ الذمۃ ج ۲ ص ۳۲۶ فصل فی مسائل شتی فیھا الاشباہ

وہ فرماتے ہیں ۔ وانا نحسن الظن بالمتصدین للمذاہب المحتہدین سیما ائمۃ الاربعۃ الذین طبق علماء الاسلام جمیعھم علیہ من حیث یشعرون او لا یشعرون ۔

ترجمہ اور میں حسن ظن رکھتا ہوں (امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مذاہب کی) مدون (یعنی تقلید شخصی) کی راہ سے جس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں القا فرمایا ہے اور جس پر ان کو متفق کیا ہے اور تحقیق اور صحت اور [illegible] کی جانب راہنمائی فرمائی ہے (یعنی تقلید کی حکمت اور خوبی ان لوگوں کو سمجھ آ گئی ہے جو اخلاص سے غور کرتے ہیں) (انصاف مع کشف ص ۳۲)

وہ فرماتے ہیں ۔ لیس انسان خارج فی بلاد الھند و بلاد ما وراء النھر ولیس ھناک عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کتاب من کتب ھذہ المذاھب وجب علیہ ان یقلد لصاحب ابی حنیفۃ ویحرم علیہ ان یخرج من تقلیدہ لانہ حینئذ یخلع من عنقہ ربقۃ الشریعۃ ویبقی سدی مھملا

ترجمہ کوئی بیابانی ہندوستان اور ماوراء النہر کے شہروں میں ہو (کہ جہاں مذہب حنفی پر عمل ہوتا ہے اور وہاں کوئی شافعی، مالکی اور حنبلی عالم ہے اور نہ ان مذاہب کی کوئی کتاب ہو تو اس انسان پر مذاہب کے امام ابو حنیفہ کی کے مذہب کی تقلید واجب اور اس پر حرام ہے کہ حنفی مذہب کو ترک کر دے اس لئے کہ اس صورت میں شریعت کی رسی اپنے گلے سے نکال پھینکتا ہے اور مہمل و بیکار بن جاتا ہے (انصاف عربی ص ۵۲ میں ترجمہ کمال ہے)

حضرت شاہ صاحب کو یہ مقام حاصل کرنے کے لئے جو مجاہدہ کرنا پڑا اس کی جانب انہوں نے خود اشارہ کیا اور اور تقلید سے خروج کی ممانعت کی وجہ بھی چنانچہ اپنے فضل عرش میں تحریر فرماتے ہیں ۔ واستفتحت عند ذلک علیہ وسلم ثلثۃ ابواب خلاف ما کان عندی من کلام علمی فتحیل لی انہ علی خلاف ھذہ الاستفادۃ من ابواب الفتح الربانی علی فی قولہ وانا نھیھما الوھما ما التزمت بھذہ المذاھب الاربعۃ لا اخرج منھا الخ

ترجمہ مجھے اس بیچینی کے باعث سے [illegible] تھی [illegible] حاصل ہوئیں کہ میرا خیال پہلے ان کے برخلاف تھا [illegible] ان کے فتح ربانی میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرمایا ان میں سے [illegible] کی [illegible] میری رائے تھی حضور [illegible] سے مجھے دست غیبی کی [illegible] تقلید مذاہب اربعہ سے [illegible] جاؤں گا

بعد حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی متوفی ۱۳۳۹ھ علامہ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ مولانا خلیل احمد سہارنپوری متوفی ۱۳۴۶ھ محدث ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری متوفی ۱۳۶۷ھ محدث مولانا شبیر احمد کاندھلوی صاحب شیخ سلیم شرح صحیح مسلم متوفی ۱۳۶۹ھ وغیرہ۔

علماء سندھ۔

محدث شیخ ابوالحسن سندھی متوفی ۱۱۷۷ھ شیخ ہاشم سندھی پیر الخلیب سندھی متوفی ۱۱۷۴ھ شیخ محمد امین سندھی متوفی ۱۱۹۱ھ شیخ محمد عابد سندھی متوفی ۱۲۵۷ھ شیخ حیات سندھی متوفی ۱۱۶۳ھ رحمہم اللہ وغیرہ جنہوں نے کتاب لکھے۔ پڑھائی لکھے۔ اور درس حدیث کا کام کیا۔

اولیاء ہند۔

امام العارفین شیخ سید محمد بن عبداللہ الحسینی الخلیدی متوفی ۱۱۷۶ھ عارف باللہ قدوۃ السالکین سید امیر علی بلگرامی متوفی ۱۱۹۵ھ خلیفہ سید عبداللہ کے سرتاج خواجہ معین الدین چشتی اجمیری متوفی ۶۳۳ھ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی متوفی ۶۳۳ھ بابا فرید الدین گنج شکر متوفی ۶۶۴ھ خواجہ نظام الدین اولیاء متوفی ۷۲۵ھ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی متوفی ۷۵۶ھ وغیرہ دہلی۔ اجمیر۔ پاک پٹن۔ اجودھن۔ ملتان۔ مشائخ مقلدین گذرے ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تذکرہ خواجہ اجمیر، تذکرہ بابا فرید کے مقدمہ کا مقدمہ، تذکرہ نظام الدین اولیاء، تذکرہ محبوبین۔

ائمہ اربعہ کی تقلید اور تقلید کا ائمہ اربعہ میں منحصر ہونا اور مشہور اہل سنت و الجماعت کا مذاہب اربعہ میں منحصر ہونا خود ان کی تصریحات سے ظاہر ہے۔ ہر زمانہ میں غیر مقلدین اس کی تصریح کرتے رہے ہیں کہ جو تقلید کا منکر ہو اور جو مقلدین کو مشرکانہ عبادت کی طرح زندگی بسر کرتا ہو اور اپنی خواہشات پر عمل پیرا ہو وہ اہل بدعت میں سے ہے۔ اہل سنت میں سے نہیں شیخ تقلید ائمہ اربعہ کے منکر ہیں اور ان کو اہل بدعت کہتے ہیں۔ اسی طرح غیر مقلدین بھی ان کے نقش قدم پر چل کر تقلید کو بدعت و شرک کہتے ہیں۔ وہ غیر مقلدین اور بھی، مگر مسائل میں شیعہ و رافضی کے ہم مشرب ہیں مثلاً رافضی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو معیار حق تسلیم نہیں کرتے ہی طرح غیر مقلدین بھی صحابہ کے معیار حق ہونے کے منکر ہیں۔ رافضی ایک مجلس کی تین طلاق کے وقوع کو تسلیم نہیں کرتے اسی طرح غیر مقلدین بھی ایک مجلس میں تین طلاق سے وقوع کے منکر ہیں۔ رافضی نے تین رکعت وتر کو بدعت کہا تو غیر مقلدین بھی تین وتر کو بدعت کہتے ہیں۔ رافضی تراویح کو بدعت کہتے ہیں۔ اس حصے سے ان دونوں کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ جس طرح غیر مقلدین کبھی اس دائرہ کو بدعت قرار دیتے ہیں جس کو مختصر کرنا ہی خلافت کہتے ہیں اور کبھی اس کو بدعت قرار دیتے ہیں جس کو مختصر کرنا ہی خلافت کہتے ہیں اسی طرح رافضی بھی کبھی اس دائرہ کو بدعت قرار دیتے ہیں جس کو مختصر کرنا ہی خلافت کہتے ہیں اور کبھی اس کو بدعت قرار دیتے ہیں جس کو مختصر کرنا ہی خلافت کہتے ہیں۔ رافضی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فرمان رسول اللہ ﷺ کو نظر انداز کر کے عورتوں کو مسجد میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا فیصلہ دیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ عورتوں کی یہ حالت دیکھتے تو عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیتے۔ اس فیصلہ شدہ و رافضی نے قبول نہیں کیا اسی طرح غیر مقلدین نے بھی منظور نہیں کیا۔ واللہ اعلم۔

خلاصہ یہ کہ شیعہ اور چند معاصر غیر مقلدین کے تفرد پر اتر جانے سے تقلید کو ضروری قرار دینے والے

[illegible] ۔ حضرت خواجہ سید حامد [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔

سے واقف ہے بیان میں کوئی شک نہیں کہ ان پر تفقہ فی الدین واجب ہے اور یہ بزرگوار علوم میں کمال رکھتے ہیں پھر بھی قول تقلید رکھتے ہیں۔ بدیں وجہ کہ جمیع علماء دین میں کامل آپ حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی و حضرت شاہ ولی اللہ صاحب و حضرت شاہ اسماعیل صاحب و حضرت شاہ عبدالقادر صاحب و حضرت مولانا شاہ عبدالحی صاحب و میر بہادر حسن صاحب شہید و حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی و غیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ کو غیر مقلدوں کے مقابلہ میں دینی عالم سمجھتے ہیں اگر مشورہ میں ان سے اور مجتہدوں کے اقوال کو ان کے مقابل تولیں تو کیا یہ ان کے مقابل ہو سکتے ہیں کوئی کہے کہ مسلمان اس زمانہ میں ایسا (یعنی مجتہد) کہاں سے ہو (یعنی ایسے متقی) کہنے والے کافر ہو جائیں گے۔ لیکن یہ سب ہو گا اور ضرور ہو گا جس کی نشانیاں سامنے ظاہر ہوتا جاتا ہے۔ یہ ہماری شامت اعمال ہے (مسلمانوں میں بعض بعض ان صفات میں ضرور کمی آ گئی ہیں لیکن ائمہ مجتہدین کی تقلید کو کہتے ہیں تعین کرنا جو اپنی خصوصیات تمام میں ناتمام ہو چکے ہیں ان باتوں میں اور صفتوں کو اپنا مقتدا بنانے اور تیار ہیں۔ یہ ہیں خلافت دین کو کہاں سے لائیں گے) (از مرتب تعلیم ص ۱۲۷، ۱۲۸)

حضرت علامہ عبدالحق خلیفی (صاحب تفسیر حقانی) رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب "قواعد الاسلام" میں فرماتے ہیں "۔۔۔ مگر ہر شخص ان مسائل میں اپنی اپنی رائے کو دخل دیا کرے تو ایک نیا تفرقہ دین میں پیدا ہو جائے۔ جس سے اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ نے پیچھا چھڑاتے تھے پھر اب بعد میں نئے نئے اختلافات پیدا ہوئے اور قرون ثلثہ ہو چکے اور فتنہ و فساد دین میں شروع ہوا۔ تب ان بزرگان دین نے قرآن و حدیث میں تتبع کر کے فقہ کو مرتب کیا اور مسائل جزئیہ کو پھر موقع پر لکھ دیا سو اس زمانہ سے اب تک تمام امت مسائل کو لیتی چلی آئی ہے اسی کی تقلید ہے۔ پھر اب جو کوئی اٹھے اور ان کو ظلم کہہ کر چھوڑتا ہے۔ افسوس کہ بعض اہل علم کو کہتے سنا ہے کہ ان کے اقوال حدیث کے مخالف ہیں اور مجتہدین خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر طعن کرتے ہیں کہ ان کے اقوال حدیث کے مخالف ہیں سند نہیں ہیں حالانکہ یہ طعن بالکل غلط ہے۔ کس لئے کہ اس کی کوئی بات بھی قول مخالف اور بے سند نہیں ہاں اور وہ سند نہیں ہے جو تم چاہتے ہو، تصور ہے ان کے اجتہاد کے تو ایت کی یہ بڑی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہزار برس سے زیادہ ہے آج تک مسلمانوں میں ان کو عزت رکھا اور یہ تقلید کرائی ہوئی تو بعد بالفرض امت گمراہ ہوتی تو بھی اس امت کا خیر ہونا اور جس قدر لفظ کل قرآن و حدیث میں وارد ہیں سب غلط ہوتے۔" (نعمۃ الاسلام ص ۱۱۳)

اور آپ "شرح سلم العلوم" میں تحریر فرماتے ہیں "۔۔۔ تقلید کی چند امت کہ ہے اور راہ ہیں وہ ہے اور ہیں وہ بالکل اختیار کیا ہے مگر فتنہ وہ ہے کہ جس وقت یہ اہلحدیث بنا ہے کار عمل کا ساقط ہوا ہے بیرون الکفر والزوال مصلحت ہیں وقت ہیں جتنی دین کے گھر چاہیں جس شخص سے کوئی مسلمان دیوں میں سے رکوں اور فرقہ ان میں سے اختیار کیا تو اس کا دوسری کو اور دوسرا کو اختیار کرنا سہو ہو جاتا ہے اور کار عمل کو ضلالت ہو جاتا ہے اور نماز مصحت سے پھر جاتا ہے۔ (شرح سلم العلوم ص ۲)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ "حجۃ اللہ البالغہ" میں حدیث مصنف کے متعلق فرماتے ہیں "۔۔۔ هذه الطبقة الذين هم اهل الحديث والاركان الاكثرين منهم لان هذه الروايات وجمع الطرق وطلب الغريب والسادس الحديث الذي ذكره موضوع "لو مقلوب لا يرجع عن العمى ولا

مسائل شرعیہ کے لئے نری حدیث دانی کافی نہیں

مسائل شرعیہ کے لئے نری حدیث دانی کافی نہیں

(۲) علامہ ابن حجر نے تبصیر الکلام میں لکھا ہے کہ روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من بشرنی بخروج عیسیٰ فاعطیتہ بشارتہ ثوبی فکساہ اللہ یوم القیامۃ من حلل الجنۃ وادخلہ الجنۃ من ای ابوابہا شاء وجعلہ فی اعلی علیین ولا یحسن ذلک الا من یعتقد ان عیسیٰ حی وانہ ینزل فی آخر الزمان فیحکم بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ویقتل الدجال ویکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد ویرفع الحسد والبغضاء والشحناء ویدعو الناس الی عبادۃ اللہ وحدہ لا شریک لہ فی زمن یملأ اللہ الارض فیہ امنا حتی تسرح الاسود مع البقر والنمور مع الغنم والذئاب فی الحظائر ویلعب الصبیان بالحیات لا یضر بعضہم بعضا ویمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ویدفن فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیکون قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقبر عیسیٰ علیہ السلام فی بیت واحد بینہما ثلثۃ اذرع فقط۔ یعنی بعض محدثین نے بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ جس شخص نے مجھ کو عیسیٰ کے آنے کی خبر دی میں اس کو اپنا کپڑا پہناؤں گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے کپڑے پہنائے گا جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے گا۔ یہ حدیث اس شخص کو مفید ہے جو عیسیٰ کو زندہ مانتا ہو کہ وہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ کے موافق حکم کریں گے دجال کو قتل کریں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ کو اٹھا دیں گے مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔ کینہ بغض عداوت سب اٹھ جائے گی لوگوں کو اللہ کی عبادت کی طرف بلائیں گے اللہ تعالیٰ زمین کو امن سے بھر دے گا یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ اور چیتے بکریوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے باڑوں میں رہیں گے بچے سانپوں سے کھیلیں گے کوئی کسی کو ایذا نہ دے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام چالیس برس زمین پر رہ کر وفات پائیں گے مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آپ کی قبر کے ساتھ تین ہاتھ کے فاصلہ پر دفن ہوں گے۔

(۳) علامہ ابن حجر نے تبصیر الکلام میں لکھا ہے کہ روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من بشرنی بخروج عیسیٰ فاعطیتہ بشارتہ ثوبی فکساہ اللہ یوم القیامۃ من حلل الجنۃ وادخلہ الجنۃ من ای ابوابہا شاء وجعلہ فی اعلی علیین ولا یحسن ذلک الا من یعتقد ان عیسیٰ حی وانہ ینزل فی آخر الزمان فیحکم بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ویقتل الدجال ویکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد ویرفع الحسد والبغضاء والشحناء ویدعو الناس الی عبادۃ اللہ وحدہ لا شریک لہ فی زمن یملأ اللہ الارض فیہ امنا حتی تسرح الاسود مع البقر والنمور مع الغنم والذئاب فی الحظائر ویلعب الصبیان بالحیات لا یضر بعضہم بعضا ویمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ویدفن فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیکون قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقبر عیسیٰ علیہ السلام فی بیت واحد بینہما ثلثۃ اذرع فقط۔ یعنی بعض محدثین نے بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ جس شخص نے مجھ کو عیسیٰ کے آنے کی خبر دی میں اس کو اپنا کپڑا پہناؤں گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے کپڑے پہنائے گا جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے گا۔ یہ حدیث اس شخص کو مفید ہے جو عیسیٰ کو زندہ مانتا ہو کہ وہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ کے موافق حکم کریں گے دجال کو قتل کریں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ کو اٹھا دیں گے مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔ کینہ بغض عداوت سب اٹھ جائے گی لوگوں کو اللہ کی عبادت کی طرف بلائیں گے اللہ تعالیٰ زمین کو امن سے بھر دے گا یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ اور چیتے بکریوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے باڑوں میں رہیں گے بچے سانپوں سے کھیلیں گے کوئی کسی کو ایذا نہ دے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام چالیس برس زمین پر رہ کر وفات پائیں گے مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آپ کی قبر کے ساتھ تین ہاتھ کے فاصلہ پر دفن ہوں گے۔

[illegible] (۴) [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فقہ [illegible] عنہ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔

آیت میں واقعہ کی تفصیل دیکھنا چاہیے۔ (فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۳ مطبوعہ پاکستان)

(۸) اسلام کے عہد متقدمین کے شیخ الاسلام ابوعمر محمد بن عبدالبر مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے کتاب الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الفقہاء میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں: "حقیقت تو یہ ہے کہ ابوحنیفہ کے مخالفین بھی ان کی علمی برتری کا اعتراف کرتے ہیں اور ان کے زہد و تقویٰ کی حالت بھی مشہور ہے۔ (الخیرات الحسان ص ۳۰ مصری) ابن عبدالبر نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابوحنیفہ کے اصحاب میں سے ۴۰ اشخاص نے منصب قضا پر فائز ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ (۱) ابن خلکان ج ۲ ص ۱۶۲ (۲) ابن عبدالبر ص ۱۴۲ (۳) ابن حجر ص ۱۰۱۔ (۴) ابن خلکان ج ۲ ص ۱۶۲ (۵) ابن عبدالبر ص ۱۴۲ (۶) ابن حجر ص ۱۰۱ (۷) ابن خلکان ج ۲ ص ۱۶۲ (۸) ابن عبدالبر ص ۱۴۲ (۹) ابن حجر ص ۱۰۱ (۱۰) ابن خلکان ج ۲ ص ۱۶۲ (۱۱) ابن عبدالبر ص ۱۴۲ (۱۲) ابن حجر ص ۱۰۱

کی ہے۔ (اس کی تائید کی پرامت کا اجماع ہے) کئی جماعت اہلحدیث اور اہلسنت حضرات نے تواتر عمل کرنے کے لئے اسی سے حضرت امیر معاویہ کی بیعت کی ہے جیسے کہ آج کل بعض لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کو ناجائز کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ہم لوگوں کو ان حضرات کی اپنی صحت سے رد کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم لوگوں پر فقہاء کی فرمانبرداری واجب ہے جس کی فرمانبرداری سے کسی کو بھی چارہ نہیں ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے: یا ایہا الذین امنو اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (اے ایمان والو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور فرمانبرداری کرو اولی الامر (فقہاء مجتہدین) کی اطاعت کرو) پس قرآن کے حکم کا جو مطلب ہے وہی مطلب ہے اور حضرات پر ان باتوں پر عمل کرنا (اجماع المومنین ج ۱ ص ۱۹)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اللہ کی نعمت عظمیٰ سے اللہ تعالیٰ اس نعمت سے اپنے خصوص محبوب بندوں میں کو نوازتا ہے خصوصاً قرآن کا علم۔ جس پر ارشاد ہے یہ جسے چاہتا ہے فقہ فی الدین عطا فرماتا ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۶) قرآن حد اعدل ہے یہ بھی الحکمۃ میں بناء وہی ہے الحکمۃ فقہ اور کہا گیا ہے (یعنی علم اللہ فی الدین) جس کو چاہتے ہیں سے دیتے ہیں (سچ تو یہ ہے کہ) جس کو دین کا فہم مل جاتا ہے اس کو بہت بڑی چیز مل گئی۔

(ترجمہ بیان القرآن ص ۱۰۰ سورہ آل عمران ع ۱۲ تفہیرات احمدیہ ص ۱۸۸)

جس کو یہ نعمت (دین کا فہم) حاصل ہوتی ہے وہ صحیح طریقہ پر لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے اور لوگوں کے بھی مسائل سمجھ لیتا ہے۔ امت کو شیطانی جھگڑوں سے بچاتا ہے اور یہ بات بھی پتا چلتا ہے اس ناپاک شیطانی فتنے سے بہت ضرر ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ یہ ہے۔ فقہ واحد اللہ علی الشیطان من الف عابد (ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہوتا ہے) (مشکوٰۃ شریف ص ۳۶) یہ مقلدین اور تقلید کی مخالفت سے خود ہی لغت سے خروج ہیں وہ بھی فقہ سے خوف کرتے ہیں اور اس کو اچھا نہیں سمجھتے ہیں اور فقہ فقیہ کو برا سمجھتے ہیں اور برا کہتے ہیں۔ غیر مقلدوں کے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب "اہلحدیث" میں لکھتے ہیں "کہ یہ ہیں اصول فقہ کا وجود ہونا آج کہاں کی؟ یہ زمان و مکان اس لکھنے سے بیشتر کبھی فقہ مدون نہیں ہوئی" اور لکھتے ہیں "کہ آپ لوگوں کو خدا کی طرف سے دار ہونا ہے تو ثانی کتب مذہب سے رد ہونا چاہیے" کوئی دشمن ہو اول کتب حدیث پھر ثانی کتب فقہ دیکھ کر اس میں تطبیق کرے اور اس طرح سے فیصلہ کرے اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ علاوہ اس کے اتباع کتاب متداول حدیثی یہ بھی سے بڑی کمی ہے کہ ہم تقلید فقہ سے امت سے قلیل ہے مشہور ہے۔ الفضل لاہل العلم اذا خفوا (اہلحدیث ص ۱۰ ج ۱۰) حالانکہ فقہ اور تقلید کی حدیث میں بڑی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ حدیث (علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین بعدی عضوا علیہا بالنواجذ) (سنن ابوداؤد ص ۵۹۸ ج ۲ کتاب السنۃ) (۲) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیضحکن اقوام فی الدنیا علی اقوام یبکون فی الآخرۃ (رواہ مسلم (مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۴) لوگ دنیا میں جن لوگوں پر ہنستے ہیں (یعنی کافر) آخرت میں یہ لوگ (کافر) ان لوگوں پر روئیں گے جن کو دنیا میں ہنستے تھے (یعنی مومن) اس کا مطلب یہ ہے کہ

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے [

فرمایا (اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما اے اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما صحابہ نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۴۵ کتاب الزکوٰۃ باب ۱۵ حدیث ۱۰۳۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث میں نجد کا ذکر ہے جو مکہ مکرمہ کے مشرق میں ہے اور مدینہ منورہ سے بھی مشرق میں ہے اور عراق کا علاقہ بھی مشرق میں ہے اس لئے نجد سے عراق مراد لینا صحیح نہیں ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما اے اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما صحابہ نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۴۵ کتاب الزکوٰۃ باب ۱۵ حدیث ۱۰۳۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث میں نجد کا ذکر ہے جو مکہ مکرمہ کے مشرق میں ہے اور مدینہ منورہ سے بھی مشرق میں ہے اور عراق کا علاقہ بھی مشرق میں ہے اس لئے نجد سے عراق مراد لینا صحیح نہیں ہے۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما اے اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما صحابہ نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۴۵ کتاب الزکوٰۃ باب ۱۵ حدیث ۱۰۳۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث میں نجد کا ذکر ہے جو مکہ مکرمہ کے مشرق میں ہے اور مدینہ منورہ سے بھی مشرق میں ہے اور عراق کا علاقہ بھی مشرق میں ہے اس لئے نجد سے عراق مراد لینا صحیح نہیں ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شافعی عبدالرزاق بیگ بابا رد
بخاری ابن ابی احمد ربیع و د
احمد حنبل کہ رہ او سرد حق
ابن ہمام ابو بکر ہ سبق
روح شاد رہ حضرت شاہ
قصوری دین فر علم شاں آبو

مندرجہ بالا فارسی اشعار کا اس نثر عربی سے موازنہ دلیل اختصار ہیں ترجمہ کیا جاتا ہے۔

مجتہد ہیں کے جو گذرے ہیں امام
روح پر سب کے ہو رحمت صبح و شام
بوحنیفہ تھے امام ابا حنیفہ
شمع جملہ ایمان مصطفےٰ
جان پر اس ولی خدا کا فضل ہو
خوش رکھے حق اس جلے کو شاد کرے
یوسف اس کا اخلصین قاسم ہوا
اور محمد سے فدا راضی ہوا
تھے بڑے مالک امام شافعی
جس سے زینت پائی ہے ملت کی ہے
احمد حنبل کہ تھے وہ مرد حق
لے گئے ہر علم میں سب سے سبق
روح ان سب کی جناں میں شاد ہو
گھر سے ان کے دین کا محل آباد ہو
(چند ناقص)

(۱) تقلید کی ثبوت اور اس کا ثبوت۔
(۲) تقلید کا تقلید شخصی میں منحصر ہونا
(۳) تقلید پر اعتراضات کے جوابات۔

[illegible] عرف کیا جائے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی [illegible] ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ولی و رسول سے ہم لوگوں کی [illegible] اور ان کی چیز حلال ہے اور ان کی حرام حرام [illegible] کیا ہے اور ان تمام معاملات میں اطاعت کرنے والا ہے اگرچہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے [illegible] ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری [illegible]

ش چاہا ہے

[illegible] کے لئے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

[illegible] وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتم السواد الاعظم فما [illegible] السواد الاعظم [illegible] السواد الاعظم [illegible] السواد الاعظم

ترجمہ

(۲) وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث ویتم نعمتہ علیک وعلی آل یعقوب کما اتمہا علی ابویک من قبل ابراہیم واسحاق (پ ۱۲ رکوع ۶)

اور اسی طرح تجھے تیرا رب برگزیدہ کرے گا اور تجھے باتوں کے انجام کی سمجھ عطا فرمائے گا اور اپنی نعمت تجھ پر اور یعقوب کی اولاد پر پوری کرے گا جس طرح اس نے اس سے پہلے تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی تھی۔

(۳) انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب اللہ ہم الغالبون (پ ۶ رکوع ۱۱)

تمہارا دوست تو اللہ ہے اور اس کا رسول اور ایمان والے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو دوست بنائے تو اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔

(۴) ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم (پ ۵ رکوع ۱۲)

اور اگر وہ اس کو رسول اور اپنے میں سے اختیار والوں تک پہنچاتے تو ان میں سے جو لوگ تحقیق کرتے ہیں وہ اس کی حقیقت کو جان لیتے۔

(۵) واذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم (پ ۵ رکوع ۱۲)

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ اس کو رسول اور اپنے میں سے اختیار والوں تک پہنچاتے تو جو لوگ ان میں تحقیق کرنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت دریافت کر لیتے۔

(۶) ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون (پ ۹ رکوع ۱۵)

اور ہم نے بہت سے جن اور آدمی دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں ان کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ یہ لوگ غافل ہیں۔

(۷) ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما (پ ۲۶ رکوع ۱)

جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جو شخص عہد توڑتا ہے اپنے ہی برے کو توڑتا ہے اور جو شخص اس عہد کو پورا کرتا ہے جو اس نے اللہ سے کیا ہے اللہ اس کو بڑا ثواب دے گا۔

(۸) یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین (پ ۱۱ رکوع ۱۵)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

(۹) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزول قدما عبد یوم القیامۃ حتی یسئل عن اربع عن عمرہ فیما افناہ وعن علمہ فیم فعل فیہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وعن جسمہ فیما ابلاہ (رواہ الترمذی)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن کسی بندے کے پاؤں نہ ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے چار چیزوں کا حساب نہ لیا جائے گا۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ کہاں خرچ کی، اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا، اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اس کے جسم کے بارے میں کہ کہاں کھپایا۔

(۱۰) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی اجسامکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم (رواہ مسلم)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

[illegible] کے بعد فقہ حنفی پر اعتراضات کا جائزہ

(از مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

[illegible] فقہ حنفی کا [illegible] کے مجتہد ہونے میں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

امت کا اجماع ہو گیا تو یہ مذہب حجت ہو جاتا ہے اور اس پر اپنے مذہب اور خواہش سے رجوع کرنا واجب ہوتا ہے اور یہ بات ہر ایک پر ظاہر ہے۔ اور وقد الماسن طهر لهم المذهب المخالف لمذهبهم وقد مر من كان لا يعتمد على مذهب مجتهد معين وكان هو الواجب في ذالك الوقت ہمیں دوسری عبارت کی طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس میں بھی یہی مضمون ہے جو اوپر کی عبارت میں ہے۔ (ص ۳۲)

مصنف مرحوم نے اس عبارت سے اپنے اس دعوے پر استدلال کیا ہے کہ عوام کو اپنے مذہب سے متعلق تحقیق کرنا واجب ہے۔

"کوئی شخص یہ بھی نہ کہے کہ ہم کو مختلف دلیلوں کا سمجھنا اور ان میں ترجیح دینا کیونکر ممکن ہے۔ ہم تو ایک مسئلہ میں ایک مولوی سے پوچھتے ہیں اور دوسرے سے دوسرے مولوی سے پوچھتے ہیں اور ان میں جس کو زیادہ متقی اور پرہیزگار دیکھتے ہیں اس کا فتویٰ لیتے ہیں اور اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور یہ طریقہ ہم نے اپنے بڑوں کی عادت دیکھ کر اختیار کیا ہے۔ سو ایسے شخص کو یہ جواب دینا چاہیے کہ تم نے اپنے مذہب کی تحقیق کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اس طریقہ سے تم کبھی صحیح مذہب تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ یہ کہ عادت نسب کا اعتبار نہیں ہوتا ہے بلکہ عادت علم کا اعتبار ہوتا ہے۔ آج کل اور اس وقت میں یہ بات نہیں ہے کہ اس وقت کے لوگوں میں متدین غالب تھا۔ اس کا مخالف لوگوں سے پوچھنا یا تو اتفاقی امر ہوتا تھا اور اس سے کام نہیں چلتے تھے اور بہت دشوار ہوگی اس پر عمل کرنا ہوتا ہے اور اگر دینداری کا غلبہ بھی ہو تو ایک عالم کا اور اس کی تقلید کرنے کی ضرورت نہ تھی مگر اب تو وہ حالت ہی نہیں رہی اور کیونکر ہو سکتی ہے جب کہ حدیث میں ہے تسم يفشو الكذب کہ جھوٹ کا اس قدر رواج ہوگا کہ جھوٹ سچ معلوم ہونے لگے گا اور لوگوں کی عادت بدل جائے گی تو ہمارا نیز اور اس سے بعد ہوتا گیا۔ اس لئے لوگوں کی عادت بدل جائے گی۔ اب تو وہ حالت ہے کہ عام طور پر عوام پرہیز گار عالم سے یہ مسئلہ پوچھتے ہیں کہ جس میں اپنی غرض نفسی ہو اس پر عمل کریں۔ اسی قصہ کو علامہ شاطبی نے یہاں ایک حکایت نقل کی ہے۔ یہ طریقہ سے آپ تحقیق کے یہاں اس کی ذکر کی۔ مگر اس پر مصنف نے علامہ شاطبی کا یہ جواب نہیں دیا کہ تم نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اس میں یہ خرابی ہے۔ اس شبہ کا مطلق ذکر نہیں کیا۔ اور ایک حکایت نقل کی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس کوئی شخص آیا اور اس نے ان سے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو تین طلاق دے دی ہے اور اب مجھے اس سے رجوع کرنا ہے۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تجھے اس سے رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔ اس شخص نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے اس کا جواز بتای

یہاں بھی تقلید گمراہی یا شرک نہیں ہے بلکہ وہ بھی اس کے ضروری ہونے کے قائل ہیں اور یہ جو مقلدین ائمہ مذہب کی تقلید کو حرام، شرک، بدعت اور گمراہی کہتے ہیں یہ انہی غیر مقلدوں کی کتاب و سنت کی غلط تشریح کا نتیجہ ہے۔ اس سے ہم اپنے بعض کرم فرماؤں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مذاہب کی تقلید سے جس میں ایک جہاں پھنسا ہوا ہے۔ اور جو سبب ہے قرآنی فاعتبروا یا اولی الابصار سے عبرت حاصل کرنا اور صحیح حدیث نبوی لا تجتمع امتی علی ضلالۃ کے مخالف عقیدہ اور عمل کے اور رسول کا حکم ماننا ترک کرنے سے بچنا (تقلید کی شرعی حیثیت ص)

صاحب نقد کو یہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مذاہب کی تقلید کو "شرک" کہنے اور سند دلیل میں قرآنی آیت اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ اور حدیث عدی بن حاتم کو پیش کرنے سے جو نقل کر دیا حالانکہ آیت کا تعلق یہود و نصاریٰ سے ہے کہ انہوں نے اپنے علماء و مشائخ کو "خدا" بنا رکھا تھا اور وہ اس طرح کہ ان کی شریعت میں بعض چیزیں حرام تھیں ان کو ان کے علماء اور مذہبی پیشواؤں نے حلال کر دیا حالانکہ وہ چیزیں حقیقت میں حرام تھیں ان کے مذہب میں حرام تھیں اور اس سے کسی ان شیاء کے حرام ہونے کا عقیدہ بھی رکھتے تھے مگر پادریوں نے حلال کرنے سے حلال سمجھنے لگے۔ اسی طرح یہ لوگ اپنے علماء کے متعلق یہی عقیدہ رکھتا ہے۔ یہ صورت یقیناً مذموم اور شرک ہے چنانچہ جب یہ آیت اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ نازل ہوئی تو حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا "وہ (یہود و نصاریٰ) اپنے علماء کی عبادت نہیں کرتے تھے پھر ارباباً من دون اللہ کیونکر ہے؟" فرمایا: ألیس یحلون لکم الحرام فتحلونہ ویحرمون علیکم الحلال فتحرمونہ؟ قلت: بلیٰ۔ قال: فتلک عبادتھم۔ یعنی وہ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ لیکن وہ لوگ (علماء) جس چیز کو حلال کر دیتے یہ لوگ اس کو حلال سمجھنے اور جس چیز کو حرام کہہ دیتے اس کو حرام جانتے (ترمذی وغیرہ)

اس تقریر سے یہ بات واضح ہو گئی کہ مقلدین حکام شرعیہ میں ائمہ مجتہدین کے اقوال کی تقلید اور اتباع تو کرتے ہیں مگر ان میں اور یہود و نصاریٰ کی طاعت میں بڑا فرق ہے وہ یہ کہ یہود و نصاریٰ تحلیل و تحریم میں احبار و رہبان ان کے لئے مستقل اتھارٹی تسلیم کرتے تھے خود اپنے قانون ساز تھے اور مقلدین ائمہ و علماء مجتہدین کے لئے شارع اختیار تشریعی تسلیم نہیں کرتے اصل حکم خدا و رسول کا سمجھتے ہیں اور "ان الحکم الا للہ" کی عقیدہ رکھتے ہیں۔ ہاں رسول کا بیان چونکہ بیان تحلیل و تحریم کے اعتبار سے چیزوں کے حلال و حرام ہونے پر اس لئے رسول کی اتباع کرتے ہیں۔ سو یہ اتباع کا مسئلہ تو اس کی حیثیت (جیسا کہ گذشتہ اور اق سے واضح ہو گیا) صرف یہ ہے کہ ہم ائمہ کو شارح قانون سمجھتے ہیں اور ان کی فہم بصیرت پر اعتماد کرتے ہیں کہ انہیں قانون سازگر دانتے ہیں اس لئے اس تقلید کو یہود و نصاریٰ کی تقلید سے کوئی مناسبت نہیں اور نہ ہی کی تقلید کی مذمت اس آیت کریمہ سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ سے متعلق ایک واضح اور عمدہ بات یہ بھی ہے کہ اصل حکم تو اللہ ہی کا ہے رسول و تحلیل و تحریم جس کی سند رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جاتی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضور ﷺ قول بعینہ کی تعمیل تحریم کے لئے علامت نصبی ہے۔ اور اس تحلیل و تحریم کو مجتہدین امت کی طرف منسوب کرنے کا مقصد

ہے کہ یہ حضرات اس حکم کو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں یا اس کے کلام سے استنباط کرتے ہیں
سواسامیۃ التحریم والتحریم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیحتمل ان یرجع الصلوٰۃ قطعیۃ لدلیل
اللہ وقطعیۃ وسندھا الی مجتہدین من امتہ فیحتمل ان یکون ذلک علی الشرع من نص
الشارع او استنباط من کلامہ

حجۃ اللہ البالغہ مع ترجمہ نعمہ اللہ السلہمہ (ج ص ۱۲۷ باب الصلوٰۃ المشترک)

غیر مقلدین کے چند اشکالات اور ان کے جوابات

پہلا اشکال:

ان حضرات کا ایک اشکال یہ ہے کہ مسائل نماز اور اسلامی احکام حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں مدون اور
جمع نہ تھے یہ بعد کی ایجاد ہے اس لئے یہ بدعت سیئہ ہے۔ یہ اعتراض سراسر ان کی جہالت اور ناواقفیت کی علامت ہے
قرآن کریم بھی حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں یکجا جمع نہ تھا۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے سے جمع کیا گیا۔ جس کے لئے ابتداءً حضرت
ابوبکر صدیق تیار نہ تھے اور فرماتے تھے۔ کیف تفعل شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کہ جو
کام حضور اکرم ﷺ نے نہیں کیا وہ آپ کیسے کر سکتے ہیں) حضرت عمر فاروق نے فرمایا "ھذا واللہ خیر" (قسم بخدا یہ
کام اچھا ہے) ان دونوں حضرات میں بحث اور گفتگو ہوتی رہی یہاں تک کہ اللہ نے صدیق اکبر کو اس بارے
میں شرح صدر فرما دیا اور وہ اس کام کے کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ خود صدیق اکبر کا بیان ہے۔ فلم یزل
عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذلک ورایت فی ذلک الذی رای عمر (یعنی عمر برابر مجھ سے
اصرار کرتے رہے (بحث) کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ بھی اس کام کے لئے شرح صدر عطا فرما دیا اور میری بھی
اس بارے میں وہی رائے ہو گئی جو حضرت عمر کی تھی) ان دونوں حضرات کی رائے متفق ہو گئی تو پھر کاتب وحی حضرت زید
بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس خدمت پر مامور کرنے کے لئے طلب فرمایا اور قرآن جمع کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے بھی
پس و پیش کیا۔ کیف تفعلون شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آپ ہمیں وہ کام کیسے کرنے کے
لئے کہتے ہیں جو حضور ﷺ نے نہیں کیا) حضرت ابوبکر صدیق نے ان کو مخاطب بنا کر یہی بات کہی کہ ان کے شک مبارک کی
اصل وجہ یہ بات تھی اس لئے وہ بھی اس کام کے لئے آمادہ ہو گئے حضرت زید فرماتے ہیں فقام ابوبکر فقال انک رجل شاب عاقل
لا نتہمک (حتی سرح اللہ صدری لذلک سرح اللہ صدر ابی بکر وعمر) حضرت ابوبکر مجھ سے سوال و جواب (بحث
تمحیص) کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لئے کھول دیا جس نے ابوبکر و عمر کا سینہ کھولا تھا
اس کے بعد حضرت زید نے بڑی جانفشانی اور پورے احتیاط کے ساتھ یہ خدمت تمام فرمائی اور
قرآن کریم کا وہ مرتب قرار پایا۔ اس کے مسائل ۔ کلام حضور اکرم ﷺ کے بعد بدل ہوتے اور جمع ہوئے
اس لئے اس کو بدعت سیئہ کہنا یا اس کا تحقیق قرآن کے متعلق کیا کہو گے؟

[illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]

وغیرہ کتب احادیث کتب معتبرہ ہیں یہ قرآن کی روایت یعنی کسی حدیث میں ان سے معتبر ہونے کی وضاحت آئی ہے ان کتب معتبرہ صحیح ہے (حدیث) یہ کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے اور معنی مقبول جس چیز کو صحیح (حدیث) کہہ دیں یہ مضبوط ہونی ہے چنانچہ امام حافظ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں اتفاق مسلف و خلوف بینہا اصل عظیم است فوقہ سلف (اتفاق اور اتفاق اور اتفاق اور اتفاق فقہ میں اصل عظیم ہے (ازالۃ الخفاء ص ۱۸۵)

چاروں کتب ہے جن پانچ کتب کا میں نے ذکر کیا ہے ان کا مطالعہ جناب کر لیں تو ان کے مذہب سے واقف ہو جائیں گے اور میں نے مختصر طور پر ان کے مذہب کو بیان کر دیا ہے اگر ان کی مفصل تحقیق کرنا ہو تو ہر باب اور فصل کے مسائل کتاب الطہارت سے لے کر کتاب الفرائض تک الگ الگ کر کے مذہب میں دلائل اور تحقیق میں ان کے علماء کی کتب دیکھ لیں مسائل مدون اور جمع کیے ہیں جہاں قائل میں ہر ایک کے اقوال مذہب اور بیرونی کتابوں میں ملتے ہیں۔ جب یہ صورت حال ہے تو پھر احمد فرقہ کو اہل حدیث کہنے کی کوئی بات تو کسی طرح کی جائے اس لئے امت کے فقیہ کو اس اربعہ کی تقلید میں المحدث بلا تردد (تفسیرات احمدیہ ص ۱۳۳) تفسیرات احمدیہ میں فرماتے ہیں۔ (الا منصاف ان المختار المذاہب فی الاربعۃ والمتبع فیہ الذی ولیہ بہ من عند اللہ لا محل فیہ لغیر جہالت و الا فلہ انصاف کی بات یہ ہے کہ مذہب کا چار ہی مختار ہونا اور کسی چار مذہب کی اتباع (فضل الٰہی) اللہ تعالیٰ جس میں دلیل اور توجیہات کی کوئی ضرورت نہیں (تفسیرات احمدیہ ص ۱۳۳)

اور یہ حقیقت ہے کہ ان چار اماموں کو فقہ قرآن حدیث کا تفصیلی علم اور سنت و استنباط کی بہت زیادہ عنایت تھی ان سب۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "خلاصہ ان چار امام کو عالم بالحدیث عالم بروایت سنت امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ چار امام ایسے ہیں کہ ان کا علم سارے عالم کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ ابو حنیفہ امام شافعی امام مالک امام احمد رحمہم اللہ ہیں۔ (شرح تراجم ص ۱)

اور اس کی مصلحت خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ چار کے عدد میں کچھ نہ کچھ کسی خصوصیت ہے کہ بہت سی چیزیں چار کے عدد میں مشہور ہو گئی ہیں دیکھئے یہ اصل بہت ہوئے مثلیں (۱) مثلیں چار ہیں (۱) حضرت محمد مصطفیٰ (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ آسمانی کتابیں بہت نازل ہوئیں مگر چار کتابیں مشہور ہیں (۱) قرآن مجید (۲) توراۃ (۳) زبور (۴) انجیل۔ ملائکہ بھی گنتی میں بے شمار ہیں مگر چار ملائکہ کا نام لیا جاتا ہے (۱) حضرت جبرئیل (۲) حضرت میکائیل (۳) حضرت عزرائیل (۴) حضرت اسرافیل صحابہ بہت ہیں مگر چار کو بڑی خصوصیت سے یاد کیا جاتا ہے (۱) حضرت ابوبکر صدیق (۲) حضرت عمر فاروق (۳) حضرت عثمان غنی (۴) حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین سلسلے صوفیاء و مشائخ کے بہت ہوئے مگر چار سلسلے مشہور ہوئے (۱) چشتیہ (۲) نقشبندیہ (۳) قادریہ (۴) سہروردیہ رحمہم اللہ تعالیٰ ان کی نسبتیں ہیں مگر مجموعہ کائنات میں اللہ کے جو چیزوں کو پیدا کیا ہے (عالم) عالم بالا عالم ارواح عالم افلاک عالم منظروں سے الامن کبد خلقت والارض کیف مدت والی الجبال کیف نصبت والی

فرماتے ہیں کہ میں کرتا ہوں۔ (ہدیۃ المہدی ص ۱۹)

(۲۰) مولوی عبدالجلیل صاحب ۔۔۔ میں جو کہتے ہیں ۔۔۔ (فتح المنان ص ۲۰)

(۲۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب ۔۔۔ میں ۔۔۔ (فتح المنان ص ۲۱)

(۲۲) مولوی عبدالحق صاحب ۔۔۔ (عرف الجادی ص ۲۲) مولوی عبدالجلیل صاحب ۔۔۔ (فتح المنان ص ۵۲)

(۲۳) مولوی عبدالرحمٰن صاحب مقلد لکھتے ہیں کہ غیر اللہ کو ۔۔۔ (ہدیۃ المہدی ص ۲۳)

مولوی ثناء اللہ اس کا شرک فرماتے ہیں۔ (اہل حدیث مذہب ص ۲۴)

(۲۴) مولوی عبدالرحمٰن صاحب مقلد لکھتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ کا باندھنا مستحب ہے (ہدیۃ المہدی ص ۲۴) نواب صاحب بھی حدیث فرماتے ہیں (عرف الجادی ص ۲۴)

(۲۵) مولوی عبدالرحمٰن صاحب مقلد لکھتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار پانچ سے زیادہ تکبیریں کہنا جائز ہے (ہدیۃ المہدی ص ۲۷) نواب صاحب اہل حدیث فرماتے ہیں کہ چار تکبیروں سے زیادہ کہنا بدعت ہے۔ (دوراہیہ ص ۱۱)

چوتھا اشکال:

غیر مقلدین کا اس سے بڑا جلتا ہے اعتراض یہ بھی ہے کہ چاروں مذہب کو طرح حق ہو سکتے ہیں اس لئے کہ حق متعدد نہیں ہوتا صرف ایک ہی ہوتا ہے اور اسکی بنا میں وہ یہ دیتے اور کہا کہ یہ کہ تقلید کا قائل ہونا ان سے نکال کر ہر ایک قرآن و حدیث کی فہم اور سمجھ کے مطابق عمل کیا جائے۔

جواب یہ ہے کہ مذاہب اربعہ کا ماننا اور حق ایک ہی ہے ۔۔۔ سے کو واجب ماننا قرآن و حدیث اجماع کی وجہ سے ضلالت و گمراہی قرار دینا ہے (معاذ اللہ) اس لئے یہ جواب بالکل مردود ہے۔ البتہ حق ہی ہے مختلف ہو سکتے ہیں (مشرق، مغرب، شمال، جنوب) ان چاروں میں جانے والے لوگ اپنی اپنی سمت کے اعتبار سے ۔۔۔ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ ہر ایک کی سمت دوسرے سمت والے کے اعتبار سے مختلف ہے لیکن ان سب کی نماز صحیح ہوتی ہے جبکہ سمت کو تحقیق کے ساتھ تلاش کر کے نماز پڑھی ہو۔ اسی طرح ۔۔۔ متعدد اور مختلف ہیں لیکن سب کا مرجع اور ماخذ ایک ہی ہے وہ ہے قرآن و حدیث پر مبنی عمل کرتے ہیں۔ اس لئے ۔۔۔ سب کے سب صحیح کہلائیں گے فرق صرف یہ ہے کہ ایک امام کی آیات مجمل، عام یا مطلق سے ایک معنی کو ترجیح دیتا ہے اور دوسرا امام اسی معنی کو مرجوح قرار دے کر ترک کرتا ہے اسی طرح وہ احادیث جو بظاہر متعارض ہیں ایک امام اپنی تحقیق تفتیش کے مطابق ۔۔۔ ایک حدیث کو صحیح ۔۔۔ کو معمول بہا قرار دیتا ہے اور دوسرا امام حدیث کو اپنے اصول و قواعد اور اپنی تحقیق ۔۔۔ سے مرجوح قرار دیتا ہے اور اسی حدیث کو راجح قرار دے کر اس پر اپنے مسلک کی بنیاد رکھتا ہے۔ کبھی ایک امام حدیث کے ظاہری الفاظ پر عمل کرتا ہے دوسرا امام دوسرے خصوص پر

[illegible]

پانچویں اشکال

ان کا یہ کہنا کہ [illegible] کہ جب چاروں مذہب حق ہیں تو ایک کی پابندی کیوں ضروری ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ [illegible] ہے کہ [illegible] ہو جائے کہ جب چاہے عمل کرے کسی امام کا قول چھوڑ دے اور دوسرے امام مجتہد کسی اور کے قول پر عمل کرنے لگے اس صورت میں امام شرع کی پابندی نہ رہی بلکہ خواہش کا اتباع ہوگا اور اس کا کیس جو پسند آئے اس پر عمل کرے گا اور [illegible] مثلاً ایک مسئلہ میں امام شافعی کی پیروی کرتے ہوئے شفعہ کا حق ہمسایہ کو حاصل ہوا اور اس کو بھائے اور اس سے بعد امام شافعی کی اس مسئلہ میں پیروی چھوڑ کر امام ابو حنیفہ کا مقلد بن کر شفعہ کا حق ہمسایہ کو نہ دیا تو اس کا یہ عمل اتباع شریعت نہ ہوگا بلکہ [illegible] کہ ایک مسئلہ حلال کہتے ہیں اور دوسرے امام اس کو حرام بتاتے ہیں [illegible] کی طرح خلط ملط کرنے لگے اور اس خلط ملط کو اصطلاح شرع میں "تلفیق" کہتے ہیں اور تلفیق بالاجماع تمام فقہاء کے نزدیک ایک مجموعہ آیت کے پیش نظر حرام ہے علاوہ ازیں جب مسائل اجتہادیہ میں مجتہدین امام شافعی کے مذہب پر عمل کیا تو اس کے پاس اس کے حق ہونے کی کیا دلیل اور ثبوت شرع تھی؟ اس کے بعد اسے چھوڑ کر دوسرا مسلک اختیار کیا جس میں [illegible] کی کیا دلیل تھی؟ اور علم نہ ہونے کی وجہ سے اس کے حاصل نہ ہونے پر ان کے پاس کیا دلیل شرعی قائم کی؟ اگر کسی شخص نے سمجھ لے سے تحویل مذہب کیا ہے تو یہ تقلید سے بچا یہ مذہب کی اس کے حق ہونے پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں ہے اور یہی معنی ہیں [illegible] کہ اس سے پوری امت نے ایک ہی مذہب کی پابندی (یعنی تقلید شخصی) کو ضروری قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱) امام ائمہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

(۲) ضرورت تدوین فقہ

(۳) ہندو پاک میں مذہب حنفی کا رواج

امام اعظم [illegible] کی تحقیق [illegible] امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] کتب [illegible] کے ساتھ [illegible] علماء [illegible] ماہر اور [illegible] رسائل تصنیف فرمائے ہیں مثلاً [illegible] مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان تالیف [illegible] مکی، مناقب الامام الاعظم تالیف موفق بن احمد مکی، مناقب الامام الاعظم تالیف ابی البرکات الکردری، عقود الجمان تالیف [illegible] محمد بن یوسف صالحی شامی [illegible] الصحیفہ تالیف علامہ سیوطی [illegible] الامام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لاہور سب تابعی ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) یہ حضرت امام یحییٰ [illegible]

(۲) ابو محمد بیان بن محمد فقیہ متوفی ۹۸ھ

(۵) امیر الامۃ فی الحدیث شعبہ بن حجاج متوفی ۱۶۰ھ

(۱) قال شعبۃ لو سئل عن ابی حنیفۃ اطلب فی مدحہ وکمال بھمہ، ما فی کل عدد ط

(۲) قال شعبۃ ما رأیت احداً ابصر بالحدیث من ابی حنیفۃ ولو کان ابو حنیفۃ ممن یخطی

(۶) امام حدیث علی بن مدینی متوفی ۲۳۴ھ

(۷) امام محدث سفیان ثوری متوفی ۱۶۱ھ

میں سے ہر ایک نے علم حاصل کیا تھا کیا تم نے ان میں سے کسی کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے دیکھا ہے۔ (موفق ج ۱ ص ۱۹۵)

(۲) اخبرنا محمد بن سعد ثنا سعید بن عامر عن حضرم بن ہوذہ عن ہارون بن عنترہ یعنی بن عمر وعلی من الیمامہ سمی و حمید بن حسل وزہیر بن حرب وجماعۃ آخرون الا ان ہذا قال قدم علی عمر فقال لہ یرید اذہب الی اہل العلم قال فقال لہ ابن المدینی ایس اہل العلم والحدیث عندک قال اہل العلم اصحاب بن عیینہ واسم صیادلہ

یعنی۔ ابن ابی ہوذہ راوی کہتا ہے کہ میں یحییٰ بن معین اور امام احمد وغیرہ موجود تھے ایک شخص نے آ کر ان حضرات سے دریافت کیا آپ سے فرمایا اہل علم سے پاس جا۔ دریافت کرلو یحییٰ بن مدینی نے کہا آپ کے پاس اہل علم نہیں ہیں اور پاس طلبہ حدیث ہیں تو آپ نے فرمایا (موفق ج ۱ ص ۱۹۵)

(۳) وسئل عمن یحلف ولا یحنث فقال اذا کان مثل ابی حنیفۃ الخ ہے پوچھا ایسے شخص کے بارے میں کہ قسم کھاتا ہے اور توڑتا نہیں فرمایا جب وہ امام ابوحنیفہ جیسا ہو جائے۔ اس سے کہا گیا آپ ایسی بات کہتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ کچھ آپ کی تعریف نہ ہوئی ہوگی۔ میں نے ان سے زائد امام فقہ اور تورع کسی کو نہیں دیکھا۔ میں نے ان سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا جو ایک شخص کے دروازے کے سامنے سے گزرا جس میں بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس شخص نے کہا کہ اس گھر والے پر حد قائم ہوگی اس لئے کہ اس گھر کے سامنے سے بہت لوگ بیٹھے ہوئے گزرے ہیں۔ ان میں سے یہ اللہ بیان کرے فرمایا۔ (ابن وزیع اکثر من ۱۸۰ تھا اس سے بڑی عمر بھی ہوئی ہوگی۔ موفق ج ۱ ص ۱۹۱)

(۹) امام وکیع بن جراح متوفی ۱۹۷ھ

امام شافعی، امام احمد، اسحاق وغیرہ کے کبار شیوخ میں سے ہیں۔ امام صاحب سے بہت حسن ظن رکھتے تھے اور آپ کی بہت تعریف فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ اس کی مجلس میں کوئی حدیث پیش ہوئی جس کا مضمون بہت مشکل تھا۔ اکثر سے ہوئے اور مختلف رائیں ظاہر کرتے رہے بالآخر انہوں نے فرمایا کہ اس مسئلہ کو ابوحنیفہ کہاں ہیں جن سے یہ مشکل حل ہوتا۔ انہ لدوقع یوما حدیث لہ عسر من فرض وتنقض الصعداء وقال لا تنفع الدماء ابی الشیخ جعفر وح عنہ (تذکرہ ج ۱ ص ۱۷۰)

(۲) کسی شخص نے امام صاحب سے مسئلہ پوچھا جس طرح ہمارے ہاں مفتی سے سوالات پوچھے جاتے ہیں (ص ۱۸۰)

(۱۰) حافظ حدیث امام ابو یوسف متوفی ۱۸۲ھ

یہ ابو یوسف یعقوب ہیں۔ امام ابو حنیفہ کی بن مدینی، یحییٰ بن معین وغیرہ کا زمانہ تھا۔ یہ علامہ امام ابن ابی لیلیٰ محمد بن عبدالرحمن کے شیوخ میں سے تھے۔ امام ابو یوسف علام ابو عبید کے شیوخ تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ امام صاحب سے متعلق فرماتے ہیں۔

(کان ھذا تفسیر للحدیث الصحیح ... آپ ... سے بہتر سے صحیح جانتے ہے ہاں یا وہ ... والے ہے ... لغیرات الحسان ص ۱۰ فصل ۱۰ سطر ۳)

(۲) یقول عن ہذا الحدیث احتالا ان یفسر الحدیث بما فی حنیفہ وکذا مخالف فی المسئلہ ... حنیفہ فکان یخ جہاں کہ ... لیا ... ہے ... ۲۰ ... ہے ... ہے ... ہے

[illegible] حنیفہ [illegible] ۱۵۰ھ [illegible]
[illegible] فی حلقۃ فی حنیفۃ بسمہ ویسئلہ [illegible] ۱۲۹ آپ [illegible]

(۱) [illegible] ۱۲۹ [illegible]

حدثنی من لا اتھم عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال لی ابی یا بنی اذا اردت ان تسئلنی مسئلۃ فاکتبہا فی رقعۃ ثم اعطنیہا حتی اکتب لک الجواب (عقود الجمان ص ۷۹)

(۲) [illegible] ۱۲۹ [illegible]

فقال ھؤلاء الفضل من المجتہدین الماضین والمجتہدون فی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وبالمجتہدین فی امۃ نوح الجہال من مجتہدیہم (الخیرات الحسان ص ۲۹)

یعنی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] آپ کے اصحاب کی بھی بڑی تعداد ہے [illegible] سوال کرتے ہیں [illegible] یا کہ [illegible] اور [illegible] ان سے فضل ہیں وہ لوگ [illegible] ان کے فضل سے نکالے ہی رہے ہیں۔ (خیرات حسان ص ۲۹)

(۵) محدث شہیر امام ابوزائدہ متوفی ۱۶۰ھ

[illegible] ابو حنیفہ [illegible] ابو زائدہ [illegible] ابو حنیفہ [illegible] ابو زائدہ [illegible] ابو حنیفہ [illegible] ابو زائدہ [

شرح [illegible] کیونکہ ان کے [illegible] جس جو پیریں لکھ لیجئے تھیں۔ تھی [illegible] ان سے بالکل صاف پایا۔ (اتحاف السادہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ مناقب کردری جلد ۲ ص ۱۳۹)

(۱۶) محدث کبیر علی بن ابراہیم متوفی ۲۱۵ھ

محدث القدر حافظ حدیث وفقیہ ہیں امام بخاری، امام مسلم وغیرہ کے استاد ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے ابو حنیفہ علیہ علی رحمۃ امام ابو حنیفہ سے بڑا، عالم سب سے بڑا عالم تھے۔ (خیرات حسان ص ۲۹)

(۱۷) محدث شہیر شقیق بلخی متوفی ۱۹۴ھ

بڑے عالم، محدث، زاہد، عارف اور سوکل تھے۔ فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ اعلم الناس، اورع الناس، افقہ الناس اور دین میں بڑی دقیق نظر رکھنے والے تھے۔ (حدائق حنفیہ ص ۷۶)

علامہ حافظ ابن حجر نے امام ابو حنیفہ کی تعریف و توثیق فرمائی ہے اور آپ کو حافظ حدیث اور فقیہ لکھا ہے اور آپ کی جلالت قدر سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے شرح مکارم اخلاق کے شیخ ہیں اور صحاح ستہ کے مصنفین امام بخاری امام مسلم وغیرہ امام ابو حنیفہ کے شاگردوں کے شاگرد ہیں کسی نے سچ کہا ہے۔

امام اعظم کے شاگردوں کے ہیں شاگرد بھی ارشد
بخاری، شافعی، مسلم، سائی، ترمذی، احمد

ان مناقب کے باوجود بھی کوئی متعصب اور ہٹ دھرم امام ابو حنیفہ کو محدث اور فقیہ کے لائق روایات کو قبول نہ کرے۔ ہاں کہے کہ آپ کو صرف "لم یحدث" نہیں یاد تھیں تو اس سے زیادہ کوئی متعصب اور حق کا منکر کون ہوگا؟

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام اعظم نے خواب دیکھا کہ آپ حضور اکرم ﷺ کے مرقد شریف کو کھود رہے ہیں اور آپ کی ہڈیاں و مقدس مٹی کو جمع کر رہے ہیں۔ امام صاحب نے خواب کی تعبیر دریافت کرنے کے لئے ایک شخص کو ابن سیرین کی خدمت میں بھیجا امام المعبرین نے جب خواب سنا تو سوال کیا اس خواب کا دیکھنے والا کون ہے؟ عرض کیا گیا ایک مسلمان ہے۔ فرمایا اس شخص سے پھر دوسری مرتبہ خواب کی تعبیر دریافت کی آپ نے پھر یہی سوال کیا کہ کس شخص نے یہ خواب دیکھا ہے؟ اس نے سمجھا کہ شاید آپ کو سنا نہیں کیا اور تیسری مرتبہ تعبیر دریافت کی تو امام ابن سیرین نے تعبیر ارشاد فرمائی۔ صاحب هذه الرؤيا هو رجل لم يسبقه احد الى مثل علمه اس خواب کا دیکھنے والا علم کو جمع کرے گا۔ (یعنی جمع کرے گا) کہ اس سے پہلے کسی نے اس طرح معلومات نہیں کی ہوگی (اس سے علم فقہ کی تدوین اور قرآن مجید کے علوم کو جمع کرنے کی طرف اشارہ ہے مرقاۃ المفاتیح میں ہے۔

رأى ابو حنيفة في المنام كأنه ينبش قبر النبي صلى الله عليه وسلم فجاء من سأل محمد بن سيرين فقال من صاحب هذه الرؤيا ولم يجب عنها ثم سأله الثانية فقال مثل ذلك ثم سأله الثالثة فقال صاحب هذه الرؤيا يبرز علما لم يسبقه احد مرقاة المفاتيح ج ۱ ص ۲۸ مصنوعه

ھل یتقدمھو؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ضرورت تدوین فقہ

جب تک یہ علم [illegible] تھا اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی [illegible] تھے [illegible] اسلامی حکومت میں پھیلے [illegible] تھے [illegible] مسائل کا حل کرتے تھے [illegible] نے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] تشریف لے گئے [illegible] کے بعد سکڑ کر [illegible] کے [illegible] کے شاگردوں (تابعین) [illegible] اس وقت [illegible] کے [illegible] ہوئے [illegible] ان [illegible] ان کے [illegible] تھے [illegible] ۱۱۰ [illegible] ۱۷۰ھ [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] [illegible] [illegible]

(۳۶) امام عبدالسید	متوفی	۲۰۳ھ
(۳۷) امام حسن بن زیاد	متوفی	۲۰۴ھ
(۳۸) امام ابوقاسم کحلی	متوفی	۲۱۲ھ
(۳۹) امام علی بن ابراہیم	متوفی	۲۱۳ھ
(۴۰) امام [illegible]	متوفی	۲۰۵ھ

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [

کی اخیر عمر میں بعد ختم ہونے کی بات تو باطل محض ہے۔ مسئلہ پر بحث کرنا تو درکنار ہے۔ علامہ ابن عابدین شامی نے بھی اس کو بحیثیت مسلک ذکر کیا ہے اور اس کو ترجیح دی ہے اور اس کو ترجیح دینے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس کے قائل بہت سے ائمہ ہیں اور آپ ایسا گھر دیکھ لیں جس میں تعلیم فقہ اور کسی ایسا بھی ہوتا کہ حنفی ہو تو اس میں اول سے آخر تک یہی کتاب پڑھائی جاتی ہے اور اس صورت میں سب سے اقوی قول مفتی بہ قرار پاتا ہے۔ اس مسائل کی تعداد میں علامہ صاحب نے مختلف اقوال کو جمع کیا ہے۔ بعض نے کتاب الحیل کے مسائل کو بھی شمار کیا ہے۔ مجموعہ ۸۳۲ روایت پر مشتمل تھا جس میں ۱۸۳ مسائل مذاکرات کے متعلق ہیں باقی ۶۵۰ مسائل کا تعلق معاملات اور عقوبات سے تھا۔ (امام اعظم ابو حنیفہ النعمان رحمہ اللہ)

عزیز محترم کھنوی مدظلہ العالی کی شرح بخاری مسمی بہ نصرت الباری مولانا سید احمد رضا صاحب کھنوی دامت برکاتہم)

امام صاحب فاتح بلاد شدہ فاکان اس وقت کے تمام علاقوں اور ایوان ریاست کے نام آیا۔ عدالتوں میں سرکاری طور پر داخل کر دیا گیا۔ قاضی نے مطابق فیصلے دینے شروع کیے۔ یحییٰ ابن آدم فرماتے ہیں قضی به الخلفاء والائمة والحکام واستقر علیه الامر خلفا، (راشدین) ہمارے صاحب کے بعد ان کردہ فقہ کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے بالآخر یہی پر عمل درآمد ہونے لگا۔ (توفی ۲۰۳ھ)

وقال محمد بن سماعة التميمي في "الفهرست" واعلم بورك وبحر أو منور فاو غربا بعد او شرقا بعد ابو حنيفة رضي الله عنه يعني بعد از مشرق عرب (اور روئے زمین پر حکمائے امام ابو حنیفہ کی تدوین کا ثمرہ ہے۔ (کما فی الفقہ الاسلامی وادلتہ للدکتور وہبہ الزحیلی۔ متوفی ۱۴۳۶ھ ص ۵۷)

وقال بعض الائمة لم يظهر لاحد من الائمة الاسلام المشهورين مثل ما ظهر لابي حنيفة من الاصحاب والتلامذة ولم يتسع العلماء وجميع الناس بمثل ما اتسعوا به وباصحابه في تدوين الاحاديث المشهورة والمسائل المستنبطة والفتاوى والقضاء والاحكام

"یحییٰ علماء کے مشہور ائمہ میں سے کسی امام کو اتنے زیادہ رفقاء و تلامذہ نصیب نہیں ہوئے جتنے امام ابو حنیفہ کو ہوئے اور علماء اور تمام لوگوں نے مستقل احادیث کی تدوین اور مستنبط مسائل کی تدوین اور احکام کے سلسلہ میں جتنا ان سے اور ان کے تلامذہ سے فائدہ اٹھایا ہے کسی اور سے متعلق نہیں ہوئے۔ (الخیرات الحسان بمناقب ابی حنیفہ النعمان رحمہ اللہ تعالیٰ وتلامذتہم ص ۵۷)

فقہ حنفی کے اس عظیم الشان کارنامہ کا ایک واقعہ بھی ہے جس کو علامہ شامی نے نقل کیا ہے چنانچہ محدث علامہ ابن عابدین شامی جامع اصول کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ لو لم يكن للامر حتى تمام كان شطر هذه العلامة من اقدم عهد الى يومنا هذا يعملون الله سبحانه على مذهب الامام المجتهد (ابی حنیفہ) حتی ان من خذا کا کوئی حنفی ہو کہ اس امت کا نصف سے زیادہ حصہ فقہ حنفی سے ہے جو آج تک امام اعظم کے طریقہ پر خدائی عبادت کر رہا ہے (حنفی ملک کی کتابیں ہے) (کما فی الفقہ الاسلامی وادلتہ ص ۵۷)

محدث شافعی قاری فرماتے ہیں۔ وبالجملہ فاتباعہ اکثر من اتباع جمیع الائمہ من حیث لا یعلمہ الا اللہ کما ان اتباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من اتباع سائر الانبیاء وجنودہم ثم ان اہل الحجۃ والمعجزۃ ایضا نبی ثانی الموسیٰ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے متبعین بحکم اللہ کے متبعین سے زیادہ ہیں جس طرح آنحضور اقدس ﷺ کے متبعین دیگر انبیاء کے متبعین سے بہت زیادہ ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے۔ اہل سنت کے دو تہائی ہیں پر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں سے ہوں گے۔ اسی طرح امت محمدی کے دو تہائی حنفی ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۲۷) (مشکوۃ الا ما لا یعلم الی جملہ مطولہ مذکور باکمالہ)

امام ابوحنیفہ کو اور آپ کے تلمیذ کو مخفرت کی بشارت بھی دی گئی ہے۔ مناقب امام اعظم ملفوظاً مذکور ہیں ہے۔ واستدخلہ الکعبۃ فقام علی رجلہ وقد نصف اللیل ثم قام علی رجلہ الاخری وختم النصف الثانی وقال یارب ما عرفناک حق معرفتک وما عبدناک حق عبادتک فہب لی المغفرۃ فانی ما عرفتک الا بکمال المعرفۃ فوعزتی من زاویۃ البیت عرفت فاحسنت المعرفۃ وخدمت فاحسنت الخدمۃ غفرتک ولمن کان فی منصبک الی قیام الساعۃ۔

یعنی امام ابوحنیفہ جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت اللہ میں داخل ہوئے اور ایک پیر پر کھڑے ہو کر نصف قرآن پڑھا دوسرے پیر پر کھڑے ہو کر دوسرا نصف پڑھ کر قرآن ختم کیا اور دعا فرمائی۔ اے پروردگار جیسا تجھے پہچاننے کا حق ہے میں نے تجھے نہیں پہچانا اور جیسا تیری عبادت کرنے کا حق ہے میں نے تیری عبادت نہیں کی۔ مجھے بخش عنایت کے طفیل پی کامل معرفت عطا فرما۔ حضرت اللہ کے ایک کونے سے ندا آئی تم کو بہت اچھی معرفت حاصل ہے اور تم نے خالص عبادت کی۔ ہم نے تمہاری اور اس شخص کی جو تمہارے مذہب پر چلے مغفرت کر دی۔

(تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۵۵)

حاصل کلام یہ کہ امت مرحومہ کا یک بڑا طبقہ مذہب حنفی پر عمل پیرا رہا ہے اور بلاد پاک میں بھی جب سے اسلام آیا ہے اور مسلمان غازیوں مجاہدوں نے اس رائج کیا ہے اس وقت سے بلاد پاک میں مذہب حنفی رائج ہے ہمارے دادا سے لے کر عوام الناس تک سب کے سب مقلد مخصوصاً حنفی تھے۔ مولانا عبدالرشید نعمانی مدظلہ استاذ جامعہ اسلامیہ بہاولپور اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں، اس کا خلاصہ یہ ہے۔ "آپ تاریخ اسلام کے تمام حاکموں اور غازیوں کی تاریخ اور ان کے حالات پر نظر ڈالئے محمود غزنوی علیہ الرحمہ سے لے کر اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ شہید، ٹیپو علیہ الرحمہ تک کوئی غیر حنفی حاکم اور غازی نہیں ملے گا۔ ان میں عوام خواص سب کے سب عقیدۃً و عملاً کے لحاظ سے حنفی مذہب کے پیرو تھے چنانچہ کشمیر کے بارے میں محمد قاسم فرشتہ کے الفاظ ہیں۔ وہمایاں آں ملک کلہم احنفیہ مذہب اند (تاریخ فرشتہ ص ۳۳۲ طبع نولکشور)

(یعنی اس ملک کے تمام رعایا حنفی ہے) اور اس سے قبل تاریخ رشیدی کے حوالہ سے ماقبل ہے مرزا حیدر لکھتا ہے شیدی اشارہ کشمیر قوم علی مذہب ابوحنیفہ (تاریخ فرشتہ ص ۳۳۲) (یعنی تاریخ رشیدی میں مرزا حیدر نے کہا ہے کہ کشمیر کے لوگ حنفی مذہب کے پیرو تھے) اور حضرت مجدد الف ثانی اصل اپنے کے فرمانے کے دسویں دفتر

[illegible] اہل سنت و جماعت [illegible] اہل سنت اور حنفی [illegible] داخل ہیں [illegible] "سمعت اکثر اھل العلم من الفقہ والتصوف ممن ادرکت یقولون" [illegible] "واھل الورع منھم یقولون [illegible] [illegible]

[illegible] حدیث لو کان الشعبی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یعنی اھل الورع فی روایتہ فانہ [illegible] ہو لا یکذب۔

فقد کشف [illegible] فخر محدثین کی [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] اہل [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ہے کہ [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

(ترجمہ سورہ یٰسین ۶۵)

اس کے بعد مولانا محمد [illegible] میں ایک شخص مولوی عبد الخلیل سے مروی ہے جس سے متعلق مولانا محمد [illegible] کی [illegible] موضوع میں نقل ہے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] میں ایک مولوی عبد الخلیل صاحب جو عام طور پر کچھ [illegible] زیادہ تعلق نہیں رکھتے صرف یہ کچھ [illegible] (ص ۶)

یہ مولوی عبد الخلیل صاحب [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

[illegible]ی صاحب کی پیدائش

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... سے محض بے خبر ہے) سچے مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ ان دشمنوں میں سے پہلی شق کا مصداق ہے اور صحابہؓ سے محبت کا ثبوت دے مگر موصوف صاحب جو ہے اس سے بھی کوسوں دور ہے اس لئے کہ اس شان سے تو ستائی ہوئے دوسری شق کا مصداق ہے تب ہی تو مزید حضور پاک ﷺ کی دعا کا مستحق بنا ہے اور وہی ... (اذا هو بحمد الله) جس سے بچانے اور پہچانے اس نے کہا (وہی اللہ ہے) کیونکہ یہ معمولی بات ہے (وہی الذی انقذ الله) جس نے بچایا اور پہچانا اس نے اللہ کو پہچانا اس سے کم تر درجہ ہے اور (وہی الذی الله هو ملک لی به حاله) (اور جو اللہ کو پہچانا) جس سے قریب ہے کہ اللہ اس کو عذاب میں مبتلا کر لے) (اس سخت وعید کے بعد کسی ولی دنی درجہ کا مسلمان صحابہؓ کی شان میں گستاخی کی جسارت کر سکتا ہے اور کر سکتا ہے اگر مودودی صاحب سے خوب دل کھول کر حمایت کی ہے اس نے کیونکہ حدیث میں ہے ... ان حدیث کی تائید میں ارشاد ہوتا ہے ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والآخرة واعد لهم عذابا مهینا (بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے) نیز فرمان خداوندی ہے ان الذین یحادون الله ورسوله اولئک فی الاذلین (جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ سخت ذلیل لوگوں میں ہیں)

ان آیتوں کے مضمون پر غور کیجئے کہ یہ کتنی سخت وعید ہے کیا مودودی صاحب متذکرہ صحابہؓ کو ایذا پہنچانے کی اس وعید کے مستحق نہیں ہے؟

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ومن اذی الله یوشک ان یاخذه (میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد انہیں نشانہ تنقید نہ بنانا جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ اس کو پکڑ لے) (ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۲۷ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

ظاہر ہے کہ صحابی کے مقابلہ میں غیر صحابی ہی برا ہو سکتا ہے اور اس وعید کا وہی مستحق ہوگا۔

محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نقل فرماتے ہیں وقال صلی الله علیه وسلم لا تسبوا اصحابی فمن سبهم فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو برا نہ کہو جس نے ان کو برا کہا اس پر اللہ کی لعنت ہے) (غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۵۵ فارسی)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں من ابغض اصحابی فلیس له فی الاسلام حق (جو صحابہ سے بغض رکھے وہ اسلام میں کوئی حق نہیں رکھتا مظاہر حق ج ۴ ص ۵۹۷)

امام ابوزرعہ رازی حنفی مسلم کی اپنی شرح میں لکھتے ہیں فرماتے ہیں

اذا رایت الرجل ینتقص احدا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعلم انه زندیق وذلک ان القرآن حق والرسول حق وما جاء به حق وما ادی الینا ذلک کله الا الصحابة فمن جرحهم انما اراد ابطال الکتاب والسنة فیکون الجرح به اولی والحکم علیه بالزندقة والضلالة اقوی واحق

لیکن واجب تم اس شخص کو کہ بغیر وجہ صحابہ کرام میں سے کسی کی بھی تنقیص نہ کرے بلکہ ان کو عدول حق ۔ اس لئے کہ قرآن حق ہے اور رسول حق ہیں اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ لائے ہیں وہ سب برحق ہے اور یہ حق ہم تک پہنچا ہے انہی کی بدولت تو جس شخص ان کو مجروح کرنا چاہے وہ کتاب و سنت کو مجروح کرنا چاہتا ہے بلکہ ان کو جاہل ثابت کرنا چاہتا ہے بلکہ وہ خود جاہل ہے تو ان کا زیادہ بہتر یہ ہے کہ ان کے حق کا حکم لگائے زیادہ مناسب ہے اور وہی اس تہمت کا زیادہ حق دار ہے۔ (شرح العقیدہ ص ۳۷۵ مطبوعہ حق ج ۲ ص ۵۷۸)

شیخ ظہیر احسن نیموی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ما اصل بہ رسول اللہ ﷺ بوظہر صحابہ جس نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کی توقیر نہیں کی وہ (گویا) حضور ﷺ پر ایمان ہی نہیں لایا (تعلیقات نامہ بانی ج ۳ ص ۴۷ مکتوب نمبر ۳۴ فارسی)

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں من تنقص فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ فھو صاحب ھوی جس نے صحابہ کے بارے میں ایک بات بھی کمی کی تو وہ بدعتی اور گمراہ ہے (ظفر الامانی ص ۲۵۵ عربی)

ان دو محدثین اور علماء حق کی ان ہدایات کے بعد بھی کیا کوئی شخص یہ جرأت فرما سکتا ہے کہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں ہرزہ سرائی کرے اور ان کو برا بھلا کہے جس سے لوگوں کے دلوں سے ان کی عظمت اور محبت نکل جائے مگر مودودی صاحب نے بڑی جسارت سے صحابہ کی شان میں ہرزہ سرائی کی ہے اور ان کا مقدس بنظر کم کرنے کی ناکام سعی کی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

(۱) چونکہ احد کی شکست مسلمانوں کی شکست کا سبب بنی یہ ہوا کہ ان کے قدم رکھنے کی جگہ اور ان کے افراد سے بعض ایسی غلطیاں بھی سرزد ہوئی تھیں جو عام حالات کے خلاف تھیں (تفہیم القرآن ج ۱ ص ۲۸۶)

(۲) احد کی شکست کا بڑا سبب یہ تھا کہ مسلمان تیر اندازوں کی سوقیانہ بد دل کی طمع سے مغلوب ہو گئے اور اپنے کام کو تکمیل تک پہنچانے کے بجائے بیچ راستے ہی میں لگ گئے (تفہیم القرآن ج ۱ ص ۲۸۷)

(۳) مسلمانوں میں جس کمزوری کی موجودگی کی وجہ سے احد میں یہ حادثہ پیش آیا وہ دو قسم کے لوگوں کی امر اض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک لینے والوں میں حرص و طمع مال اور خود غرضی اور دوسرے دینے والوں میں عجلت مصلحت نہ سمجھنا۔ احد کی شکست میں ان دونوں قسم کی کمزوریوں کا کچھ نہ کچھ حصہ شامل تھا۔ (تفہیم القرآن ج ۱ ص ۲۸۸)

مودودی صاحب کے ایک رفیق مولوی صدر الدین اصلاحی لکھتے ہیں۔

پیغمبر کی تعلیم و تربیت کے بعد رسول اللہ ﷺ ان کو میدان جنگ میں لائے اور ان کو جنگ کی وہ عملی تربیت دی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان کی اندرونی کمزوریوں کا علاج کر کے ان میں جہاد فی سبیل اللہ کی صحیح روح پیدا کی جائے مگر بدر کے بعد احد کے میدان میں پھر ان کمزوریوں نے سر ابھارا جن کا علاج کرنے کے لئے یہ غزوہ پیش آیا تھا۔ (ترجمان القرآن ص ۵۷ ج ۶۱ بحوالہ مودودی اور ان کا مذہب ص ۵۹)

(۴) کاتب امور حضرت عثمان کے متعلق لکھتے ہے حضرت عثمان کی پالیسی کا یہ پہلو بالکل غلط اور سراسر غلط تھا بہر حال غلط ہے وہ کسی نے کیا ہو اس کو خواہ مخواہ حسن سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ تو انصاف ہے نہ احتیاط ہے۔ (اس عبارت میں کاتب کی غلطی ظاہر ہے جاہے ۔ خلافت و ملوکیت ص ۱۷۶ بار سوم)

(۵۱) حضرت معاویہ کے معاملہ کے متعلق ہمارا مسلک یہ ہے کہ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے اور ان کی عظمت کے قائل ہونے میں کسی مسلمان کو تامل نہیں ہو سکتا۔ ان کے متعلق جو کچھ اختلاف ہوا وہ اس وقت ہوا جب وہ حضرت علیؓ کے مقابلہ پر آئے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت علیؓ کا مقابلہ کرنا ان کی اجتہادی غلطی تھی۔ لیکن اس غلطی کی بنا پر ان کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ ان کی اس غلطی کو ان کے فضائل و مناقب کے مقابلہ میں کوئی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ (خلافت و ملوکیت ص ۲۰۳ طبع ۵)

یہ حضرت معاویہؓ کے متعلق مولانا مودودی صاحب کے اس مقام پر پہنچنے سے پہلے کے خیالات تھے جب وہ ان کو صحابی سمجھتے تھے اور ان کے متعلق بالکل صحیح نتائج پر پہنچے تھے۔ لیکن اس کے بعد وہ ان کے متعلق جو کچھ لکھتے ہیں اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ماہنامہ الفرقان ربوہ جون ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۹ تا ۴۲ جلد ۲۸ شمارہ ۹)

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی بے بنیاد اور خلاف اصل حضرت معاویہؓ کی طرف منسوب کر کے ان کی سخت مذمت کی ہے حالانکہ حضرت معاویہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ کاتب وحی ہیں، حضور ﷺ نے ان کے لئے خصوصی طور پر دعائیں فرمائی ہیں اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ (اے اللہ معاویہ کو ہدایت دینے والا (ہدایت پانے والا) اور ہدایت یافتہ بنا اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت عطا فرما) (ترمذی شریف ص ۵۲۵ مناقب معاویہ، ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ) آپ ام المؤمنین (حضرت ام حبیبہ) بہن ہیں۔ ان اعتبار سے آپ تمام مسلمانوں کے ماموں ہوئے۔ حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں "ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان حضرت معاویہؓ کی سگی بہن ہیں کاتب وحی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اس لئے حضرت معاویہ بھی مؤمنین ہوئے اور خاص طور سے اہل بیت نبوی کی قرابت سے محبت و عظمت بھی فرض اور ہر مسلمان کے دل میں اسی طرح ضروری ہوئی جس طرح اہل بیت کی محبت و عظمت فرض اور ضروری ہے" (سیرت المصطفیٰ ج ۳ ص ۳۵۳)

ناظرین غور کریں کہ مولانا مودودی صاحب نے حضرت معاویہؓ کی شان میں لکھا ہے اس سے ہر منصف مزاج کو محبت ثابت ہوتی ہے یا بغض کا۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ومن یکون بعض فی معاویۃ فذلک کلب من کلاب الھاویۃ

ترجمہ

جو شخص حضرت معاویہ پر بغض رکھتا ہے وہ جہنم (جس نام) کے کتوں میں کا ایک کتا ہے (نسیم الریاض) مودودی صاحب نے اپنی پوری کتاب میں ایک جگہ بھی نہیں لکھا کہ حضرت معاویہؓ علیہ الصلوٰۃ والسلام (جو کہ ان کے نزدیک معصوم ہیں) کی نیک نظر سے دیکھتے تھے۔ بلکہ ان کی ہر بات میں کیڑے نکالتے ہیں اور ان کو ظالم و جابر کہتے ہیں

(۵) حضرت [illegible] فعل میں [illegible] کا [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [

[illegible]

[illegible] اس [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

[illegible]

گنبد خضرا کی توہین کے متعلق رضاخانیوں کا غلط پروپیگنڈہ

(سوال ۸) از مقام حضرت مولانا مفتی سید عبدالحکیم صاحب ظلہم مہتمم کاتم
اسلام ملتان مورخہ [illegible]

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ آپ سے کئی علمی مسائل میں شورہا رکھا ہے کہ عوامی حکومت [illegible] کو کرانا چاہتی ہے، وہ جو بدعی تصرفات بھی اس میں شریک ہیں، کیا یہ بات صحیح ہے؟ حکومت سے ویسی ہی توقع ہے یا نہیں؟ ہم پوچھتے ہیں کہ یہ بدعی تصرفات کو نام [illegible] دیتے ہیں کہ ان سے ان کے ملک کے دل میں [illegible] ہے [illegible] ہیں اور ان سے [illegible] ہیں [illegible] چندہ کی خوب [illegible] جناب عبدالحکیم صاحب [illegible] فرمائیں۔ [illegible] عبدالحکیم [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

مسجد نبوی کی توسیع

ایک لاکھ ۱۵ ہزار ریالوں سے تعمیر

[illegible] مسجد نبوی [illegible] کی تعمیر [illegible] ایک لاکھ ۱۵ ہزار [illegible] ریالوں [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] مدینہ منورہ [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] کہ [illegible] کوئی [illegible] میری [illegible] کو [illegible] اس [illegible] کی [illegible] ہو۔

مدینہ منورہ روانگی کے آداب

[illegible] مدینہ منورہ [illegible] ہو [illegible] کثرت [illegible] رکھو، [illegible] رکھو [illegible] جب وہ [illegible] پاس [illegible] کل [illegible] پہنچے [illegible] وہاں [illegible] مدینہ [illegible] کی [illegible] پڑھنے [illegible] نہیں [illegible] تو [illegible] پڑھو [illegible] درود [illegible] کی [illegible] کثرت [illegible] رہے [illegible] جب [illegible] قرأت [illegible] قرآن [illegible] کرنے [illegible] تو [illegible] رہے [illegible] پڑھ [illegible] رہے [illegible]۔

اللھم ھذا حرم نبیک فاجعلہ وقایۃ لی من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب

[illegible] میرے [illegible] بچنے [illegible] کا [illegible] بنا [illegible] اور [illegible] تو [illegible] اس [illegible] کو [illegible] میرے [illegible] لئے [illegible] جہنم [illegible] سے [illegible] پناہ [illegible] بنا [illegible] دے [illegible] اور [illegible] عذاب [illegible] اور [illegible] برے [illegible] حساب [illegible] سے [illegible] امان [illegible] بنا [illegible] دے۔

مدینہ میں داخلے کے آداب

مستحب [illegible] یہ [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] غسل [illegible] کرے، [illegible] تازہ [illegible] کپڑے [illegible] پہنے، [illegible] خوشبو [illegible] لگائے [illegible] اور [illegible] (حسب [illegible] حیثیت) [illegible] لباس، [illegible] بہتر [illegible] تین [illegible] کپڑے [illegible] نئے [illegible] کپڑے [illegible] نہ [illegible] ہوں [illegible] تو [illegible] دھلے [illegible] ہوئے [illegible] کپڑے [illegible] پہنے [illegible] اور [illegible] خشوع [illegible] وخضوع [illegible] اور [illegible] تواضع [illegible] کا [illegible] جس [illegible] قدر [illegible] ممکن [illegible] ہو [illegible] مظاہرہ [illegible] کرے [illegible] اور [illegible] عظمت [illegible] کا [illegible] اظہار [illegible] کرتے [illegible] ہوئے [illegible] دو [illegible] رکعت [illegible] نماز [illegible] تحیۃ [illegible] المسجد [illegible] پڑھے [illegible] اور [illegible] مدینہ [illegible] میں [illegible] داخل [illegible] ہونا [illegible] چاہیے۔

رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا اللھم افتح لی ابواب رحمتک وارزقنی من زیارۃ رسولک صلی اللہ علیہ وسلم ما رزقت اولیاءک وأھل طاعتک واغفرلی وارحمنی یا خیر مسئول

[illegible] اللہ [illegible] کچھ [illegible] بھی [illegible] ساتھ [illegible] داخل [illegible] فرما [illegible] اور [illegible] جہاں [illegible] سے [illegible] اپنے [illegible] پاس [illegible] سے [illegible] مدد [illegible] بھی [illegible] عطا [illegible] فرما [illegible] اور [illegible] اپنی [illegible] رحمت [illegible] کے [illegible] دروازے [illegible] کھول [illegible] دے [illegible] اور [illegible] اپنے [illegible] رسول [illegible] صلی [illegible] اللہ [illegible] علیہ [illegible] وسلم [illegible] کی [illegible] زیارت [illegible] سے [illegible] مشرف [illegible] فرما [illegible] جس [illegible] سے [illegible] تو [illegible] اپنے [illegible] اولیاء [illegible] اور [illegible] اہل [illegible] طاعت [illegible] کو [illegible] عطا [illegible] فرماتا [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] میری [illegible] مغفرت [illegible] فرما [illegible] اور [illegible] مجھ [illegible] پر [illegible] رحم [illegible] فرما [illegible] اے [illegible] بہترین [illegible] سوال [illegible] کیے [illegible] جانے [illegible] والے۔

حرمت مدینہ

[illegible] مدینہ [illegible] منورہ [illegible] میں [illegible] داخلی [illegible] کے [illegible] بعد [illegible] پہلے [illegible] ہی [illegible] موقع [illegible] پر [illegible] اور [illegible] حضور [illegible] قلب [illegible] کے [illegible] ساتھ [illegible] روضہ [illegible] شریف [illegible] پڑھنا [illegible] چاہیے [illegible] مدینہ [illegible] والوں [illegible] کی [illegible] بیگمیں [illegible] ہیں [illegible] آنحضرت [illegible] ﷺ [illegible] کے [illegible] تم [illegible] سے [illegible] پڑھے [illegible] ہیں [illegible] بہتر [illegible] یہ [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] تم [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

مسجد نبوی میں داخلہ

[illegible] مسجد نبوی میں داخل ہوئے تھے [illegible] ہوا صلی اللہ علیہ وسلم وقت بڑھی جاتی [illegible] مسجد کی [illegible] سے داخل ہوا [illegible] جو جگہ میں جگہ ملی جو جگہ شریف اور میرے درمیان تھی [illegible] کے قریب [illegible] طریق کہ [illegible] سیدھا ہوں [illegible] ہوں کہ [illegible] کے پیچھے صدیق [illegible] رہے اس لئے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ہے کہ [illegible] رہے کہ [illegible] حالت سے [illegible] ہوا [illegible] جو جگہ میں ملی چاہے خواہ کھلی کر [illegible]

روضۂ اطہر پر حاضری

[illegible] روضۂ اطہر [illegible] پر [illegible] ہوا [illegible] حاضری کے [illegible] جو ستون سے [illegible] تھا [illegible] سلام عرض کرنا اور پشت قبلہ کی طرف رہے [illegible] میں طرف کو [illegible] ہو جائے تاکہ [illegible] ہو جائے [illegible] ہو [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ہاتھ [illegible] کہ [illegible] ہاتھ [illegible] کی [illegible] اور [illegible] ہاتھ [illegible] کہ [illegible] اور [illegible] کہے

السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ من خلق اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید ولد آدم السلام علیک یا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا رسول اللہ نشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد انک عبدہ ورسولہ وامینہ وخیرتہ من خلقہ وصفیہ وحبیبہ وخلیلہ وانک قد بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وکشفت الغمۃ فجزاک اللہ افضل ما جازی نبیا عن امتہ اللھم اعط لسیدنا محمد نبیک ورسولک محمد نبی الرحمۃ والفضیلۃ والشفاعۃ المقام المحمود الذی رغبۃ الیک لا ینقص المبعد وغیرہ المقرب عندک انک سألک ذو الفضل العظیم

اے اللہ کے رسول آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کی مخلوق میں سے بہتر آپ پر سلامتی ہو اے مخلوق خدا میں سے برگزیدہ آپ پر سلامتی اے اللہ کے محبوب آپ پر سلامتی ہو اے اولاد آدم کے سردار آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے نبی آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول کی رحمت اور برکتیں ہوں آپ پر اے اللہ کے رسول میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی مخلوق میں سے اس کے برگزیدہ اور اس کے محبوب ہیں اور آپ نے پیغام رسالت کو پہنچا دیا اور امانت کو ادا کر دیا اور امت کی خیر خواہی فرمائی اور مصیبت کو دور کر دیا اللہ آپ کو اتنا اجر عطا فرمائے جتنا کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا ہے اے اللہ اپنے حبیب اور رسول محمد نبی رحمت کو فضیلت اور شفاعت اور مقام محمود عطا فرما اور مقام محمود میں ان کی اس تمنا کو پورا فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور مقرب فرشتوں میں اپنے پاس کے بے شک آپ سے

فصل ۱۱

توسل رسول ﷺ

چونکہ حضرت ﷺ کے وجود سے ہمارے لئے بڑی کفالت ہے اس لئے ہم رسول خدا سے ... حوائج کی درخواست ... اور آپ کی طرف ... جاتے ہیں آپ شفاعت اور ... کی ... مسلمان ہونے سے ثابت ہوتی ہے۔

اور جن لوگوں کو ... چاہئے، بلکہ توسل کرنے سے تمہیں سب ظلمات ... ہماری ... جس ... فرماتے ہیں کہ اس سوال سے ... ہیں ... اور ... آپ کے ... توحش ... (بدیعۃ الاثر صفحہ ۱۳۵ تا ۱۳۷)

حضرت گنگوہی قدس سرہ کا مندرجہ بالا مضمون نور سے پر ہے لفظ ... سے ... ہوتی ہے ... کا اثر ... اور ... ہے ... کی ظلمت دل کو ... اور ... کے ... کا اثر ... ہے ... بات ... ہیں ... ہوتی ہے

پھر کیوں نہ ہے یہ گلہ کہ ...

حریف ... ہے ... مصنف ... صاحب جو حضرت ... ہیں ... کی گویا شرح ہے ... ہے۔

مسئلہ ... شریف کی طرف ... قبر ... کی ... ہے کہ ... حضرت ﷺ کے ... کی طرف نظر کرو، عبادت ... میں ... یا اور کہیں ... خط کی پرواہ نہ ... ان کی ... دل کے حضور سے ... ہے کی فکر کرو۔ (کیفیت الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹)

معلم الحجاج (از افادات حضرت مولانا سید احمد صاحب سابق مفتی اعظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور) میں ... مسئلہ ... قبر ... پر نظر ... کمال ... ان کے ... کا انتظار کرے ... ہے ... (معلم الحجاج ص ۳۴۵)

مسئلہ ... شریف کی طرف دیکھنا ... سے ... کے ... ہو تو ... دیکھنا بھی ثواب ہے۔ (معلم الحجاج ص ۳۵۰ تا ص ۳۵۲)

مسئلہ ... کبھی ... کے ... ہے ... موقع ... ظہر کر ... ہے ... ہو۔ (معلم الحجاج ص ۳۵۱)

شیخ الحدیث حضرت مولانا ... مرحوم نے ... کل ... میں ... ہے ... نے ... ہے ... میں زیارت کے ... میں ... ہے

ادب نمبر ۱۳:

جب قبر ... پر ... ہو ... حضور ﷺ کی ... کا ... کرے ... ہے ...

(الفضل ج ۵ ص ۱۰۹)

۱۵ نمبر

(الفضل ج ۵ ص ۱۱۰)

۵۰ نمبر

(الفضل ج ۵ ص ۱۱۰)

[illegible]

(اخبار تنظیم الاسلام ص ۸۸ ج ۱۰ ش ۱۹ بتاریخ ۱۵ مئی ۱۹۳۵ء)

حضرت اقدس مولانا عبدالقدوس رومی ایک مشہور تاجر اور بہت سے جہازوں کے مالک تھے اس لئے اس نام سے پکارے جاتے ہیں ورنہ حضرت اقدس رومی کی والہانہ محبت اور عشق میں ڈوبا ہوا

ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دوسرا یہ بھی کہ [illegible] صداق سے اس کو استثنا [illegible] واضح طا تدید [illegible] یہ کان کا بھی تکمیل [illegible] رفی سرح [illegible] ھنافیہ ما یکون تکفرا [illegible] یعنی العمد والکفر او لاحد تولاد [illegible] یا [illegible] یالا سلام [illegible] و تجدید النکاح (درمختار) شامی میں ہے (قولہ والتوبۃ) ای تجدید الاسلام (قولہ وتجدید النکاح) او احیانا (وقولہ احتیاطا) [illegible] یامرہ المعنی بالتجدید یکون وطوہ حلالا یقضی لح (درمختار مع الشامی ج ۳ ص ۳۰۴ باب المرتد)

حضور علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے مسلمان کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہوگی اور اس کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو توبہ کرانا ضروری ہے اور اس کی توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اسلام لائے اور اپنے نکاح کی تجدید کرے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی باتیں ہیں جو اس کی توبہ کے لئے ضروری ہیں۔

حدیث میں ہے کہ حضرت آدم سے سب سے پہلے اپنی بیوی حوا کے لئے مہر مقرر کیا اور پھر ان کو پیدا فرمایا (شرح المواہب لمحمد زرقانی مقصد حضرت حوا رضی اللہ عنہا)

نیز حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آقائے نامدار ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کو نبوت کب عطا فرمائی گئی؟ ارشاد فرمایا کہ اس وقت سے مجھے نبی بنایا گیا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسد کے مابین تھے یعنی ابھی صرف حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا تیار ہوا تھا روح نہیں ڈالی گئی تھی۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد رواہ الترمذی (شرح الزرقانی علی المواہب ج ۱ ص ۱۲۰ الباب الثانی فی مولدہ الشریف صلوات اللہ وسلامہ علیہ)

(مظاہر حق ج ۴ ص ۵۰۷)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ سب سے پہلے نعمت نبوت سے سرفراز فرمائے گئے تھے کہ نبوت کا کھودو آپ کی ذات مبارک پر تمام ہوئے پر ہوا (اسی طرح سرکار کی عہدہ داری کا سلسلہ بھی پہلے ہوجاتا ہے پھر باقاعدہ چارج بعد میں دیا جاتا ہے)

حضرت عبداللہ سے کسی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کب نبی بنائے گئے تھے؟ فرمایا کہ اس وقت روح اور جسد کے درمیان تھے جب کہ خدا سے میثاق (نبوت کا) لیا گیا کما قال تعالیٰ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی (شرح مواہب لزرقانی مقصد حضرت آدم علیہ السلام کے بیان میں)

یہ حدیث اس بارے میں بالکل صاف ہے کہ آپ کے لئے نبوت کا ثبوت سب سے پہلے ہوا اور اس وقت آپ کی پیدائش کو مدت چالیس سال کی عمر میں ہوئی۔

آپ حضور پاک ﷺ کی حرم محترم حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی تجارت کی غرض سے ملک شام کی طرف گئے ہوئے تھے واپسی پر مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو وہاں ایک بستی نجار میں بنی عدی کے خاندان میں ٹھہرے تھے اور وہیں بیمار ہوگئے اور ایک مہینہ کے بعد وفات پاگئے۔

پہلے کی بات ... لوں کا دماغ ... ہوا تھا اور وہ بھی ... کا تھا اس لیے ... قریش کا کاروان تجارت ... ہوا ... کر تو انہوں نے ... معمول ... صدمہ سے ... کے پاس آ ... اور مختصر ... سے ایک ... کہنے لگا۔ ... اس لئے ... حضور ﷺ کا ... پکڑلیں ... یا محمداہ ... سیدنا ... غلامین ... هذا ... وسول رب ... العلمین ... یعنی اللہ ... حمہ ... لسلعلمین ... میں سے ... جہاں ... یا ... سے ... میں ... پروردگار عالم کا ... کو ... چیانوں کے لئے رحمت بنا ... بھیجا ... ہے۔ ... قریش نے اس ... سے کہا ... آپ کو ... سے ... ہوا ... سے کہا جس وقت آپ وہاں سے ... گئے ... کوئی ... گروہ ... ہوا ... اور ... ہوا ... کے بعد ... ہوا ... کے لئے ... کرتے ہیں ... اور ... ہوا ... ہیں ... نبوت سے بھی ... ہوا ... جو ... سے ... آپ کے ... سے ... ہے ... واپس ... کر ... ہو گئیں ... راہب ... آپ ... آپ کی ... سے ... تمام ... کے لئے ... کا ... تیار کر ... کھانے کے لئے ... راہب نے ... آپ ... سایہ کئے ... تھے ... آپ ... قوم کے ... پہنچا ... دیکھا کہ ... آپ ... پہلے ... رحمت کے ... سایہ ... تک ... چکے ... ہیں ... سب ... کوئی ... سایہ ... باقی نہ ... رہی ... آپ ایک ... جانب ... کو ... بیٹھ ... گئے ... بیٹھتے ہی ... رحمت کا ... سایہ ... آپ کی ... طرف ... جھک ... گیا۔ ... راہب نے ... گہا ... رحمت کے ... سایہ ... کو ... دیکھا ... کہ ... کس ... طرح ... آپ کی ... طرف ... مائل ... ہے۔ ... راہب نے ... پکار ... قریش کے ... قافلہ ... کو ... قسم ... دے ... کر ... دریافت ... کیا ... کہ ... تم ... میں ... ان ... کا ... ولی ... کون ... ہے ... لوگوں نے ... ابوطالب ... کی ... طرف ... اشارہ ... کیا۔ ... راہب ... نے ... ابوطالب ... سے ... کہا ... کہ ... آپ ... ان ... کو ... ہرگز ... واپس ... نہ ... بھیجیں ... ابوطالب نے ... آپ ... کو ... ہمراہ ... لیا ... اور ... واپس ... بھیج ... دیا۔ ... راہب نے ... زاد ... کے ... لئے ... روٹی ... اور ... روغن ... کا ... تیل ... ساتھ ... کر ... دیا۔ ... امام ... ترمذی ... فرماتے ... ہیں ... کہ ... یہ ... حدیث ... حسن ... ہے۔ ... ترمذی ... شریف ... ص ... ۲۰۱ ... باب ... ما ... جاء ... فی ... بدء ... نبوۃ ... النبی ﷺ)

(مشکوٰۃ شریف ص ... باب ... فی ... المعجزات ... الفصل ... الثانی)

اسی طرح جب آپ ﷺ ... ۲۵ ... سال کی ... عمر ... میں ... حضرت ... خدیجہ ... کا ... تجارتی ... سامان ... لے ... کر ... شام ... کا ... سفر ... کیا ... اور ... بصریٰ ... پہنچے ... اور ... ایک ... سایہ ... دار ... درخت ... کے ... نیچے ... جا ... کر ... بیٹھ ... رہے ... ایک ... راہب ... رہتا ... تھا ... جس ... کا ... نام ... نسطورا ... تھا ... آپ ... کو ... دیکھ ... کر ... آپ ... کے ... پاس ... آیا ... اور ... حالت ... دیکھ ... کر ... کہا ... ھو ... ھو ... وھو ... نبی ... وھو ... آخر ... الانبیاء ... ہیں ... آج ... نبی ... ہیں ... آئندہ ... نبی ... ہیں ... ہیں۔

ان ... واقعات ... اور ... ان ... کے ... علاوہ ... دیگر ... واقعات ... سے ... ثابت ... ہوتا ... ہے ... کہ ... آپ ﷺ ... اس ... وقت ... علامات ... نبوت ... سے ... متصف ... تھے ... جس ... سے ... عام ... لوگ ... واقف ... نہ ... تھے ... اس ... لئے ... ان ... کو ... آپ ... کی ... نبوت ... میں ... شک ... ہوا ... جب ... آپ ... کی ... عمر ... ۴۰ ... سال ... کی ... ہوئی ... تو ... اللہ ... تعالیٰ ... نے ... آپ ... کو ... نبوت ... سے ... سرفراز ... فرمایا ... اور ... تحقیق ... کی ... راہ ... کا ... مطلع ... ہو ... گئیں ... (سیرت ... ابن ... ہشام ... ص ... ۱۵۱)

حضرت ... عمر ... سے ... کہ ... جب ... حضرت ... آدم ... علیہ ... السلام ... سے ... خطا ... کا ... ارتکاب ... ہو ... گیا ... تو ... انہوں ... نے ... جناب ... باری ... تعالیٰ ... میں ... عرض ... کیا ... کہ ... اے ... پروردگار ... میں ... تجھ ... سے ... بواسطہ ... محمد ﷺ ... کے ... درخواست ... کرتا ... ہوں ... کہ ... میری ... مغفرت ... کر ... دیجئے ... حق ... تعالیٰ ... نے ... فرمایا ... کہ ... تم ... نے ... محمد ﷺ ... کو ... کیسے ... پہچانا ... حالانکہ ... میں ... نے ... ان ... کو ... ابھی ... نہیں ... پیدا ... کیا ... عرض ... کیا ... کہ ... جب ... آپ ... نے ... مجھ ... کو ... اپنے ... ہاتھ ... سے ... پیدا ... کیا ... اور ... اپنی ... (شرف ... ذاتی ... روح ... سے ... مشرف ... فرمایا ... تو ... میں ... نے ... سر ... کو ... اٹھایا ... تو ... عرش ... کے ... پایوں ... پر ... لکھا ... ہوا ... دیکھا ... لا ... الہ ... الا ... اللہ ... محمد ... رسول ... اللہ ... جس ... سے ... معلوم ... کر ... لیا

کہ آپ سے پہلے نام مبارک کے ساتھ دوسرے کسی شخص کے نام کو ملایا جائے تو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے پیارا ہوگا جس خدا نے دو جہاں پیدا کئے تم جیسے ہوا فع میں وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے پیارا ہوگا اور جب تم نے مجھ سے کسی کے واسطے سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری شفاعت کردی اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو کبھی پیدا نہ کرتا (نشر الطیب ص ۱۰ فصل نمبر ۲)

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو آدم سے پہلے آپ (معاذ اللہ) کیونکر آپ کے ساتھ متصف ہوتے تو خدا تعالیٰ نے اپنے مقدس نام کے ساتھ عرش کے پایوں پر آپ کا نام مبارک کیوں تحریر فرمایا؟

خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ اس وقت سے صفت نبوت کے ساتھ متصف تھے جب کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدن مبارک میں جان بھی نہیں پڑی تھی، نبوت اور کفر ایک میں جمع ہیں ہو سکتیں دونوں ایک ذات میں جمع نہیں ہو سکتیں، لہٰذا جو نبی ہوگا وہ کسی حال میں کفر کے ساتھ متصف نہیں ہو سکتا اور جو کافر ہوگا وہ کسی حال میں بھی نبی نہیں ہو سکتا، جب یہ ثابت شدہ ہے کہ حضور ﷺ پہلے ہی سے صفت نبوت کے ساتھ متصف ہیں تو آپ تو مسلم کس طرح ہوں گے؟ نیز حضور پاک ﷺ بالذات وصف نبوت کے ساتھ متصف ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالعرض متصف ہیں، تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت آپ ﷺ کی نبوت کا فیض ہے، لیکن حضور ﷺ کی نبوت کسی اور کے فیض سے نہیں ہے، جس طرح آپ ﷺ تمام امت کے نبی ہیں اسی طرح آپ ہی خاتم النبیین بھی ہیں قرآن کی آیت ہے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے آپ ﷺ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع اور اقتداء کا عہد لیا گیا تو کیا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے غیر نبی اور غیر مسلم پر ایمان لانے اور اس کی اتباع اور اقتداء کا عہد لیا گیا؟

بدیں عقل و دانش بباید گریست

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب)۔

فاسق کس کو کہتے ہیں اور شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی مختصر فہرست:

(سوال ۲۰) فاسق کی کیا تعریف ہے؟ اور شریعت میں اس کے لئے کیا حکم ہے؟ کن گناہوں کے مرتکب کو فاسق کہیں گے؟ بینوا توجروا۔

(الجواب) جو شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو، یا صغیرہ پر اصرار کرتا ہو ایسا شخص فاسق ہے اور فاسق مردود الشہادت ہوتا ہے یعنی اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی گناہ کبیرہ و صغیرہ کی فہرست کے سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "گناہ بے لذت" ہے، اس میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں، ان میں سے بعض گناہ کبیرہ یہ ہیں، نماز چھوڑنا، نماز کو اپنے وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا، زنا کرنا، چوری کرنا، لوگوں کو گالی دینا، لوگوں کے سامنے ستر کھولنا (جیسے آج کل دریا کنارے سوئمنگ پول اور فلموں وغیرہ تھیٹروں میں عموماً ہوتا ہے) اور رہ تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے لٹکانا، غیبت کرنا، چغل خوری کرنا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹی قسم کھانا، کسی کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

س طس ○

ترجمہ

ورود وقت ۔۔۔ سے قبل ہے ۔۔۔ سے ۔۔۔ رسول ہے کلام سے ۔۔۔ ی سے شروع ہوا
نسب والوں سے ۔۔۔ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۰)

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں ان سب کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے لیکن ان میں سے بعض انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر قرآن مجید میں بہت کثرت سے ہے اور بعض کا بہت کم ہے اس وجہ سے قرآن مجید میں بعض انبیاء کرام علیہم السلام کے قصے بار بار آئے ہیں۔

اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین ○ ووصی بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب یبنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ○ ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الہک والہ ابائک ابراہیم واسمعیل واسحق الہا واحدا ونحن لہ مسلمون ○ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ○ وقال کونوا ہودا او نصاری تہتدوا قل بل ملۃ ابراہیم حنیفا وما کان من المشرکین ○ قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون ○ فان آمنوا بمثل ما آمنتم بہ فقد اہتدوا وان تولوا فانما ہم فی شقاق فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم ○ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ ونحن لہ عابدون ○ قل اتحاجوننا فی اللہ وہو ربنا وربکم ولنا اعمالنا ولکم اعمالکم ونحن لہ مخلصون ○ ام تقولون ان ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط کانوا ہودا او نصاری قل ءانتم اعلم ام اللہ ومن اظلم ممن کتم شہادۃ عندہ من اللہ وما اللہ بغافل عما تعملون ○ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ○

(البقرہ پارہ ۱ رکوع ۱۶ سورہ ۲)

جب کہا اس کے رب نے اس کو فرمانبردار بن جا کہا میں فرمانبردار ہوا (تابع ہوا) سارے جہان کا اور وصیت کی اس کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے اے بیٹو اللہ نے پسند کیا تمہارے لیے یہ دین پس نہ مرو تم مگر اس حال میں کہ تم فرمانبردار ہو کیا تم حاضر تھے جب آئی یعقوب کو موت جب کہا اپنے بیٹوں کو تم کس کی بندگی کرو گے میرے بعد بولے ہم بندگی کریں گے تیرے معبود کی اور معبود تیرے باپ دادوں ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے ایک معبود کی اور ہم اسی کے تابع ہیں یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی ان کو ملے گا جو انہوں نے کمایا اور تم کو ملے گا جو تم نے کمایا اور تم سے نہ پوچھا جائے گا جو وہ کرتے تھے اور بولے ہو جاؤ یہودی یا نصاریٰ راہ پاؤ گے تم کہہ بلکہ ہم تو دین پر ہیں ابراہیم کے جو ایک طرف کا ہو گیا تھا اور نہ تھا وہ شریکوں میں تم کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو اترا ہم پر اور جو اترا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد پر اور جو ملا موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو ملا اور پیغمبروں کو ان کے رب سے ہم فرق نہیں کرتے ان میں کسی سے اور ہم اسی کے تابع ہیں پھر اگر وہ ایمان لائے جیسا تم ایمان لائے اس پر تو وہ راہ پر آ گئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ ہیں ضد میں سو اللہ کافی ہے تجھ کو ان سے اور وہ ہے سنتا جانتا رنگ پکا اللہ کا اور کون اچھا ہے اللہ سے رنگ میں اور ہم اسی کی بندگی کرتے ہیں تو کہہ کیا تم ہم سے جھگڑتے ہو اللہ کے بارے میں حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا رب ہے اور ہمارے لیے ہیں ہمارے کام اور تمہارے لیے تمہارے کام اور ہم اسی کے ہیں یکسو (خالص) کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یہودی تھے یا نصاریٰ تو کہہ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور کون ظالم تر ہے اس سے جس نے چھپائی گواہی جو اس کے پاس ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی ان کو ملے گا جو انہوں نے کمایا اور تم کو ملے گا جو تم نے کمایا اور تم سے نہ پوچھا جائے گا جو وہ کرتے تھے

اس کے بعد اللہ سے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام کا حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو بغیر باپ کے پیدا فرمانا اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے سامنے کوئی بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہے جس طرح چاہے پیدا فرما دے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون (بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال ہے کہ اس کو مٹی سے پیدا فرمایا پھر اس کو فرمایا ہو جا تو وہ ہو گیا)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمانے کے بعد ان کی پسلی سے حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو پیدا فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کا حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا نکاح کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اولاد سے نوازا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں ایک ساتھ جڑواں بچے پیدا ہوتے تھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں ایک سو بیس (۱۲۰) مرتبہ جڑواں بچے پیدا ہوئے

[illegible] حضرت آدم علیہ السلام [illegible] اس حدیث سے [illegible] قرآن مجید میں [illegible] لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۝ [illegible] سورۃ التین [illegible] ۔

[illegible] عقیدہ [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کا [illegible] اللہ [illegible] ۔ [illegible] کہ [illegible] جان [illegible] کفر [illegible] بطل [illegible] واستکاح [illegible] بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح

(شامی ص ۹۹ ج ۳ باب المرتد، مطلب احکم بإسلام الصبی)

حیات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

[illegible] ۲۲ [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] وفات [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] کا [illegible] عقیدہ [illegible] قرآن [illegible] میں [illegible] یا [illegible] فعل [illegible] ہیں [illegible] تو [illegible] (از سرگانپور)

(الجواب) حضرت عیسیٰ کی [illegible] علماء [illegible] متعلق [illegible] عقیدہ [illegible] ہے [illegible] آپ [illegible] آسمان [illegible] تشریف [illegible] میں [illegible] پھر [illegible] آئیں [illegible] اس [illegible] بعد [illegible] وفات [illegible] عقیدہ [illegible] ثابت [illegible] اور [illegible] اس [illegible] خلاف [illegible] عقیدہ [illegible] کفر [illegible] ہے [illegible] قرآن [illegible] مجید [illegible]

وقولہم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالہم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا ۝ بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما ۝

[illegible] ہے [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔

[illegible] وھو حبی فی السماء الثانیہ علی ما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث المعراج، وھو ھناک مقیم حتی ینزل الی الارض ویبطل ھا عدلا کما ھلک جو [illegible] الخ حتی [illegible] صحیحا کہ یہ حدیث معراج میں صحیح طور پر [illegible] میں [illegible] تمہیں [illegible] میں [illegible] جال [illegible] [illegible] کریں گے [illegible] یا تم [illegible] یا [illegible] گی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۶)

حدیث میں ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولتترکن القلاص فلا یسعی علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعن الی المال فلا یقبلہ احد (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰، مسلم ج ۱ ص ۸۰) (ترجمہ) ضرور ہے کہ اتریں عیسیٰ بن مریم حاکم عادل پس توڑ ڈالیں صلیب کو اور قتل کریں خنزیر کو اور موقوف کر دیں جزیہ کو اور چھوڑ دی جائیں اونٹنیاں پس نہ دوڑائی جائے ان پر اور دور ہو جائے کینہ اور بغض اور حسد اور بلائے گا لوگوں کو طرف مال کے پس نہ قبول کرے گا کوئی اس کو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر اتریں گے اور دین محمدی کے احکام جاری کریں گے۔ نصرت عیسائی کی تردید پر (مرزائی نحس سے اس آیت [illegible] عیسیٰ علیہ السلام)

[illegible] حضرت [illegible] اشرف علی تھانوی [illegible] بیان القرآن میں اس [illegible] ہے جو قابل مطالعہ ہے اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں

تشریح ضروری

[illegible] سے بعض [illegible] [illegible] [illegible] کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ [illegible] وفات ہو گئی ہے [illegible] [illegible] [illegible]

ہے کہ کسی مسئلہ میں سلفاً خلفاً اس کے خلاف کوئی نقل نہیں ہے؟

(بیان القرآن ص ۱۱۵ ج ۲ طبع دوم پارہ سوم ۳ طبع سوم ۲ طبع جدید)

حضرت مولانا شیخ محمد شیخ صاحب حفظہ اللہ نے مشہور تفسیر "احسن البیان" میں تحریر فرماتے ہیں۔

مسئلہ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام

دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہوئے اور فوت ہو گئے پھر زندہ نہیں ہوئے اور ان کے اس خیال کی حقیقت قرآن کریم کے سیاق سے بھی واضح ہو جاتی ہے اور اس آیت میں بھی وضاحت موجود ہے جس میں ان کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کے بد ارادہ کو خاک میں ملا دیا اور ان کی طرف لوٹا دیا کہ جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے مکان کے اندر گئے تھے اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے ایک شخص کی شکل و صورت تبدیل کر کے بالکل عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں ڈھال دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا جیسا کہ آیت کے الفاظ ہیں وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم (انہوں نے عیسیٰ کو قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا لیکن تدبیر تھی ان کو شبہ میں ڈال دینا کہ اپنا ہی کوئی قتل کر کے خوار ہوئے) اس کی مزید تفصیل سورہ مائدہ میں آئے گی صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتول و مصلوب تو ہوئے مگر پھر دوبارہ زندہ کر کے آسمان پر اٹھائے گئے۔ علاوہ آیت کے ان کے اس خیال کی بھی تردید کر دی گئی ہے کہ جیسے یہودی اپنے ہی ایک کو قتل کر کے خوشیاں منا رہے تھے اس سے بڑھ کر یہ کہ عیسائیوں کا بھی یہ کہنا کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دے کر قتل کر دیا ہے اس سے شبہ لکم کے مصداق بہت سی طرح صادق بھی ہو گئے۔

ان دونوں گروہوں کے مقابلہ میں اسلام کا عقیدہ ہے جو اس آیت اور دوسری کئی آیتوں میں واضح ہے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہودیوں کے ہاتھ سے محفوظ رکھنے کے لئے آسمان پر زندہ اٹھا لیا، ان کو قتل یا صلیب پر چڑھنا نہ ہونا تھا نہ ہوا اور قرب قیامت میں آسمان سے اتر کر یہودیوں پر غلبہ پا کر وہ اپنی طبعی موت سے وفات پائیں گے۔

اسی عقیدہ پر تمام امت کا اجماع و اتفاق ہے۔ حافظ ابن حجر نے تلخیص الحبیر ص ۱۳۸ میں یہ اجماع نقل کیا ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث نبوی متواترہ سے یہ عقیدہ ثابت ہے اور اس پر جماعت امت ہے جہاں اس کی پوری تفصیل کا موقع نہیں تھا مگر ضرورت بھی نہیں کیونکہ علمائے اسلام نے اس مسئلہ کو مستقل کتابوں رسالوں میں پورا پورا حق فراہم کر دیا ہے اور مخالفین کے جوابات تفصیل سے دیئے ہیں ان کا مطالعہ فرمائیں۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کی تصنیف بزبان عربی "عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام" حضرت مولانا ادریس صاحب میرٹھی کی تصنیف بزبان اردو "حیات عیسیٰ علیہ السلام" مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی تصنیف "حیات مسیح علیہ السلام" اور بھی متعدد رسالے چھپے ہوئے ہیں۔ مسائل اس پر مطبوع و شائع ہو چکے ہیں۔ احقر نے بھی اس اہم ترین مسئلہ پر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری سے احادیث کو جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ اٹھایا جانا اور پھر قرب قیامت میں نازل ہونا ثابت ہوتا ہے ایک مستقل کتاب

النصوص بحیاتہ فی البرزخ بل النصوص علی ذلک اکثر من ان تحصر فلیراجع لہا من شاء وقد جمع بعضہا الشیخ
کے ایک شاگرد علامہ الفتاح بیومی نے بیروت میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔

اور حافظ ابن کثیر نے سورہ احزاب کی آیت وانہ لعلم للساعۃ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۸۱) کے تحت ابن عساکر کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے قبل قیامت کے نزدیک ہونے کی علامت ہوں گا۔

(معارف القرآن ص ۲۵۷ ج ۷ پ ۲۵ سورۃ زخرف آیت ۶۱ تا ۶۳)

ایک شبہ کا جواب

کوئی پوچھ سکتا ہے کہ آپ نے اس آیت سے عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی سے یہ ثابت کیا ہے کہ پہلے آپ کی وفات ہوئی پھر آپ آسمان پر اٹھائے گئے تو اس شبہ کا جواب گذشتہ سے پیوستہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس آیت میں خود خدا تعالیٰ نے ان کی وفات کے بعد جب کہ قوم یہود نے آپ کو صلیب کرنے کی خفیہ سازش بنائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ آپ کو اس سازش سے مامون کرنے اور دشمنوں کے ہاتھ سے بچانے کا وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کے قتل سے بچا لیں گے اور پاک منصوبہ میں کامیاب نہ ہونے دیں گے بعد قیامت سے قریب وقت میں آپ کی طبعی وفات کے بعد اٹھائے جانے کا ذکر فرمایا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کو آسمان پر اٹھائے جانے کا وعدہ آیت انی متوفیک ورافعک الی میں جو وعدہ فرمایا ہے وہ قیامت کے قریب ہوں گے اللہ رافعک الی وغیرہ الفاظ سے پورا کیا گیا اور اس حالت میں وفات پر ہوا جب قیامت کے قریب آپ دنیا میں تشریف لائیں گے تو آیت کے الفاظ میں کوئی تقدم تاخر نہیں ہوا اور ترتیب کے لئے واقع ہونا ضروری نہیں ہے پہلے متوفیک کا وقوع ہوا پھر رافعک الی کا واقعہ ہوا اس تقدیم و تاخیر میں بھی مصلحت ہے جسے مفسرین نے یوں بیان کیا ہے کما سیاتی انشاء اللہ

تفسیر روح المعانی میں ہے یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی اخرج ابن ابی حاتم عن ضحاک قال قال عیسیٰ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انی رافعک الی ومتوفیک وقد رفعنی الیوم ولا یلائم ذلک ما ذکر من ان المراد بالوفاۃ النوم لان ذلک امر مشہور لا یخفی علی احد وقیل المراد بالوفاۃ الموت ای ممیتک حتف انفک لا قتلا بید الکفرۃ وقیل ای قابضک من الارض من توفیت مالی اذا قبضتہ وقیل ای مستوفی اجلک فلا اقتلک ولا اسلطہم علیک لیقتلوک وقیل ای قابضک من الارض الی السماء من غیر موت ولا نوم وقیل ای قابضک من الدنیا بلا مشقۃ تلحقک من قولہم توفیت مالی من فلان اذا قبضتہ وقیل ای مستوفی اجلک فلا اقتلک ولا اسلطہم علیک لیقتلوک

کیوں مسلمان قرار نہیں دیے جاسکتے۔ علاوہ ازیں ان کی آمد کے بعد آپ دوبارہ کیسے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

غیر مسلم یہودی، عیسائی وغیرہ کے بعد قیصر لکھتے ہیں کہ وہ مرزائی بھی مسلمان نہیں ہیں۔ بجائے خود اس سوال کے تین حصے ہیں:

۱۔ کیا غلام احمد کے ماننے والے مرزا سلام میں داخل ہیں یا نہیں؟

۲۔ کیا اسلامی حقوق انہیں حاصل ہیں یا نہیں؟

۳۔ کیا یہ غیر مسلم جس بات کی اہلیت رکھتے ہیں کہ وہ مرزائیوں کے مسلمان ہونے کا انکار کریں؟

سوال مسلمانوں کی جماعت کے سامنے ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب میں حاضر ہو کر ایک غیر مسلم عیسائی یا یہودی جج کو پیش کرے کہ وہ مسلمانوں کے خاص دینی و اعتقادی معاملہ میں فیصلہ کرے۔ براہ مہربانی جواب تحریر فرما کر ارسال فرمائیں، شکریہ کا موقع دیں۔

(الجواب) حامداً ومصلیاً ومسلماً باللہ التوفیق۔ غلام احمد کے ماننے والوں کی جماعت اہل سنت والجماعت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے، فروع اور اجتہادی اختلاف نہیں ہے کہ اسے نظر انداز کیا جاسکے، پوری امت اسلامیہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم ہو گیا ہے، آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا اور یہ عقیدہ قرآن، حدیث سے بے تکلف اور قطعی طریقہ پر ثابت ہے کہ اس میں دور دور اشتباہ کی گنجائش نہیں ہے، قرآن مجید میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اور خود آپ ﷺ نے اپنے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ سلسلہ نبوت مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی اللہ کی طرف سے نہیں آئے گا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زمانہ خلافت سے لیکر آج تک پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ جس طرح توحید و رسالت قیامت تک کے لئے ہے اسی طرح ختم نبوت کے لئے بھی ہے، اس کا منکر مسلمان نہیں رہتا، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بھی کسی حال میں مسلمان نہیں ہوسکتا، ایسا شخص بداہت کذاب ہے، دجال ہے، اسلام سے قطعاً خارج ہے، اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، وہ پہلے مسلمان تھا تو اس کو دائرہ اسلام سے مارنے اور مرتد قرار دینے کی ضرورت ہوگی۔

مذکورہ بالا تشریح میں محمد بخش نے جو کچھ کہا ہے مثلاً سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں کے متعلق یہی فیصلہ صادر فرمایا تھا حالانکہ اس نے مختلف کرکے وہ کچھ نہیں کہا تھا جو مرزا قادیانی نے کہا ہے، ان کی بھی وہی تعلیم تھی اور وہ یہی اسلام تھا کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ اللہ کی بنا پر ان کا تختہ نبوت سے متعلق یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے

لیکن غلام احمد نے اس بنیادی و اجماعی عقیدہ سے بغاوت کی ہے اور اپنے لئے الفاظ کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کہ اس میں کسی طرح کی ادنیٰ سی تاویل کی گنجائش نہیں ہے اور اس کے معتقدین اس کو

[illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [

ے وہ تو اس کے بیٹے ہیں اس لئے وہ خدا ہے۔ تو ان کے کہنے کا یہ مطلب ہوا کہ اس کے تابع کام کرنے والے سب خدا ہیں۔

(۱) الہامات میں میری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کاغذ پر بہت سے خدا کا شریک بنا دے۔ خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آنے والا جو کچھ کہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ (انجام آتھم ص ۷۰)

(۲) ۔۔۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوء (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳ ص ۳۳)

(۳) فکیف یستقیم ولیالی وسلک ای قوم مضی ولی جاعلک للناس اماما ولی مستخلفک فی کما جوب مسی فی الارض (منہاج التھوج ص ۲۰)

(۴) ۔۔۔ میں دیکھا کہ آں قریب ان آیات پر ایرادیں رکھتا ہے اور ان پر ایک اور نئے خدا کی علی کل میں پرایمان لانا چاہتا ہے جس کی چغلی اس کے متواتر الہاموں کے سلسلہ سے کھل گئی ہے۔ ہم نے یہ لکھا ہے کہ ہم کو یہ کہنا کہ ہمارا ایک نبی جو ہمیشہ زندہ ہے اور اس نبی کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ ہمیں کسی طرح ان کی الوہیت میں شریک نہیں ٹھہراتا۔ اور ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں مگر ہم نہیں کہتے کہ یہ کہنے کے مطابق ہمارا خدا بھی کوئی جا بنا آپ کے خلقی و خلقہ القرآن (نقل مطابق اصل ص ۲۰۴)

(۵) آپ (بقول مرزا صاحب) ہی خدا ہے اور اس نے رسول سے اس کی اللہ میں آپ کو بھی لے لیا ہے جس میں قرآن کریم اور حدیث میں پہلے ہوئی ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۷۰)

(۶) اس الہام میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح موعود قرآن کریم کے معانی بھی ہیں اور غیب کے معلوم بھی رکھتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۹)

(۷) یہ شریعت اسلام کی بے حرمتی کرتی ہے۔ یعنی کہ ان کا خدا مرزا صاحب جو نہ بخاری نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ (تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۲۰۱)

(۸) اب ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو جیسے ہیں کی مطابق ہی مانتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۹۲)

مسیح ہونے کا دعویٰ

حضرت عیسیٰ کے متعلق ہمارا (یعنی اہل سنت والجماعت) عقیدہ یہ ہے کہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور قیامت کے قریب تشریف لائیں گے مرزا صاحب نے لکھنے میں آنے سے پہلے ہی عقیدہ تھا مگر بعد میں ان کا یہ خیال ہو گیا کہ وہ خود ہی وہ ہیں کہ جو بذریعہ وحی یہ ظاہر کیا کہ یہ "مسیح" جو آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں اور کسی وقت یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ مسیح اور مہدی جو آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں۔ اس مسئلہ میں خود مرزا صاحب کا بیان ملاحظہ ہو۔

(۱) میری آنکھیں اس وقت تک بالکل بند تھیں جب تک کہ خدا نے میرا محمول کھولا کہ میں مسیح موعود کی وفات پا چکا ہے اور وہ میں تھا کہ کام اور زمانہ اور اس صفت سے جو مسیحی دین میں ہے۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۵۵)

حضرت عیسیٰ پر فضیلت کا دعویٰ

پہلے تو مرزا صاحب کو مسیح موعود ہونے کی بڑی خواہش تھی پھر وہ اس سے بڑھ گئے اور انہوں نے حضرت

[illegible] ہے۔ [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ چنانچہ ان کی نسبت بھی یہی لکھا ہے کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ اور ان کو بھی خدا کا بیٹا کہا ہے۔ اور ان کو بھی خدا کا بیٹا کہا ہے۔ اور ان کو بھی خدا کا بیٹا کہا ہے

[illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [

[illegible]

[illegible] کچھ لوگ ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور ان کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے لیکن وہ لوگ نہ تو اسلام کے بارے میں کچھ جانتے ہیں اور نہ ہی اسلام کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ اسلام کے بارے میں صرف اتنا جانتے ہیں کہ ان کے باپ دادا مسلمان تھے اور وہ بھی مسلمان ہیں۔ اسلام کے بارے میں ان کا علم صرف اتنا ہے کہ وہ ایک مذہب ہے جس کے ماننے والے کچھ خاص قسم کے کپڑے پہنتے ہیں اور کچھ خاص قسم کی عبادتیں کرتے ہیں۔ اسلام کے بارے میں ان کا علم اس سے زیادہ نہیں ہے۔ ایسے لوگ اسلام کے بارے میں کچھ جاننا بھی نہیں چاہتے۔ ان کو اسلام کے بارے میں کچھ بتایا جائے تو وہ اس کو سننا بھی پسند نہیں کرتے۔ ایسے لوگ اسلام کے بارے میں کچھ جاننا بھی نہیں چاہتے۔ ان کو اسلام کے بارے میں کچھ بتایا جائے تو وہ اس کو سننا بھی پسند نہیں کرتے۔

تعلیم

[illegible] تعلیم سے مراد وہ تعلیم ہے جو انسان کو اس کے خالق کے بارے میں بتائے اور اس کے خالق کے ساتھ اس کا رشتہ کیا ہے اور اس کے خالق کے ساتھ اس کا تعلق کیا ہے اور اس کے خالق کے ساتھ اس کا رویہ کیا ہونا چاہیے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان کا خالق اللہ ہے اور اللہ کے ساتھ انسان کا رشتہ بندگی کا رشتہ ہے اور اللہ کے ساتھ انسان کا تعلق عبادت کا تعلق ہے اور اللہ کے ساتھ انسان کا رویہ اطاعت کا رویہ ہونا چاہیے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان کا خالق اللہ ہے اور اللہ کے ساتھ انسان کا رشتہ بندگی کا رشتہ ہے اور اللہ کے ساتھ انسان کا تعلق عبادت کا تعلق ہے اور اللہ کے ساتھ انسان کا رویہ اطاعت کا رویہ ہونا چاہیے۔

فرقہ مہدویہ کے عقائد کا اسلامی عقائد سے تقابل

(۱) سید محمد [illegible] میں [illegible] میں [illegible] سے [illegible] پر [illegible] کیا [illegible] اس [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] تک [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ۱۲

(۲) اس کا عقیدہ ہے کہ مہدی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] تک [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ۱۳

(۳) اس کا عقیدہ ہے کہ [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ۱۴

(۴) اس کا عقیدہ ہے کہ سید محمد [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] ۱۵

(۵) اس کا عقیدہ ہے کہ سید محمد [illegible] ہے [illegible] ۱۶

(یہ مہدویہ ہیں ۱۷)

(۱) اس کا عقیدہ ہے کہ [illegible] ہیں [illegible] ۱۸

... متقدمین ... سید محمد جونپوری کا نظریہ

نوٹ

ہو سکتا ہے کہ اس کتاب کے مصنف کی علمی حیثیت کے بارے میں کچھ لوگوں کو تحفظات ہوں

[illegible] (مظاہر حق ص ۲۹۹ ج ۳ کتاب الدعوات)

[illegible] جواب [illegible] حدیث [illegible] ثابت [illegible] عن عمر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطہما حتی یمسح بہما وجہہ رواہ الترمذی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تو جب تک اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر نہ پھیر لیتے نیچے نہ کرتے (مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۵ کتاب الدعوات)

حدیث ۲ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حی کریم یستحی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردہما صفرا رواہ الترمذی

یعنی حضرت سلمان فارسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا رب شرم والا بہت کریم ہے بندہ سے شرم کرتا ہے جب وہ اپنے ہاتھوں کو اس کے سامنے اٹھاتا ہے کہ ان کو خالی واپس کر دے۔
(مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۵)

حدیث ۳ عن مالک بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سالتم اللہ فاسئلوہ ببطون کفکم ولا تسئلوہ بظہورہا وفی روایۃ ابن عباس قال سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظہورہا فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم رواہ ابو داود

یعنی حضرت مالک ابن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو ہتھیلیوں سے کرو، ہتھیلیوں کی پشت سے نہ کرو۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے سوال کرو، ہاتھوں کی پشت سے نہ کرو جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لو۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۵)

حدیث ۴ عن [illegible] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد یبسط کفیہ فی دبر کل صلوٰۃ ثم یقول اللہم الٰہی والٰہ ابراہیم واسحاق ویعقوب ورب جبریل ومیکائیل واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی مبتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسکن الا کان حقا علی اللہ ان لا یرد یدیہ خائبتین

حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ ہر نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر یوں دعا [illegible] اللہم الٰہی والٰہ ابراہیم الخ تو اللہ پر حق ہے کہ اس کے دونوں ہاتھوں کو خالی اور ناکام واپس نہ لوٹائے۔ (عمل الیوم واللیلۃ ص ۳۰-۲۹)

حدیث ۵ عن [illegible] قال اذا قام الامام فاحتاج فلیرفع یدیہ فلیتوضأ ولیصل ثم لیرفع یدیہ ثلثہ صفوف وفی الروی

(۲) عن عمار رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان طول صلوۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلوۃ وقصروا الخطبۃ (رواہ مسلم) کامل عقل والے کی نشانی ہے کہ نماز لمبی پڑھے اور خطبہ مختصر دے۔ خطبہ کی لمبائی اور نماز کی مختصری سے اس کی فقاہت کی علامت ہے۔ پس تم نماز لمبی پڑھو اور خطبہ مختصر دو (رواہ مسلم) (مشکوٰۃ ص ۱۲۳)

(۳) عن عمرو بن حریث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب وعلیہ عمامۃ سوداء فارخی طرفیہا بین کتفیہ یوم الجمعۃ (رواہ مسلم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اس حال میں کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا جس کے دونوں کنارے آپ نے دونوں شانوں کے درمیان لٹکا رکھے تھے (رواہ مسلم) (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۳)

(۴) عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ المؤذن ثم یقوم فیخطب ثم یجلس فلا یتکلم ثم یقوم فیخطب (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے جن کے درمیان بیٹھتے تھے۔ آپ جب منبر پر تشریف لے جاتے اور مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے (رواہ ابوداؤد) (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۳)

(۵) عن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یقعد ثم یقوم فیخطب قائما فمن نبأک انہ کان یخطب جالسا فقد کذب وقد واللہ صلیت معہ نحوا من الفی صلوۃ (رواہ مسلم) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے (دوسرا) جس نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو اس نے جھوٹ

خطبہ عیدوں کی نماز خطبہ سے قبل پڑھنے سے (بخاری و مسلم) (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۵)

(۳) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل قبلھما

متفق علیہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر کے دن دو رکعتیں پڑھیں اور ان سے قبل کوئی نماز نہیں پڑھی۔ (بخاری و مسلم) مشکوٰۃ ص ۱۲۵۔

اور بھی احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور کریم ﷺ نے ہمیشہ عیدین کی نماز ادا فرمائی ہے، یہی وجہ ہے احناف کے نزدیک عیدین کی نماز واجب ہے۔ درمختار میں ہے (نجب صلوۃ العید علی الاصح کما فی الوقایۃ) صحیح قول کے مطابق دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے شامی میں ہے لانہ صلی اللہ علیہ وسلم واظب علیھا اس لئے کہ حضور کریم ﷺ نے سوائے علت کے ساتھ عیدین کی نماز ادا فرمائی ہے۔ (درمختار و شامی ج ۱ ص ۸۰۳ باب العیدین) عید کی نماز نہ پڑھنا بھی احادیث صحیحہ اور سنت متواترہ کے خلاف ہے۔

مندرجہ بالا گذارشات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس فرقہ عبدیہ کے عقائد قرآن، احادیث اور جمہور علماء اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں اس لئے یہ فرقہ ضالہ گمراہ اور زندیق ہے اہل سنت والجماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۲ فرمیں متفق علیہم حضرت مولانا مفتی عنایت، قدس سرہ صاحب رحمانیہ کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

(سوال) فرقہ عبدیہ جو یہ کہتے ہیں کہ آقا پکار، داتا و بندہ گیا ان کے ہاتھ کا ذبح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) فرقہ عبدیہ جو اوصاف مذکور میں پایا جاتا ہے کافر ہے۔ ان کے ہاتھ کا ذبح جائز نہیں

(کفایۃ المفتی ج ۱ ص ۱۳۳ کتاب العقائد)

نوٹ:

اب سے معلوم ہوا کہ فرقہ ہذا اس فرقہ کے بیشتر افراد کی اصلاح ہو چکی ہے اور بحمد اللہ اپنے عقائد سے بالکل تائب ہو کر صحیح العقیدہ مسلمان بن گئے ہیں صرف چند افراد اپنے نام عبدی ہیں البتہ بھی فرد اپنے عقائد پر قائم ہیں امید ہے کہ وہ بھی صحیح العقیدہ ہو جائیں گے ہیں وہ کورانہ تقلید کے مصداق نہ رہیں گے اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھے اور حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔

ماہنامہ سوغات

سن گرہ کا حکم ہے؟

(۱) ذیل ذکر ہے

(۲) ذیل ذکر ہے

شہرے وتخے دیا ہے سلماں ہاں
ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہے بھی کہیں مسلم موجود
بتخانے میں تو کعبے میں گاڑو تو ہمن میں ہو
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

حضور کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں دشمنِ اسلام سے نمٹنے کے لیے لوگوں کو دعوت دے کر جمع کیا جاتا تھا مگر جنگ بوقت ہے اور شعائرِ اسلام میں سے ہے اس لیے بھی دعوت دے کر لوگوں کو جمع کرنے کا دستور نہیں تھا۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن ابی العاص ؓ کو کسی نے جنگ میں دعوت دی آپ نے قبول فرمائی اور فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے ہم لوگ جنگ کی تقریب میں نہیں جاتے تھے اور نہ اس کی دعوت دی جاتی تھی۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۴)

رہم مانگنا: یہ بھی بعض اقوام کا طریقہ ہے کہ کسی کی رسم ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے رسوم سے اجتناب کریں ورنہ اس کی نحوست سے ایمان خطرے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔

(معاذ اللہ، اللہم احفظنا منہا)

ارشاد خداوندی ہے: ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون

ترجمہ: اور (اے مسلمانو) ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے (اس وقت) خدا کے سوا تمہارا کوئی حمایت کرنے والا نہ ہوگا اور تمہاری کہیں بھی مدد نہ ہوگی (قرآن مجید سورہ ہود پارہ نمبر ۱۲ رکوع نمبر ۸)

شرعاً ظالموں کا سوال کرنا سرداری سے ان کے متعلق حکایات مذکورہ میں ہیں اور ان حکایات پر عمل کرنے سے اللہ نے رسول قدس ﷺ کی ذات کو ہمارے لئے نمونہ بنایا ہے جو ارشاد خداوندی ہے: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاٰخر وذکر اللہ کثیرا

ترجمہ: تم لوگوں کے لیے یعنی ایسے شخص کے لیے خوبی ہے جو اللہ سے اور روزِ آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے اللہ کی یاد کرتا ہو رسول اللہ ﷺ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔ (قرآن مجید سورۂ احزاب پ ۲۱ رکوع ۳)

نیز ارشاد فرمایا: ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا

ترجمہ: رسول تم کو جو کچھ دیدیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لے) سے تم کو روک دیں (اور تم کو اس کے ترک کی حکم فرمادیں) اس کو ترک کیا کرو (قرآن مجید سورہ حشر پ ۲۸)

لہٰذا ﷺ کا جو عمل ہمارے سامنے ہے اس کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت ہے اس مبارک نمونہ کو چھوڑ کر غیر کے طریقہ پر چلنا کسی طرح بھی اختیار کرنا کفران نعمت اور ضلالت کی دلیل ہے۔

سخا: امر سی اللہ تعالیٰ نے اس سرداری امت کو اپنا متوسل اور ذریعہ قرار دیا ہے اس کے مطابق اپنی روزی حلال سے بڑھانے کا اہتمام کرنا چاہیے جو قوت حلال سے بڑھائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے سوال حساب نہ کریں گے اس لیے اللہ نے رعب دار لوگوں کے لئے فرمایا کہ بیٹا چچا عزیز وغیرہ کے متعلق فرمایا: وہو حسبی وبک الی

[illegible] محکم فنبو القلبي عن [illegible] في قلوب قلبين كثيرة الاعب

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

چول بہ صفحۂ دل وجہ کتاب منقش می آید

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تو یا ہوں کا یہ حکم ہے اور ان کا دیتے حل ہے یا حرام؟

علامت قیامت کا ثبوت

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

ویکون الیوم کالسنة وتکون السنة کالشهر ویکون الشهر کالجمعة وتکون الجمعة کالیوم وآخر ایامها کشرر

ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت قائم ہونے تک یہاں تک کہ سال مہینہ کی طرح ہو جائے (کہ وقت گذرنا معلوم ہی نہ ہو) پس سال مثل مہینہ کے ہو جائے گا اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن مثل گھڑی کے اور گھڑی مثل آگ کی چنگاری کے ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۸۶ باب اشراط الساعۃ تا دل تعریف ص ۴۸۵ تا ۴۸۶ باب باقی تفاصیل باب اول فصل دوم)

الحمد للہ رب العالمین۔ اس مقام پر میں نے خطیب نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ انہوں نے صف میں سے دیکھا کہ جناب رسالت مآب ﷺ جب عصر کی نماز پڑھ آتے تو فرماتے۔ اے اللہ کی بندیو اللہ اکبر اللہ اکبر (یعنی نماز کا وقت ہو گیا) اتنے میں ایک جوتا پہننے والے کی آواز سنائی دی کہ بولتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو غیب کی خبریں بیان کیا کرتا ہے۔ اس کے جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں نے کہا اشهد ان محمدا رسول الله (جواب) پاؤ اے والے اور مژدہ سنانے والے بشیر ہیں جن کی بشارت دی عیسیٰ ابن مریم نے اور انہیں کی امت پر قیامت قائم ہوگی (کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا) پھر انہوں نے کہا حی علی الصلوٰۃ، جواب آیا مبارک اس کو جو اس کی طرف چلا اور اس کا پابند ہوا۔ پھر انہوں نے کہا حی علی الفلاح آواز آئی فلاح پائی جس نے بلایا وہ محمد ﷺ کا نام کی امت محمدیہ کی بلانا کا سبب ہے۔ پھر انہوں نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ جواب آیا کہ پورا اخلاص ظاہر کیا تو نے اے عبد! بعد ازاں کہ ایمان اللہ نے تیرا دل، روح جس سے تو نے بولا اور زبان سے اور سب اعضا سے تو پہچانا ہے جو شخص تجھ کو جواب دے رہا تھا اس سے نے کہا تو کون ہے اللہ کی طرف پر بولا ہوا یا کوئی فرشتہ ہے یا کوئی جن ہے یا وہ کان نہیں میں سے کوئی بات کہہ رہا ہے تو نے ہمکو اپنی آواز سنائی پس اب اپنی صفت بھی دکھا دے کہ ہم اللہ والے کہ رسول فاروق ہیں عمر بن خطاب کے بھیجے ہوئے ہیں، راوی کہتا ہے کہ پھر شخص اور ایک بزرگ صفت خلیہ رنگ شخص ظاہر ہوئے جس پر صوف کی دو چادریں تھیں، پس کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سب نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تم کون ہو اللہ کی رحمت تم پر ہو اس نے کہا میں رب العالمین کا بندہ ہوں، بندہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا وصی کہ انہوں نے مجھ کو اس پہاڑ میں بھیجا کہ میری درازی عمر و زندگی کی دعا مانگوں اس وقت تک کہ آسمان سے اتریں اور خنزیر قتل کریں صلیب توڑیں اور نصاریٰ نے جن محرمات کو حلال بنا لیا ان سے بیزاری ظاہر کریں۔ پس محمد ﷺ سے مجھ کو ملاقات نصیب ہوئی تو عمر بھی سے میرا سلام کہہ دو اور ان سے کہو کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان کا انتقال کے راستہ پر چلائے گا وقت قریب آگیا ہے اور ان کی خصال نیک کی خبر دے دو جو میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ جب وہ صفت محمدیہ میں ظاہر ہوں تو تم جلدی کرو۔ یعنی ضرور ان سے اور کوتاہی نہ کرو۔ ان سے دوستی قائم کرنے لگیں۔

(۲) اور لوگ اپنے آپ کو دوسرے جانداروں اور دوسرے قوموں کی طرف منسوب کرنے لگیں۔

(۳) اور بڑے بڑے مکانوں اپنے پھلوں پر۔

(۴) اور نیکی متروک ہو جائے۔ اس کا علم کیا جائے اور بدی سے روکنا چھوڑ دیا جائے

(۵) اور اس طرح سے علم حاصل کریں کہ اس سے روپیہ حاصل کریں۔

(۶) اور بارش بند ہو جائے۔

(۷) [illegible]

(۸) [illegible]

(۹) [illegible]

(۱۰) [illegible]

(۱۱) [illegible]

(۱۲) [illegible]

(۱۳) [illegible]

(۱۴) [illegible]

(۱۵) [illegible]

(۱۶) [illegible]

(۱۷) [illegible]

(۱۸) [illegible]

چار سال کے دوران عام بیماریوں کے علاوہ چیچک کی وبا بھی پھیل گئی جس کی لپیٹ میں آ کے بہت سے بچے جاں بحق ہو گئے۔ اس وبا کے دوران حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ دونوں بھائی بھی بیمار ہو گئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تو صحت یاب ہو گئے لیکن حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳) روح (۴) قسم (۵) بہشت (۶) دوزخ (۷) اور (۸) فرشتے یہ سب روح پر ایک قسم کی بے ہوشی طاری ہوگی اور محض یاد دلاتے ہیں کہ تم نے اپنی عمل کے بہترین اور بدترین چیز میں سے کیا کیا ہے۔ کہ قال لعلی کل شی ھالک الا وجھہ کی مرجع کے سوا سب کچھ فنا ہوگا۔ کہ قال لعلی وبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام باقی رہے گا۔ یہ سب مرحلے اور علاج اس وقت کرنا ہے جس لمسلک الھلوم کہ آج کا مکلف ہے۔ پھر وہی جواب دے گا جو آپ نے فرمایا۔ کقولہ سبحانہ الفھار۔ فلما ایک العذاب ہی کا سے بعد کسی کے کچھ دعوی یا عذر چلنے کا نہیں ہے ہر چیز دوبارہ پھر زندہ ہو جاوے گی۔ (عقائد الاسلام ص ۱۲۹ تا ص ۱۳۱ مختصر و بہ سم اللہ علم لہ ب)

اہل قبور کی زندوں سے ہم کلامی

(سوال ۲۸) کیا یہ بات ممکن ہے کہ مردے زندہ لوگوں سے بات کریں اور وہ لوگ مردوں کا کلام سن سکیں اور اس کے متعلق تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں گے۔

(الجواب) فقہ کی حیثیت پر موقوف ہے۔ اس کی حیثیت سے جس طرح مردے زندہ لوگوں کی بات سن سکتے ہیں کی طرح القدس حیثیت سے مردوں کی بات زندہ لوگ سن سکتے ہیں اور یہ شعار زیادہ تر خواب نہیں ہوتا ہے اور کبھی بیداری کی حالت میں بھی ہو جاتا ہے اور دونوں قسم کے صحیح واقعات مستند کتابوں میں ملتے ہیں۔

( ) حضرت زید بن خارجہ کے جمل الفدر صحابی تھے ہیں۔ حضرت عثمان نے عہد خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت لحماس بن ثابت راوی ہیں کہ جب ان کا جنازہ تیار کر کے لے گیا نماز کے لئے حضرت عثمان کا انتظار ہونے لگا تو میں نے ارادہ کیا کہ لوگوں کے اس اجتماع میں دو رکعت نماز کی پڑھاؤں، چنانچہ میں ایک طرف کھڑے ہو نماز پڑھنے لگا اور دوسرے لوگ آپس میں باتیں کرتے تھے اتنے میں جنازے سے آواز آئی یا لحماس علیکم الصلوۃ (یعنی نماز پوری کرو) (کرامات ص) اس کے بعد حضرت زید ابن خارجہ سے ایک طویل کلام فرمایا جس میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں شہادت دی اور ان کے بڑے اوصاف بیان فرمائے اور آخیر میں حضرت عثمان کے بارے میں ایک پیشین گوئی فرمائی جو بعد میں بالکل صحیح ثابت ہوئی۔

حضرت زید بن خارجہ کے بعد امت تذکر کرے کا یہ واقعہ ابن قانع نے بھی لکھا ہے قریب قریب ان سب کتابوں میں مروی ہے جو اسماء صحابہ کے متعلق میں لکھی گئی ہیں اور امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں اس واقعہ کو لکھا ہے۔ کیا ہے۔ کما فی الاصابہ (حوالہ دیکھو کرتا عبدالرحمن عوف اور عمار یاسر کی مرتبہ مولانا قاسم امام مرحوم علیہ الرحمۃ میں ضمیمہ اہل قبور کی زندوں سے ہم کلامی از مولانا محمد نظر رحمانی امت کاتبہ ص ۱۵۱ تا ص ۱۵۳) (تجلیب نعمۃ الباری فی اجوبۃ البخاری کو ملفوظات محدث کشمیری مرتب مولانا سید احمد رضا بجنوری مولف مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی امت مرکاتہم ص ۱۲۸)

(۲) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جب حج کے لئے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ میں ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور میرے والد صاحب حاضر ہوئے ہیں اور یہ رباعی پڑھ رہے ہیں

ع ۔۔۔ ع ۔۔۔

ع ۔۔۔ ع ۔۔۔

(یعنی اے میرے آقا و مولیٰ میں آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں اور آپ کی مخلوق میں سے کسی کے پاس نہیں جاتا ہوں اور آپ کے سوا کسی کو نہیں جانتا ہوں)

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ع ۔۔۔

(اے عبدی تو اول کی طرح ہے تیرا نام عبدالرحیم ہے)

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم ہندوستان جاؤ اور وہاں جا کر لوگوں کو حدیث کی تعلیم دو۔ چنانچہ میرے والد ماجد ہندوستان تشریف لائے اور حدیث کی تعلیم میں مشغول ہو گئے۔ (انفاس العارفین ص ۱۰۱)

(۳) الافاضات الیومیہ میں ہے کہ

عرض کیا گیا کہ حضرت نے کتب ستہ کس سے پڑھی تھیں فرمایا کہ شیخ عبدالرحمٰن سے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت نے شیخ عبدالرحمٰن سے کتب ستہ کس سے پڑھی تھیں فرمایا کہ شیخ احمد سے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت نے شیخ احمد سے کتب ستہ کس سے پڑھی تھیں فرمایا کہ شیخ محمد سے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت نے شیخ محمد سے کتب ستہ کس سے پڑھی تھیں فرمایا کہ شیخ عبدالحق سے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت نے شیخ عبدالحق سے کتب ستہ کس سے پڑھی تھیں فرمایا کہ شیخ سیف الدین سے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت نے شیخ سیف الدین سے کتب ستہ کس سے پڑھی تھیں فرمایا کہ شیخ ولی اللہ سے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت نے شیخ ولی اللہ سے کتب ستہ کس سے پڑھی تھیں فرمایا کہ شیخ ابوطاہر سے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت نے شیخ ابوطاہر سے کتب ستہ کس سے پڑھی تھیں فرمایا کہ شیخ ابوالوفا سے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت نے شیخ ابوالوفا سے کتب ستہ کس سے پڑھی تھیں فرمایا کہ شیخ ابوالطیب سے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت نے شیخ ابوالطیب سے کتب ستہ کس سے پڑھی تھیں فرمایا کہ شیخ ابوالحسن سے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت نے شیخ ابوالحسن

گئے اور سورۂ یٰسین پڑھنی شروع کی، جب اس آیت پر پہنچے فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا (یعنی یہ سن کر بی بی مسکرا دیں) تو شیخ قبر کے اندر بلند آواز سے جواب دیتے ہیں کہ لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ (یعنی اے کاش ہم میں کوئی یہ محبت نہیں سے کہ ہمارے علامہ کامل اور ہمارے ہادی وقت انتقال وصیت کی کہ میں شیخ کی قبر کے متصل دفن کیا جاؤں۔ (اکمال بالتکمیل ص ۲)

(۵) حضرت محمد بن ناصح رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے مرحوم ابو بکر بن رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ سب کے لباس میں ہیں، جب میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، کہا کہ میں نے اپنی موت سے پہلے چند ابیات لکھے تھے جس کے بعد مجھے بخش دیا گیا اور وہ ابیات میرے تکیہ کے نیچے رکھے ہیں چنانچہ صبح ہوتے ہی میں اپنے گھر پہنچا اور خواب کا واقعہ گھر والوں کو سنا کر تکیہ الٹ کر دیکھا تو وہ ابیات وہاں کاغذ پر لکھے ہوئے پائے، وہ یہ اشعار تھے۔

يَا رَبِّ إِنْ عَظُمَتْ ذُنُوبِي كَثْرَةً
فَلَقَدْ عَلِمْتُ بِأَنَّ عَفْوَكَ أَعْظَمُ
إِنْ كَانَ لَا يَرْجُوكَ إِلَّا مُحْسِنٌ
فَبِمَنْ يَلُوذُ وَيَسْتَجِيرُ الْمُجْرِمُ
مَا لِي إِلَيْكَ وَسِيلَةٌ إِلَّا الرَّجَاءُ
وَجَمِيلُ عَفْوِكَ ثُمَّ أَنِّي مُسْلِمٌ

ترجمہ (۱) اے میرے رب اگرچہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں لیکن میرا عقیدہ ہے کہ تیرا کرم اور عفو میرے گناہوں سے کئی درجہ بڑھا ہوا ہے۔

(۲) اگر تیری رحمت پاک سے نیک بندوں ہی بخشش کا امیدوار ہوتا تو (مجھ جیسا) بدکار گناہ گار کس کی پناہ اور کس سے بخشش کی امید رکھے۔

(۳) میرے پاس تجھے آہ وزاری کے ساتھ پکارنے کے سوا کچھ نہیں جیسا کہ تو نے حکم دیا ہے، اگر تو مجھ گنہگار کو رد کر دے تو مجھ جیسا بدکار پر کون رحم کرے۔

(۴) میرے پاس تیرے کرم کی امید کے سوا کوئی وسیلہ نجات نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ تیری بخشش تیرے وعدہ اور ظاہر ہے میں ایک بات یہ ہے کہ میں مسلمان اور اسلام کا نام لیوا ہوں۔

(۶) بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابراہیم قاضی بیہقی سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کی، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی نے اس عورت کی تعریف کی کہ حضرت اس شیخ کا عجیب قصہ ہے کہ اس وقت حضرت ابراہیم نے اس سے کہا کہ اے شخص وہ کیا قصہ ہے اس نے کہا کہ حضور اس کے پیٹ میں کفن چور تھا، فاتا ایک عورت کا انتقال ہو گیا تو میں اس کی قبر کو کھود نے کے لئے وہاں گیا اور اس پر مٹی ڈالی اور اس پر مٹی پڑی اور جب کہ رات کو میں

ے کو خود کرنے کی ان کی قدرت پر اپنا ہاتھ [illegible] قرار دیا جو [illegible] کے ساتھ [illegible] کی حالت [illegible] کو [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کی

ت پس ہر اقوال پر شک کرتے ہیں ہمارا گمان مجھے یہاں کسی علمی اور تحقیق بات کے سوا نہیں ہے
جائے تعجب ہے کہ ہمارے علمی میں تو یہ ہے کہ ہم کتنے چوں ہمارا اس سے سارے سامان سے مدینہ آ
(مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے اس صاحب قبر سے پوچھا کہ یہاں کس قسم کے لوگ مدفون
ہیں؟ اس نے کہا کہ خدا کے فضل سے سب مسلمین ہیں اور سب کے خاتمہ ایمان کا فضل سب ہے ہیں نے کہا اچھا
یہ ہے کہ یہاں کے مدفونوں میں سب سے افضل کون ہے؟ انہوں نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا میں نے اللہ
سے دعا کی کہ اے اللہ اس قبر والے کا حال مجھ پر ظاہر فرما دے تاکہ میں اس سے اس کا حال پوچھوں، میں رات کو اس
قبر سے ایک خوش شکل نوجوان نکلا میں نے اس سے کہا کہ آپ یہاں والوں میں سب سے افضل ہیں، اس
نے کہا یہ ٹھیک ایسی بات کہتے ہیں جس کے کہنے میں آپ کو یہ مقام حاصل ہوا، میں نے کہا کہ آپ کا نام و
اور خاندان کیا ہے اور آپ نے کیا کیا عبادتیں کی تھیں؟ انہوں نے کہا میرا نام ہے یہ ہے کہ میں
مصائب و تکالیف کا بہت صبر سے مقابلہ کیا اور اپنے مولا کی طرف سے ہر حال میں راضی رہا اور اس کی
(نیل قیروانی (مدون سے کرامات ص ۱۲۱ بس ۱۲۳)

(۱۰) علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے عبداللہ کا ایک عجیب و غریب واقعہ صعب بن جثامہ اور عوف بن مالک
رضی اللہ عنہم کا نقل کیا ہے۔

صعب بن جثامہ اور عوف بن مالک ان دونوں کے درمیان عہد موالات (یعنی ایمان پر اخلاص) ہوا
میں سے صعب بن جثامہ کا انتقال ہوا، عوف بن مالک نے ان کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے (چند دوسری باتوں
کے علاوہ) عوف کو یہ بھی بتایا کہ میں نے حلال یہودی سے اس بیل کو قرض لیا تھا اور میرے پاس "قرنبیٰ" (سینگ)
میں رکھے ہوئے ہیں وہ یہودی کو دے دیجئے، عوف کہتے ہیں کہ صبح ہوئی تو میں نے دل میں کہا کہ اس
کو خواب میں تو بڑی اہمیت دی ہے، بہرحال صبح کے گھر آیا، صعب کے گھر سے پہلے میں نے "قرنبیٰ" اتروا کر طرح طرح
کی تلاش کرائی تو وہ بیل ملا جس کے سینگ میں اشرفیاں بھری تھیں، وہ بیل لے کر میں یہودی کے پاس آیا اور اس سے
پوچھا کہ کیا صعب پر تمہارا کچھ قرض تھا؟ یہودی نے کہا کہ ہاں، میں نے اس سے کہا کہ یہ بیل قرض لیتے وقت تم نے
کہا تھا کہ میں نے وہ بیل جو قرض سے نکلا ہے تو اس کے سر سے نکال دیا ہے تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو جھوٹ
ہے اسے ہے۔ (کتاب الروح ص ۱۱ مختصر) (مختصر تذکرۃ القرطبی ص ۱۰۰ مطبوعہ دار الفکر)

(۱۱) اس سے کم درجہ عجیب واقعہ حضرت اس قیس بن شماس کا ہے جو یوم عقربا میں عبدالرحمن بن مسیلمہ کے ساتھ
اس صاحب قبر کی روایت سے نقل کیا ہے۔

یمامہ میں قیس نامی کے لشکر میں شہید ہوئے (جس اس جنگ میں جو سوا لاکھ [illegible] کے مقابلہ میں
جھوٹے مسیلمہ کذاب بھی اس نے لشکر کے ساتھ حضرت خالد اس جنگ میں بڑی تھی) جس وقت وہ شہید ہوئے
اس کے کم و بیش بیس دن بعد قیس زندہ تھے، مسلمانوں ہی کے لشکر میں کالا ہوا [illegible] کے ہاں سے گھوڑے پر
ان کی [illegible] اچانک آپ ہی لشکر سے ایک بچہ نے [illegible] قیس کو خواب میں دیکھا ہوں نے فرمایا میں
تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں، ایسا ہو کہ تم یہ بیان کرنے کہ [illegible] حقیقت حال سے [illegible] کہ وہ لوگ سمجھ

(۱۴) حکایت

مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اخبار الاخیار میں شیخ محمد ترک ابرقوہی کے حالات میں فرماتے ہیں کہ وہاں دو شہیدوں کی قبریں ہیں ایک کو یعنی بلند زمین بلند شہید اور دوسرے کو بلند نشیب میں نشیب شہید کہتے ہیں یہ دونوں شہداء صحابہ کرام سے تھے کہتے ہیں کہ بعض بزرگوں سے ان کی قبروں سے حلاوت قرآن کی آواز سنی ہے جو بطریق دور پڑھتے تھے۔

(۱۵) حکایت

صاحب خریدۃ القصر شیخ روزبہان کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ شیخ ابوطاہر جو شیخ روزبہان کے اصحاب میں سے ہیں کہتے ہیں کہ میں اور شیخ روزبہان ہر روز صبح کو قرآن کا دور کیا کرتے تھے جب ان کا انتقال ہو گیا تو دنیا میری نظر میں تیرہ و تار یک ہو گئی ایک دن میں سے پچھلی رات کو اٹھ کر نماز پڑھی اور شیخ کی قبر کے سرہانے بیٹھ کر قرآن شریف پڑھنا شروع کیا مگر مجھے اپنی تلاوت کی آواز کسی پر نہ سنائی دی یا اسی حالت میں میں نے شیخ کی قبر سے تلاوت قرآن کی آواز سنی اور جب تک فارغ نہیں ہوئے برابر مشغول بتلاوت حال ایک عرصہ تک رہا مگر جب میں نے اس کا رکس پنے ایک وسوسے سے کر دیا تو اس روز سے آواز کا آنا موقوف ہو گیا۔

(۱۶) حکایت

صاحب مآثر الکرام نے بحوالہ کتاب انوار الاصفیاء رقم فرمایا ہے کہ حافظ محمد قرآن خواں بلگرامی قدس سرہ نے اپنے وقت کے معتمد و معزز لوگوں سے بیان کیا جب سے میں عالم فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے ہیں ہر شب جمعہ کو ان کے مرقد منور سے قرآن خوانی کی آواز برابر سنائی دیتی ہے۔

(۱۷) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ادام اللہ فضلہ قرآن میں تحریر فرماتے ہیں۔

علامہ یافعی نے روض الریاحین میں بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ میں نے ایک شخص کی قبر کھودی اور خط نکالنے ہوئے اس کے قریب کے قبر کی ایک اینٹ کو ہٹایا تو میں نے دیکھا کہ ایک شیخ تشریف فرما ہیں اور ان کے سامنے ایک کتاب کھلی رکھی ہے جس کے دونوں صفحوں پر قرآن لکھا ہوا ہے اور تلاوت میں مشغول ہیں انہوں نے سر اٹھایا اور مجھ سے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے کیا قیامت قائم ہو گئی؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا اسی جگہ کو واپس آپ کو عافیت سے لے چلا جس سے یہ اینٹ اسی جگہ رکھ دی۔

وینبغی ھذا ما حکاہ الیافعی فی روض الریاحین عن بعض الصالحین قال حضرت قبر فرجعل من الصعد والحدہ فجیا انا بسوی اللحد انا بشیخ قاعد فی قبر علیہ ثیاب بیض تتضع وفی حجرہ مصحف من ضعف مکتوب بالذھب وھو یقرأ فیہ فرفع رأسہ و قال لی اللہ الفیاضۃ رحمک اللہ ؟ قلت لا۔ قال رد اللبنۃ الی موضعھا عافاک اللہ تعالی فردتھا

(۱۸) [illegible]

[illegible] کہتے ہیں [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب باللہ تعالیٰ کے ایک اور مقرر بندے صوفی صاحب سے سفر کرتے ہیں سنتے سے بھی جاتے ہیں سنت کی مخالفت کی وجہ سے ہے حدیث میں ہے کہ جو میری سنت سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا اور اتباع شریعت کی برکت سے حاصل ہوتا ہے بیان کی کرامت اور حسن عقیدہ کی وجہ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا (حقیقت السنت ص ۲۱۳ ج ۱ طبع ۱۳۲۵ھ)

(۲) "حقیقت السنت" میں ہے کہ ایک شیخ کچھ حاصل ہونے کی وجہ سے حاجیوں کے ساتھ ۱۳۲۱ھ میں روانہ ہوئے اور ۱۳۲۲ھ میں واپس آئے (ص ۲۱۳ ج ۱) اس سے پہلے ہمیشہ وہ عورتوں کے ساتھ آیا کرتے تھے ہم نے کہا کہ شیخ نے جانا ہوں، چنانچہ سورت کے کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم بھی حج کو جائیں گے تو ان کا بیان ہے کہ ہم نے فرمایا صاحب کو حج کے دنوں عرفات میں دیکھا تھا۔

(۳) "کتاب مذکور" (حقیقت السنت) میں ہے کہ بندے نے حج سے پہلے بعض اہل سورت سے سنا کہ اس سورت کے شیخ عبداللہ کے دو ولی صاحب (عرفات میں) حج کریں گے (ص ۲۱۳ ج ۱)

ایمانی بات، اللہ کریم انعام میں شیخ عطاء اللہ اسکندری رحمہ اللہ مصنف "الحکم" کا لکھا ہے (شیخ احمد بن محمد بن عبدالکریم بن عطاء اللہ نے الحکم تصنیف فرمائی تو اس کا نام بھی عطاء اللہ اسکندری کے نام سے مشہور تھا، الحکم کے مقدمہ میں اس پر مفصل بحث ہے اس لئے شیخ علی متقی نے الحکم کو متفرق مقامات میں کتاب کے مناسب مرتب فرمایا اور اس کتاب کا نام "تجرید الحکم" رکھا مگر مطبوعہ مصر ناقص اصل احمد صاحب جامع رحمہ اللہ نے تجرید الحکم کا اردو میں ترجمہ کیا اور اس کا نام "اتمام الحکم" رکھا اس کے بعد مولانا محمد عبداللہ صاحب اسکندری نے اتمام الحکم کی شرح لکھی اور اس شرح کا نام "اتمام الحکم" رکھا اس اکمال الحکم میں شیخ عطاء اللہ اسکندری نے الحکم کو اولاً قسم بند کئے ہیں اس سے ملاقات میں یہ اللہ تحریر فرمایا ہے)

(۴) "شیخ کے علاوہ جس سے کوئی صاحب بیعت اللہ کے لئے گئے تو شیخ کو انہوں نے مطاف میں پایا حالانکہ ان کو آپ مقام ابراہیم پر چھوڑ گئے تھے، پھر آپ نے مل کر نماز ادا کی پھر اس کے بعد پھر مطاف میں ان کی ملاقات ہوئی، پھر کسی نے شیخ سے پوچھا کہ آپ تو ان کو مقام ابراہیم پر چھوڑ گئے تھے، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ان کو نہیں چھوڑا تھا، میں نے تو ان کو ہر جگہ اپنے ساتھ ہی دیکھا، جب شیخ سے ان صاحب نے یہ سنا تو ان کو ساتھ لے کر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے دریافت کیا کہ مقام میں کس کو دیکھا، شیخ نے فرمایا کہ حضرت آپ کو بھی یہ دیکھا تھا، شیخ مسکرا دیئے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم، حررہ العبد الصالح محمود عفی عنہ، صحیح محمد واللہ واصحابہ الطاہرین ومحبی سنتہ اجمعین، کتبہ کفایت اللہ عفی عنہ (مہر)، فقط واللہ اعلم بالصواب

حجر اسود کا بوسہ دینے میں اس کی عبادت کا شائبہ

(سوال ۳۰۰) غیر مقلد معترض کرتے ہیں کہ مسلمان حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں اس کی پوجا کرتے ہیں اس کو کیا جواب دیا جائے؟

(الجواب) حجر اسود کو بوسہ دینے کی غرض یہ نہیں ہوتی کہ اس پتھر میں عبادت و عظمت اور عبادت و پوجا کی جائے بلکہ یہ سمجھا جاتا

والحجرات ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ۳۶۵ [illegible]

[illegible] ۳۶۵ [illegible]

[illegible] ۳۶۵ [illegible]

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید پانچ ہیں طاعون والا، جس کو پیٹ کی بیماری ہو (جیسے یرقان، ہیضہ وغیرہ) اور دب جانے والا اور جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ جو چوتھی کی شہید ہو جائے۔

الصابرین شہداء لامتی ورحمۃ لھم (رجس علی الکافرین اللھم وفق صعید عن فی عبیدہ کنز العمال ج ۵ ص ۱۹۶ رقم الحدیث نمبر ۳۸۱۴)

ترجمہ: طاعون میری امت کے لئے تمام بیماریوں کے لئے رحمت ہے اور کافروں پر عذاب ہے۔

شامل ہے۔

(قولہ) ومنھم من قال الخ کذا فی حاشیۃ الطحطاوی وعبارۃ الشرنبلالی ومنھم من قال ھو الذی مات فی بلدہ صابرا محتسبا فان ھذا اجر الشھید کما فی حاشیۃ البحر للحموی وذکر الحافظ ابن حجر انہ لا یسمی فی قبرہ شھیدا وفی رد المحتار علی الدر المختار ج ص ۸۵۲ باب الشھید)

ترجمہ: جس کا طاعون میں انتقال ہوا وہ شہید ہے اس طرح وہ شخص جو طاعون کے زمانہ میں اپنی بستی میں صبر اور ثواب کی امید کے ساتھ ٹھہرا رہے اور طاعون سے بھاگ کر کسی اور جگہ نہ جائے تو اس کو بھی شہادت کا درجہ ملتا ہے جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ طاعون سے مرنے والے کو قبر میں شہید نہ کہا جائے گا۔

کفایت اللہ کان اللہ لہ۔

(فقد حرم شیخ الاسلام ابن حجر فی کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۵۳ کتاب الطب باب ما یذکر فی الطاعون)

ترجمہ: شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "بذل الماعون فی فضل الطاعون" تو وہاں سے بھاگنے کے راستے سے سخت انکار۔ (مظاہر حق شریف ص ۳۵۱ باب عیادۃ المریض)

لہذا طاعون جیسی متعدی بیماری اور عقیدہ سے بچانے کے لئے بیماری اور موت سے بچنے کی تدابیر اختیار کرنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے اور ان تدابیر کو اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان تدابیر کو اختیار کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے اور اس کے حکم کی تعمیل کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں طاعون جگہ سے نکلنے اور داخل ہونے دونوں سے روکا گیا ہے اور دونوں صورتوں میں عقیدہ کی خرابی ہے ہر صورت میں اس کا علاج کیا جائے۔ خروج (نکلنا) سے بھاگنا مراد ہے اور یہ بھی حرام ہے۔

درمختار میں ہے۔

وانما خرج من بلدہ بھا الطاعون فلا بعد ان کل شی بقدر اللہ تعالیٰ ولا یاتی الا ما یخرج ولا یدخل وان کان عندہ انہ لو خرج اصابہ ولو دخل اتاہ ما کرہ لہ ذلک فلا یدخل ولا یخرج

صیانۃ لا عتقادہ و علیہ حمل النہی فی الحدیث الشریف۔ مجمع الفتاوی۔

(درمختار مع رد المحتار ص ۲۶۱ ج۵ مسائل شتی قبیل کتاب الفرائض)

مریض اور سب کہ اس شہر سے نکلے جس میں طاعون پھیل ہوا ہے تو اگر اس کا عقیدہ یہ ہے کہ ہرچیز تقدیر الٰہی سے ہے (اللہ تعالٰی کے حکم کے غیر کچھ نہیں ہوتا) تو نکلنے اور داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں (اجازت ہے) اور اگر اس کا عقیدہ یہ ہو کہ یہاں سے نکل جانے کا توبیع مدوں کا اور اگر داخل ہوں گا تو مرض میں مبتلا ہو جاؤں گا تو یہ بات اس کے لئے مکروہ ہے یعنی ایسے شخص کو وہاں سے نکلنے اور داخل ہونے کی اجازت نہیں اس کے عقیدہ کی حفاظت کے خاطر حدیث شریف میں دخول اور خروج سے کی ای تفصیل پر محمول ہے

قرآن مجید میں ہے۔

الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم

(قرآن مجید، سورہ بقرہ پارہ ۲)

ترجمہ: کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت سے بچنے کے لئے اپنے مکانوں سے نکل گئے تھے اور وہ لوگ (تعداد میں) ہزاروں تھے، سو اللہ تعالٰی نے ان کے لئے حکم فرمایا کہ مرجاؤ، پس سب مرگئے پھر ان کو زندہ کیا۔

درمنثور آیت کی تفسیر میں ہے کہ اگلی امت کی ایک بستی میں وبا (طاعون) نازل ہوئی تو ہزاروں (بروایتے ستر ہزار) کی تعداد میں بھاگ گئے اور سمجھے کہ ہم موت سے نجات پاگئے خدا تعالٰی نے انہیں ان کے بے عقیدہ کی سزا دی کہ ایک دم سب مرگئے، کوئی دفن کرنے کے لئے بھی باقی نہ رہا، پھر ایک مدت کے بعد ایک نبی وہاں پہنچے، یہ خوفناک منظر دیکھ کر دعا کی، تو خدا پاک نے ان کو طہرت دینے کے لئے زندہ کیا، تب ان کو یقین ہوا کہ موت سے کوئی بھاگ نہیں سکتا۔ (تفسیر مظہری ج ۱ ص ۳۳۲، تفسیر الحدی ج ۱ ص ۱۶۹)

مقام طاعون میں دخول سے روکنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ طاعون کافروں کے حق میں اللہ تعالٰی کا عذاب ہے اور عذاب والے مقام میں جانا نہ چاہئے۔ حدیث سے یہ ثابت ہے کہ ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ قوم ثمود کی بستی (جن پر عذاب الٰہی نازل ہوا تھا) کے پاس سے گذرے تو حضور اقدس ﷺ نے ان کی بستی میں داخل ہونے سے منع فرمایا تھا۔ (۱) لہٰذا مناسب یہی ہے کہ حضور ﷺ کی امت کو اس جگہ نازل ہونے سے منع فرمایا ہے جہاں طاعون (عذاب) پھیلا ہوا اور اظہر الصحیح میں ہے فقولہ لا یقدم علیہ لان اللہ تعالٰی شرع لہ الخوف من

(۱) ولفظہ مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی دیار ثمود وما کنہم وھو ذاھب الی تبوک فی سنۃ تسع فقال الا ما ھم احد حتی اجد فصعد صخرۃ من حرۃ فقال لہ مرۃ وسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطاس من تبوک سوف یھب الیوم ریح شدید فلا یقومن احد منکم الا ومعہ بعیر فشد راحلتہ بعقال فھبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی طرحتہ بجبلی طی فبلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا اخبرکم بایکم الیوم اعلم ولا اعلم بایکم الیوم اعلم ولا اعلم بایکم الیوم اعلم ولا اعل

[illegible] ان الطاعون [illegible] فقد عصیه و الفرار فیه فقد عصی اللہ
علیہ وسلم اللہ عند الحجر وھی میار ثمود مع احتمالہ ان یکون ھذا انذار بعضھم فیما یحوز لہ
یسمع اللہ ان یدعو الرضا ورفع بہ الطاعون ونحو ھذا بالتعلیق الصحیح علی مشکوۃ المصابیح
ص ۱۹۹ و ص ۲۰۰ ج ۲)

عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عند من الطاعون کالفار
من الزحف والصابر فیہ لہ اجر شہید رواہ احمد

مشکوۃ شریف ص ۳۹ ابواب عیادۃ المریض فی آخر حدیث)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد سے بھاگنے والا اور اس میں ثابت قدم رہنے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں

[illegible] یہ حدیث معلوم ہوتا ہے کہ یہ طاعون کہ مذکور ہوا عذاب بنی اسرائیل [illegible] اور [illegible] نقاد کہ [illegible] فرار از [illegible] ہدایت ہے بیرون آمدن و سلامت ماندن و کراہت [illegible] اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۵۳ ب عیادۃ المریض)

[illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنا گناہ ہے جس طرح جنگ سے بھاگنا گناہ ہے اور [illegible] بھاگنے کا [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

واختلف فی هذا النهی فقال القاضی تاج الدین السبکی هذا هو الذی علیه الاکثرون النهی عن الخروج منه للتحریم وقال بعض العلماء هو للتنزیه والمنع انما هو الخروج بقصد غرض غیر الفرار من الوجع بالطاعون لا یبالی لانه یثیر الملتقی فی الحرکة محسوسا یعلم انه لا یصیبه الا ما کتب له اذ ما اصاب فیه بغیر الطعن لا یفنی ابدا لانه یثیر المرفیط کما ذکره الشیخ الاجل الشیخ علی فی کتاب شرح المصنوع بشرح حصن الحرزی والفور وقال وهو حجة حقا

(ترجمہ) کہ یہ نہی کہ نکلے مدینہ سے مرد اور عورت مسلمان مجاہد سے اس فرمان کی وجہ سے اکثر محققین یہ ہیں کہ ممانعت ہے اس کے لئے حرام ہونا اور بعض علماء نے کہا کہ ممانعت تنزیہی ہے اور منع نکلنا ہے مدینہ سے بقصد کسی غرض کے سوا بھاگنے طاعون سے نہ کہ بقصد بھاگنے طاعون سے کیونکہ وہ ایسا ہے جیسے لڑائی میں قتل ہونا اور جو شخص طاعون میں بقصد بھاگنے طاعون سے مر جائے اس سے کوئی سوال نہیں ہوتا کیونکہ وہ ایسا ہے جیسے لڑائی میں قتل ہوا اور جو شخص طاعون میں بقصد اجر کی نیت سے صبر کرتا ہے اور جانتا ہے کہ کچھ نہیں پہنچے گا جو میرے لئے اللہ نے لکھا اور مقدر کیا ہے تو وہ شخص اگر طاعون کے سوا کسی اور بیماری سے بھی مر جائے تو اس صورت میں بھی اس کو ثواب ہوگا گویا کہ وہ مرا یعنی جہاد کے لئے مستعد اور تیار رہنے والے کی طرح ہے اسی طرح شیخ علی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب شرح المصنوع فی سال طاعون والطوفی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بڑی اعلیٰ حجت ہے اور جو شخص کہ بھاگا اور نہ مرا وہ غاریاں اور نشانیوں اور صابروں میں سے ہے۔ اور اکثر بھاگنے والے سلامت رہے ہیں اسی واقعہ سے اور بھی ہیں کہ بھاگ کر موت سے بچ گئے اور اکثر صابر لوگ جو ہلاک ہو گئے وہ بھی اپنی اجل ہی سے ہلاک ہوئے ہیں جس سے بھاگنا بچا نہیں سکتا اور نہ ہی تغیر ہلاک کر دیتا ہے۔

اب لوگوں میں معلوم کھلا ہے جہاں عام ہوتی ہے تو طاعون اور نئی نئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ابن ماجہ شریف میں حدیث ہے۔

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ لم یظهر الفاحشة فی قوم قط حتی یعلنوا بها الا فشی فیهم الطاعون والاوجاع التی لم تکن مضت فی اسلافهم الذین مضوا (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ظاہر نہیں ہوتی بے حیائی کسی قوم میں یہاں تک کہ علانیہ کرنے لگیں ان میں طاعون اور نئی نئی بیماریاں پھیلتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں۔ (ابن ماجہ ص ۳۰۹ باب العقوبات)

مجالس الابرار میں ہے

وقد ثبت فی الحدیث ان من اسباب وقوع الطاعون ظهور الفاحشة واعلان المنکرات حتی ما روی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن علیه السلام قال لم یظهر الفاحشة فی قوم قط حتی یعلنوا بها الا

فشافیهم الظاعون وأخرج ذلک عن ابن عباس موقوفا و نظیر الی مرفوعا ما فشا الزنا فی قوم قط الا کثر فیهم الموت (مرقاۃ ص ۲۳۶ مجلس نمبر ۵۹)

ترجمہ حدیث شریف ہے کہ طاعون اسباب فحش باتوں کا ظاہر ہونا اور رائیوں کا ظاہر ہونا میں آتا ہے جیسا کہ اس کی روایت کیا ہے کہ خصوصاً ہر ہلاکت ۔ ارشاد فرمایا ہے اگر کسی قوم میں فحش ظاہر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ علانیہ کرنے لگیں اگر ان میں طاعون پھیلتا ہے اور ان سے گذشتہ لوگوں میں نہیں گذشتہ تھی بھی کہ ان لوگوں میں ہوئی گذشتہ جاتی ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔ فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانوا یفسقون O ترجمہ ہم نے ان ظالموں پر عذاب آسمان سے اس بنا پر کہ وہ بدکاری کرتے تھے۔ (قرآن مجید سورہ بقرہ نمبر ۲ پارہ نمبر ۱ آیت نمبر ۵۹ بنی اسرائیل سے متعلق ہے۔ ابن کثیر اور ابن جریر نے اس آیت کی تفسیر میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ طاعون فحش کاری اور بدکاری کی وجہ سے آتا ہے۔ وظلموا انفسھم الطاعون وزنی امۃ ھذا بعد نبیھا اربعۃ وعشرون الفا (تفسیر بیضاوی ص ۵۰ ۱)

مذکورہ حدیث اور قرآن پاک کی آیت سے ثابت ہوا کہ طاعون گناہوں کے سبب سے آتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں عنایت سے مسلمانوں کے حق میں رحمت بنا دیتا ہے اور کافروں کے حق میں عذاب جیسا کہ بخاری شریف اور کنز العمال کی روایتوں سے معلوم ہوا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرض میں تعدیہ (چھوت لگ) کا عقیدہ رکھنے اللہ تعالیٰ کی ذات عالی پر یقین رکھنے اگر کسی کو شبہ ہو کہ حدیث میں ہے لا عدوی اور حدیث میں ہے فر من المجذوم کما تفر من الاسد حذامی سے اس طرح ہم کو کس طرح تیر سے بھاگتے ہو۔ اور دوسری حدیث میں ہے لا یورد ممرض علی مصح۔ بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس مت لے جاؤ اس سے بظاہر حدیثوں میں تعارض معلوم ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ حدیث کا مقابلہ نہیں ہے کہ مرض متعدی ہوتا ہے بلکہ یہاں بھی امت پر شفقت اور ان کے عقائد کی حفاظت مقصود ہے کہ جذامی سے علاط نہ لفظ خوف کریں ہے لیکن عدم تاثیر کی وجہ سے نہیں بلکہ بالفعل سے یہ مرض ہو گیا تو وہ مرض کے قدیم کے صحیح سمجھنے لگے گا اور اس کا عقیدہ خراب ہوگا اس لئے حضور اکرم ﷺ نے امت پر شفقت کے پیش نظر فرمایا کہ ان سے علیحدہ رہو۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ ان لنفی فیھما فنا حدیث لا عدوی عباشرۃ احد الامرین لنصوص عدۃ فی عصمہ او شاذۃ فی بابہ فیحتمل ان العدوی حق (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۳۶ ۲ مجلس ۵۹ مکتبہ حقانیہ) کہ دونوں حدیثوں کا آپس میں مطلب لیا جائے تو بنا ہے کہ حدیث پیش کی گئی ہے لا عدوی دوسری حدیث لنفی العدوی لا دی کا کیا مطلب ہوگا جو حدیث میں تعارض تو ہوا جس کی وجہ سے اس پر حسب ایمانی اور تعدد ایمانی سے اس کے سوا کچھ نہیں، بیماری بذات خود متعدی اور موثر نہیں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مشیت بھی شامل ہوتا ہے تو متعدی اور موثر ہوگی اگر نہیں ہوتا

د خلق خالط ابن کثیر سبب حدیث الرجز (ابن جریر) بفتح الطاعون و ما ذکر فی حدیث عائشہ حین قیل لھا الطاعون وقال ھی بقیۃ رجز او عذاب عذب بہ الامم السابقۃ فجعلہ اللہ رحمۃ لھذہ الامۃ کلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بیتہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون فاخبرنی انہ کان عذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء فجعلہ رحمۃ للمؤمنین فلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بیتہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وانہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین فلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بیتہ صابرا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ اجر شہید (مشکوٰۃ ص ۳۸۰ باب الطاعون)

غیر مسلموں میں ایمان کی دعوت کی اہمیت

(سورۃ الاحزاب ۳۳ آیت نمبر ۴۵ تا ۴۶) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو شاہد، مبشر اور نذیر کے اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اس کی تشریح میں مفسرین نے مختلف انداز اختیار کیے ہیں۔ ہم یہاں ان کی تفصیل میں نہ جا کر صرف ایک تفسیر کا ذکر کرتے ہیں۔

(الجواب بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین نبینا محمد ﷺ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعہم بإحسان إلیٰ یوم الدین، أما بعد

فإن اللہ تعالیٰ بعث نبینا محمداً ﷺ شاہداً ومبشراً ونذیراً، وداعیاً إلی اللہ بإذنہ وسراجاً منیراً، فبلغ رسالات ربہ، وأدی الأمانۃ، ونصح الأمۃ، وجاہد فی اللہ حق جہادہ، حتی أتاہ الیقین، فصلی اللہ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین.

وبعد: فإن من أعظم ما یتقرب بہ العبد إلی ربہ الدعوۃ إلی اللہ، وہی وظیفۃ الأنبیاء والمرسلین، وأتباعہم إلی یوم الدین، قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لخلق عبد من خلق اللہ أحب إلی اللہ من أحسن من عمله

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سے کسی انسان کے عمل سے اللہ تعالیٰ زیادہ خوش ہوتا ہے جو اس حال کے ساتھ عمل کرے۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم، الفصل الثانی)

ترجمہ: [illegible]

(۱۰۰ ... ص ۲۲۱ ... ص ۳۳۳)

علم ... حضرت ... تا ... میں ... کا ... ہیں۔

... تعلیم ... ہیں ... ہیں ... ہیں

لعبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ فہو وحدہ ومجمع بحار الانوار ص ۴۳ ج ۱۲

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو تعلیم دی ہے کہ کہیں ایاک نعبد وایاک نستعین (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) جب عبادت اور استعانت (مدد مانگنا) قرآن سے خدا ہی کے لئے مخصوص ہے دوسروں سے اولاد اور روزی وغیرہ کی درخواست کرنا تو کفر و شرک کیسے ہو سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس کو وصیت فرمائی تھی اذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ (جب تجھے سوال کرنا ہو تو اللہ سے سوال کر اور جب مدد مانگنی ہو تو اللہ ہی سے مانگ) (مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۳ باب التوکل وبعد فصل اول)

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نقل کر کے فرماتے ہیں کہ "جو یہ سمجھ کر کہ اس کو اپنے دل کا آئینہ بنائے اور اپنے حسب الہوس مشغول ہو جائے جس پر عمل کرے (فتح المجید صفحہ ۱۳۲) اور فرماتے ہیں کہ "جو شخص مصیبت کے وقت (خدا کو چھوڑ کر) لوگوں سے مدد مانگے وہ خدا کی صفات اور اس کی قدرت سے ناواقف ہے" (صفحہ ۱۳۳) اور فرماتے ہیں کہ "افسوس تجھ پر تجھے شرم نہیں آتی کہ خدا کے بندوں سے مانگتا ہے حالانکہ وہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہے۔" (الیانع الربانی ص ۲۵۹ مجلس نمبر ۳۸)

اور فرماتے ہیں کہ "اے مخلوق کو خدا کا ساجھی بنانے والے اور دل سے ان (مخلوق) کی طرف متوجہ ہونے والے مخلوق سے اغراض کس لئے کہ وہ تو ان سے نقصان ہے اور نفع رساں خدا کو سمجھ اور تو محروم رہتا ہے اپنے دل میں چھپائے ہوئے شرک کے باوجود تو حید کا دعویٰ کرنے والے تجھ سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔" (حوالہ مذکورہ) آپ نے وفات کے وقت بھی اپنے فرزند عبدالوہاب کو وصیت فرمائی تھی تمام حاجتیں اللہ کے حوالے کرنا اور اسی سے مانگنا عبدک بفنائی اللہ وطاعۃ ولا تعلق احدا ولا ترجہ وکل الحوائج کلہا الی اللہ عزوجل واطلبہا منہ (لا تعلق بما حدث سوی اللہ عزوجل ولا تعتمد الا علیہ سبحانہ التوحید التوحید التوحید (ملفوظات مع فتح ربانی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کل من ذہب الی بلدۃ اجنبیۃ او الی قبر مثلا ومسعود لو ما ظاہرا لا حول حاجتہ یظنہا انہا اکثر من الفلس والرد الخ یعنی جو شخص اپنی حاجت روائی کے لئے کسی اجنبی شہر جائے یا مسعود نامی کسی مزار پر یا اسی طرح دوسری جگہ پر مدد مانگے یقیناً اس نے اپنا سکہ بیکار کر دیا ایسا سکہ کہ جو اس کی حاجت کو پورا نہیں کر سکتا بلکہ اس کی قیمت ایک پیسہ سے بھی کم ہے اور جو شخص اس شرک کے مرتکب سے ملتجی ہو وہ اس سے بھی زیادہ بیوقوف ہے۔ اور جو حاجت روائی جیسے حقوق کسی کو دینی ہو اس کے لئے پکارنا ہے

(تفہیمات ص ۵ ج ۲)

بزازیہ کتاب جامع الفصولین میں فرماتے ہیں

رجالہم کانوا یستغیثون بغیر اللہ فی حوائجہم من شفاء المریض وغناء الفقیر ویستمرون فیہم ویتوقعون نجاح مقاصدہم بذلک الغرور ویعتقدون استمدادہم جہلا وعمیا کما کانوا یعتقدون فی الاصنام الذین ہم علیہم ان یقولوا الی عبادتہم اتاک مستغیثین وقائلین مخلصین" ولا تدعوا مع اللہ

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

بالخصوص کوئی مسئلہ جس کی بنیاد احادیث پر ہو احادیث کی صحت و عدم صحت اور ضعف و قوت پر موقوف ہوتا ہے اور راویوں کے حالات بھی اپنی اپنی جگہ تبصرہ طلب ہوتے ہیں اس لئے ان کو سمجھنا اور ان سے استدلال کرنا ہر شخص کا کام نہیں بلکہ اس کے لئے خاص خاص علوم و کمالات درکار ہوتے ہیں اس لئے مستند علماء کو چھوڑ کر ہر ایرے غیرے کا براہ راست احادیث سے مسائل مستنبط کرنا ہر گز درست نہیں اس کے علاوہ اجتہاد کے لئے پانچویں شرط یہ ہے کہ مجتہد کو ناسخ و منسوخ کے طریقوں سے واقف ہو۔ اس شخص کے اندر یہ شرائط موجود ہوں وہ مجتہد ہے ایسا شخص اپنے اجتہاد پر عمل کرے اور جس شخص کے اندر یہ شرائط موجود نہ ہوں وہ غیر مجتہد ہے اور تصور علماء امت کا اجماع ہے کہ غیر مجتہد پر اصل شریعت کی اتباع اور تقلید واجب ہے۔

عقد الجید ص ۷ پر ہے ص ۸ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے علامہ بغوی سے یہ شرائط نقل فرمائے ہیں، اسی طرح صدیق حسن صاحب بھوپالوی نے بھی ان شرائط کو بیان فرمایا ہے۔

تقلید کی حقیقت

جو شخص مجتہد کا درجہ نہ رکھتا ہو کوئی دینی دنیاوی مسئلہ ہو اس کو کسی عالم مجتہد کے حکم و فہم اور ان کے راجح اقوال پر مطمئن ہو کر ان کے اقوال اور فتوی پر یقین مکمل کر لینا تقلید کہلاتا ہے۔

غیر مجتہد چونکہ از خود قرآن و سنت کے مسائل اور احکام مستنبط کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اس لئے اس پر ضروری ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید کرے اور ان حضرات مجتہدین نے امت اور جان توڑ کوشش کر کے ادلہ شرعیہ (قرآن و حدیث و اجماع امت اور قیاس شرعی) کی روشنی میں جو فقہی مسائل مدون اور مرتب فرمائے ہیں ان پر عمل کرنے کا نام ہی تقلید ہے اور یہ واحد صحیح طریقہ ہے قرآن و سنت پر عمل کرنے کا ہے تقلید کو چھوڑ کر ان کے علاوہ اختیار کرنا مسائل کی معلومات نہیں بلکہ ایک ایسی طرف لے جائے گا جس کا انجام یہ ہوگا کہ وہ اپنے ذاتی خیالات کا تابع ہو کر شریعت کا پابند نہ رہے گا۔

غیر مقلدوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مسائل فقہ حضرات فقہاء نے اپنے اجتہاد سے مدون کئے ہیں یہ بعد کی ایجاد ہے یہ بدعت ہے

تو یہ اعتراض ان کی جہالت اور لغت کی خلاف ورزی ہے قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کے متعلق زمانہ کی تمام صورتوں میں کئی جگہ یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پر قرآن کریم بیک وقت نہیں اترا بلکہ تئیس برس میں تدریجاً نازل ہوا ہے اور حالات کے مناسب جب کوئی آیت یا کوئی سورت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ لکھوا دیتے تھے، کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو میں وحی نازل کرنے کے بعد آپ کے سامنے حاضر ہوتا اور آپ مجھے املا کرا دیتے تھے میں لکھ لیتا تھا تو جب میں لکھ چکتا تھا تو آپ مجھ سے فرماتے تھے کہ پڑھ کر سناؤ میں پڑھ کر سناتا تھا تو اگر کوئی غلطی ہوتی تو آپ اس کو درست فرما دیتے تھے اس کے بعد میں جاتا تھا یہ حضرت زید بن ثابت کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات کاتبین وحی کے لئے مقرر تھے جن میں خلفاء راشدین صحابہ اور حضرت ابی بن کعب حضرت خالد بن سعید حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عبیرہ بن شعبہ حضرت حنظلہ بن ربیع حضرت زید بن ثابت میں تھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کاتبین وحی میں شامل رہے ہیں۔

یستحبون قولہ ولا یستحبون رأیہ الانصاف ص ۴۷)

حمد الخاصل (ان تقلید کا سبب یہ ہے کہ لوگوں کا رجحان ۔۔۔ کرتا ہے ۔۔۔ کی طرف ہو ۔۔۔ کیا ہے اور ان کو اس تقلید ۔۔۔ ہے جو بے دلیل ثابت ہو ۔۔۔ اس راز کو جانتے ہیں یا نہ ہیں۔

ایک جگہ پر فرماتے ہیں

ان السبب الذی الجأ جمہور ہذہ الامۃ الی مذاہب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ وہی الامن من تدوین کتب مفصلۃ کثیرۃ وعقد تحدید ص ۳)

ترجمہ جان چاہئے کہ مذاہب اربعہ کے اختیار کرنے میں بڑی مصلحت ہے اور وہ ان سے امن ہے ۔۔۔ مفصل و ۔۔۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کی اس عبارت کا ترجمہ فرمایا ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

جواب یہ ہے کہ حاشا وکلا مذاہب اربعہ کا وجود چوتھی صدی کے بعد اہل سنت والجماعت کی جماعت مذاہب میں محدود ہو گئے جیسا کہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے تفسیر مظہری میں لکھا ہے اور شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ اصول میں لکھتے ہیں کہ اس امر پر اجماع ہو گیا ہے کہ ۔۔۔ مذاہب اربعہ کے خلاف ہو گا اس پر عمل نہیں ہو سکتا ہے اور صحابہ میں اگر چہ یہ مذاہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) نہ تھے تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں ان کا ظہور ہوا مگر یہ ایسا ہے جیسا کہ جمع قرأت اور جمع سنہ کا وجود تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں ہوا اور حنفی مالکی سنت کہنا ایسا ہے جیسا کہ کہا جائے کہ یہ قرأت حفص کی یا قرأت عاصمی کی اور یہ قرأت کسائی کی ہے اور یہ حدیث بخاری کی ہے اور یہ حدیث مسلم کی ہے سب کا معلوم ہے کہ ایسا نہیں ہے صحیح بخاری میں صحیح مسلم ہے اس میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث کی نسبت یا قرأت قرأت کی نسبت یا امام کے اور حمزہ کی طرف کی قرأت کی نسبت یا ایسا روایت کرنے کی طرف ہے اسی طرح یہ مذاہب اربعہ ہیں یہ اصحاب کی طرف سے ہیں یہ قیاس استنباط اور اجتہاد کے ہے یعنی امام اعظم نے اس حدیث کے یہ معنی بیان فرمائے اور امام شافعی نے یہ معنی بیان کئے، اصل مقصود حق تعالیٰ شانہ اور اس کے رسول حق کی اطاعت ہے اور اختلاف ائمہ کا جو ہے یہ اس لئے ہے کہ ان حضرات کی تشریح و تفسیر کے مطابق کتاب وسنت پر عمل کیا جائے اور ہر ایک کی رائے کی تفسیر کے مطابق خاص طریقہ کا اتباع کرنا ضروری نہیں ہے یہ بات معلوم ہے کہ بخاری و مسلم کی شرح سنت قوی ہے اور ابوحنیفہ و شافعی کی طرف سنت ترک ہے۔

پس جس طرح بخاری و مسلم اور صحاح ستہ کی حدیث لینا اس بات کے موقوف نہیں ہے کہ اس طریق سے فقہ حنفی اور فقہ شافعی کے ۔۔۔ مجموعی کتابیں ہوں ۔۔۔ بلکہ ان کتابوں سے بے نیاز ہے ۔۔۔ الخ۔

غرض مسائل بتانا میں (یعنی مجتہد کا کتاب لکھنا) ہے یہ کہ جو حدیث کی صحت و ضعف میں ۔۔۔ حدیث کا ۔۔۔ ہے جس طرح صحت و ضعف مرسل اور موقوف ۔۔۔ موقوف اور مرفوع اور ۔۔۔ عمرو خبر یہ اصطلاحات ہیں ان کو ۔۔۔ سے بیان کرتا ہے ۔۔۔ لیکن ۔۔۔ جو حدیث ۔۔۔ جو یہ الفاظ حدیث کے الفاظ کی مخالفت کے ۔۔۔ اصطلاحیں وضع کیں تو حدیث میں نہ تھیں اسی طرح حضرات فقہاء نے تمام سنت کے مسائل کچھ لے

اللہ تعالیٰ کے [illegible] ہے [illegible] اطاعت سے [illegible] اطاعت کا بھی حکم دیا ہے [illegible] اختیار [illegible] اور فقہ کا [illegible] جب [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] اطاعت [illegible] (حاشیہ [illegible] ص ۲۰۲)

[illegible] یہ [illegible] اس آیت کریمہ میں اطاعت کا حکم دیا ہے اولوالامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے اولوالامر سے حضرات فقہاء کرام مراد ہیں اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قول فقہ اور اجتہاد حجت ہے [illegible] نہیں دیا

۲۰ پارہ سورہ نساء آیت نمبر ۸۳ ب ۵

ترجمہ اور جب ان کو کوئی امر کوئی امن کا یا خوف کا پہنچتا ہے تو چرچا کرتے ہیں اس کا اور اگر وہ لوگ اس کو رسول اور اولوالامر کے حوالہ کرتے تو جو لوگ اہل تحقیق اور اہل استنباط ہیں وہ لوگ اس کو پہنچ جاتے اور اس کی تحقیق کر لیتے ان لوگوں میں سے جو کام کے قابل ہیں۔

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجتہدین کی اتباع کا حکم دیا ہے یہی تو تقلید ہے۔ حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ میرے بعد میری احادیث کو روایت کریں گے۔ کہتے ہیں یہی بات تابعین اور ان کے بعد آنے والے تمام علماء نے کہی ہے کہ جو لوگ میرے بعد میری احادیث کو روایت کریں گے ان کو چاہئے کہ غلطیوں اور مجتہدین کی غلطیوں سے روایت کریں اور ان کے روایت کئے ہوئے دین کی کوئی خبر احادیث میں نہ ملے گی۔

طارق القرآن میں ہے کہ اجتہاد کے اصول بھی قرآن کریم اور احادیث ہی سے لئے گئے ہیں اور اصطلاح شریعت میں احکام کی تین قسمیں ہیں جو حقائق اور معارف مستور (پوشیدہ) ہیں ان کا علم [illegible] سے اور احکام کے [illegible] کا علم [illegible] سے ثابت ہے کہ شریعت کے [illegible] سے [illegible] آیات اور احادیث کے ظاہر معلوم نہیں ہوتے لیکن [illegible] کتاب اللہ اور کتابوں میں مستور اور پوشیدہ ہوتے ہیں پہلی قسم کے کہ شریعت کے [illegible] کا علم [illegible] کے تعلق [illegible] کا علم دیا ہو [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

[illegible] ہے اور [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

[illegible] (سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

[illegible]

[illegible]

(علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ ص ۳۰)

[illegible]

[illegible]

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا من الیمن فقال یا رسول اللہ کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتہد برأیی ولا آلو فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدره وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما یرضی رسول اللہ (سنن ابی داؤد کتاب الاقضیۃ باب اجتہاد الرأی فی القضاء)

[illegible]

(۱) بیت سے مسئلہ کا ثبوت [illegible] حدیث میں [illegible]

(۲) [illegible] مسئلہ کی [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا [illegible] مسئلہ [illegible] حدیث [illegible] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تقلید [illegible] حدیث سے [illegible] ثبوت [illegible] ہے۔

(۷) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا [illegible] مسئلہ [illegible] حدیث [illegible] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تقلید [illegible] ہے۔

(۸) [illegible] حدیث [illegible] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تقلید [illegible] ہے۔

(۹) [illegible] حدیث [illegible] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تقلید [illegible] ہے۔

(۱۰) [illegible] حدیث [illegible] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تقلید [illegible] ہے۔

وسعد الصابئين الطهر قهم المذهب بمجلس انهم ولي من كان لا يحمد على
مذهب محمد بعده وكان هو الذي احب في ذلك الرجل (الا مصنف ص ۳۳)

علامہ ابن ندیم صابی بزرگ کے بعد لوگوں میں تحقیق کا جذبہ پیدا ہوا اور وہ اپنے مذہب کے
بارے میں تحقیق کرنے لگے۔ ان میں سے ایک شخص کا ذکر کرتے ہیں۔

علامہ ابن ندیم اپنی قلمی نسخہ ص ۳۳ پر لکھتے ہیں

فلي رقت بفضلهم من جملة المكاتبة وفي رأيت بفضلهم من بصحبة يحب الخوض
الجهل وعقل جهلا لا يحور (فہرست ابن ندیم ص ۲۲ ج ۲)

اس میں پوچھ گچھ کی اس نے تصدیق کرنے والوں کو سمجھ لیا اور کہا کہ ان میں کوئی ایسا شخص
ہے جو جہالت کو پسند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ جہالت کو سمجھ لیتا ہے اور اس کو
جہالت ہی سمجھتا ہے اور اس سے علیحدگی اختیار کرتا ہے۔

[illegible] ابن ندیم کہتے ہیں

[illegible] وقد شاهدت الاخ [illegible] وهو يعظم الصابئة ويعتقد فيهم ويكبار الخروج عليهم ويحسن في
[illegible] وهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعم منها كتب [illegible] وعقد
[illegible] مع ملك الفرنج (ایضاً ص ۲۱)

[illegible] ابن ندیم کہتے ہیں کہ میں نے [illegible] کو دیکھا ہے وہ صابئین کی بہت تعظیم
[illegible] کرتے ہیں اور ان کے [illegible] میں اچھا گمان رکھتے ہیں اور ان کے
[illegible] کرتے ہیں اور یہ چار مذہب [illegible]

[illegible] ابن ندیم [illegible]

[illegible] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم وما انفرد عن الجماعة
[illegible] الاعظم (ایضاً ص ۲۲)

[illegible] کی پیروی کرو جو سواد اعظم ہے [illegible] سواد اعظم ہی ہے

غیر مقلد ان سے اگر یہ سوال کیا جائے کہ تم جو بے دھڑک بخاری بخاری کہتے ہو تم نے یہ مسائل قرآن و حدیث سے اخذ کئے ہیں یا کسی مولوی صاحب سے سن کر عمل کیا ہے تو وہ یہی کہیں گے کہ فلاں مولوی صاحب سے سن کر عمل کیا ہے تو پھر یہ تقلید ہوئی اور کیا ہوا۔ (اہلحدیث اور عمل بالحدیث ص ۲۲ تا ۲۳، احسن الکلام ص ۱۳۰ تا ۱۳۱)

ناظرین توجہ فرمائیں کہ اور آخری عبارت میں کس طرح تین اور بزرگوں کا نام پیش کیا گیا ہے تاکہ غیر مقلدوں میں سے کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ صرف ان کا ہی تعلق تھا اور صرف ہی نے قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی تلقین کی تھی کیا غیر مقلدوں کی اتنی گہری نظر ہے؟ اس لئے دوسروں کو تین اور بزرگوں سے تقلید کی بدعت شرکیہ کا انتخاب کیا۔ اب فیصلہ پر ہے کہ لائق اتباع ان بزرگوں کا قول و عمل ہے یا غیر مقلدوں کا؟

اسی طرح مندرجہ بالا صفحات میں ان علماء محققین کی اور بھی پیش کی گئی ہیں جن پر بھی عرض کر چکا ہوں اللہ پاک نے ان بزرگوں پر آئمہ اربعہ کا فیض علم جاری فرمایا تھا اور یہ بزرگ ان کا نہیں مقلد تھے اس کے باوجود ان حضرات نے خود بھی تقلید کی اور امت کو بھی تقلید کی دعوت دی۔ پھر یہ بزرگ ضرورت ہیں جو اپنے اپنے زمانہ میں صرف فقہی و عبادت الخوف پیشگوئی و حالات واقعات میں امام تھے اور ان کی اور ان کے اور ان کی امت کا جو بھی کوئی فیصلہ ہوا ہے وہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہوا ہے اور ان کا کوئی فیصلہ بھی قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہے اور ان کا تو نیا تصور و مشاہدات سے بھی بچنے کی کوشش کرتے تھے یہاں تک کہ اپنے سے چھوٹے تابعین کی تقلید (یا اقوال غیر مقلدین کے امام اور نظر اشرف ہے) کرتے ہوئے بھی رہتے تھے (رحمہ اللہ) امام اور نظر اشرف میں بھی ہے اور امت میں بھی پوری رہتی اس کی امت دیتے رہے (اعاذنا اللہ ثم اعاذنا اللہ) جس کے دل میں قرآن و حدیث کی عظمت اسلاف کا احترام اور علماء ربانیین اور مشائخ کرام کی محبت ہے وہ ان بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

ان بزرگوں کے علاوہ مشائل اور ہوئے کے طور پر محدثین عظام، علماء کبار، اولیاء کرام اور مشائخ عظام بیعت کی ایک فہرست ملاحظہ فرمائیں، ان سب کے سب متفقہ تھے ملاحظہ فرمائیں۔

امام المحدثین حضرت عبداللہ بن المبارک (جو امام بخاری کے شیخ کے استاذ ہیں) امیر المومنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن المبارک (جو امام بخاری کے شیخ کے استاذ ہیں اور یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل وغیرہ محدثین عظام کے استاذ ہیں) امام حدیث یحییٰ بن سعید القطان (جو امام شافعی امام احمد بن حنبل اور اصحاب ستہ کے تبع شیوخ میں سے ہیں) امام حدیث سید الحفاظ یحییٰ بن معین (جو امام بخاری کے شاگرد ہیں) امام حدیث شیخ الاسلام ابو یوسف (جو علم حدیث میں امام احمد، علی بن مدینی، یحییٰ بن معین وغیرہ کبار محدثین کے استاذ ہیں اور یہ

حضرات امام بخاری وغیرہ محدثین کے شیوخ میں سے ہیں) یہ اعلیٰ محدثین حدیث میں جلالت شان کے باوجود مقلد تھے اور حنفی المسلک تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ باوجود مجتہد ہونے کے صحیح قول کے مطابق مقلد تھے اور شافعی تھے، خود غیر مقلدوں سے نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی نے اپنی کتاب "الحطہ فی ذکر صحاح الستہ" میں تحریر کیا ہے کہ امام بخاری کے بارے میں حافظ ابو طاہر شافعی نے صراحت فرمائی ہے کہ وقد ذکر ابو عاصم فی طبقات

اصحابنا الشافعية علاء الدين السمكي [illegible] ۷۲ اصل لکھا ہے امام بیہقی کے متعلق تحریر فرماتا
ہے کان احد علماء الحديث والمتكلمين المجتهدين المبرزين في اصول الدين وفروعه وممن يضرب به المثل في الحفظ
والتبحر في علوم الحديث والمتصدرين لنشره وتصنيفه مجتهد في المذهب [illegible] ہے ایسے امام
حدیث کے ارکان میں سے ہیں جو اپنے زمانہ کے امام اور محدث عصر کے پیشوا تھے اپنی جرح و تعدیل میں
یہاں معتبر ہے اور آپ شافعی المذہب تھے

امام ابو داؤد کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ حنبلی مذہب کی شافعی بعض حضرات نے فرمایا ہے آپ حنبلی
تھے اور کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ آپ شافعی ہیں (ایضاً ص ۱۳۵)

ان کے علاوہ امام طحاوی، امام بیہقی، امام ابو علی طبری، امام ابن خزیمہ یہ سب بھی مجتہد تھے اور ترجیح دلیل کے
مطابق شافعی ہیں۔

علامہ ابن حجر، علامہ طاہر بن صالح جزائری یہ سب حضرات مجتہد تھے اور حنبلی تھے۔

علاوہ ازیں ایسے بڑے بڑے ائمہ حدیث اور صحاح ستہ کے مصنفین امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام
نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابوداؤد، جن کو تمام مجتہدین بھی جلیل القدر محدث تسلیم کرتے ہیں، یہ محدثین سب کے سب
ہزاروں نہیں لاکھوں حدیث کے حافظ تھے مجتہد ہیں اس قدر مہارت کے باوجود، ائمہ کی تنقید کر رہے ہیں تو یہ
مقلدین کس کے گن ہی گنتی میں ہیں کہ ائمہ مجتہدین سے آزاد رہیں اور تقلید کو ترک کر سکیں۔

اس طرح ہندوستان میں جس قدر مشہور محدثین، علماء محققین اور مشائخ طریقت گذرے ہیں، سب کے سب
"الحمد للہ" کہنے والے حنفی المذہب تھے ان کی فہرست تو بہت طویل ہے ان میں سے چند
مشاہیر علماء و مشائخ کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

امام ربانی شیخ سید احمد الف ثانی مجدد شیخ عبدالحق محدث دہلوی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور آپ
کا پورا خاندان جس کے ہر فرد سے علم حدیث کا چشمہ پھوٹا اور ترویج و اشاعت کی، دہلی و ہند کے مشائخ تو
متقین الدین، شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ احمد کبیر رفاعی، شیخ بہاؤالدین نقشبند، شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش،
شیخ معین الدین چشتی اجمیری، خواجہ بختیار کاکی، شیخ فرید الدین گنج شکر، خواجہ نظام الدین اولیاء، خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی، شیخ
احمد عبدالحق ردولوی، شیخ محمد باقی باللہ، خواجہ شریف زندنی، خواجہ فخر الدین، شیخ عبدالقدوس گنگوہی، شیخ رکن الدین سمانہ،
شیخ علاء الحق پنڈوی، شیخ سراج الدین، شیخ جمال ہانسوی، شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی، شیخ فرید الدین گنج شکر، شیخ بدر الدین سمرقندی،
شیخ اسحاق مغربی، شیخ علی سنجری، شیخ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی، شیخ نظام الدین اولیاء، شیخ نصیر الدین چراغ دہلی، شیخ
سراج الدین عثمان، شیخ زین الدین شیرازی، شیخ جلال الدین تبریزی، شیخ اکی سراج، شیخ رکن الدین علاء، شیخ حسام الدین مانکپوری،
شیخ اشرف جہانگیر سمنانی، شیخ محمد گیسو دراز، شیخ احمد عبدالحق ردولوی، شیخ محمد غوث گوالیاری، شیخ وجیہ الدین گجراتی، شیخ
محمد غوث لاہوری، شیخ داؤد لاہوری، شیخ میراں حسن سہروردی، شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی، شیخ صدر الدین عارف، شیخ رکن الدین
سمانہ، شیخ علاء الحق پنڈوی، شیخ نور الحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ عبدالرشید بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ
فضل اللہ بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ عبدالغنی بن شیخ عبدالرشید محدث دہلوی، شیخ محمد عابد بن شیخ فضل اللہ محدث دہلوی،
شیخ احمد سعید مجددی بن شیخ محمد عابد محدث دہلوی، شیخ محمد اسحاق بن شیخ احمد سعید مجددی محدث دہلوی، شیخ محمد یعقوب بن شیخ
احمد سعید مجددی محدث دہلوی، شیخ محمد عاشق بن شیخ احمد سعید مجددی محدث دہلوی، شیخ محمد اسماعیل بن شیخ عبدالغنی محدث دہلوی،
شیخ محمد اسحاق بن شیخ محمد یعقوب محدث دہلوی، شیخ محمد اسحاق بن شیخ محمد عاشق محدث دہلوی، شیخ محمد اسحاق بن شیخ محمد
اسماعیل محدث دہلوی، شیخ محمد اسحاق بن شیخ محمد اسحاق محدث دہلوی، شیخ محمد اسحاق بن شیخ محمد اسحاق محدث دہلوی،
شیخ محمد اسحاق بن شیخ محمد اسحاق محدث دہلوی، شیخ محمد اسحاق بن شیخ محمد اسحاق محدث دہلوی، شیخ محمد اسحاق بن شیخ محمد
اسحاق

(۱) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من رانی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی متفق علیه مشکوٰة ص ۴۰۴ کتاب الرؤیا، (بخاری باب من رای النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام ج ۲ ص ۱۰۳۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق کہ اس نے مجھے دیکھا ہے بے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا

(۲) عن ابی قتادة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رانی فقد رانی الحق متفق علیه (مشکوٰة شریف ص ۴۰۴) (بخاری شریف ص ۱۰۳۶ ج ۲ ایضا)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا پس تحقیق کہ اس نے حق دیکھا (یعنی بالکل سچا ہی خواب دیکھا)

ان احادیث کے پیش نظر اس خواب کے سچا ہونے میں کوئی شک نہیں ہے بہر الخواب حجت کر لوگوں کو شبہ میں نہیں ڈالا جا سکتا۔

غیر مقلدین شیخ عبدالوہاب نجدی کے ہم مسلک ہیں حنفیہ دیکھے جاتے ہیں لیکن شیخ عبدالوہاب مقلد ہیں اپنے متعلق خود فرماتے ہیں۔

انتسب و لله الحمد مذهبی لا مقلدون علی مذهب الامام احمد بن حنبل (محمد بن عبدالوهاب لعلامة احمد عبدالغفور عطار مطبع بیروت ص ۱۷۶ ص ۱۷۵)

ترجمہ: ہم وللہ الحمد عقائد میں حنبلی ہیں کوئی طریقہ اور بدعت ایجاد کرنے والے نہیں ہیں اور ہم امام احمد بن حنبل کے مذہب پر ہیں۔

ایک دوسرے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں

انی و لله الحمد حنبلی و لست ببدع فقهی و حنبلی الذی انتمی الیه الخ میں اللہ الحمد (اصل حنبلی کا) شیخ ہوں مبتدع نہیں ہوں میرا عقیدہ اور میرا دین جو کہ اللہ کے دین کی حیثیت سے اختیار کیے ہوئے ہے احمد بن حنبل کا ہے

ہوں وہ احمد بن محمد حنبلی مسلک اور طریقہ سے جو امت کے کبار علماء ان کے تبحر کا مسلک اور طریقہ ہے (محمد بن عبدالوہاب ص ۱۷۵)

اپنے ہم مسلک شیخ عبداللہ نے ایک رسالہ میں اپنے اور اپنے والد کے مسلک کی صراحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"اصول دین (ایمانیات، عقائد) میں ہمارا مسلک اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے اور ہمارا طریقہ ائمہ سلف کا طریقہ ہے اور فروع میں جن قطعی مسائل میں ہم یا ہمارے جلیل رحمہ اللہ کے مذہب پر ہیں اور جو کوئی اس طریقہ میں سے کسی کی بھی تقلید کرے ہم اس پر نکیر نہیں کرتے۔ (الہدیۃ السنیہ ص ۲۳۹ ف ۲۳۹)

مسلک یا خواجات حضرت مولانا محمد حسین فیضی نے محمد حسین رحمہ اللہ کی ایک تصنیف بنام "شیخ محمد بن

مسند الوبکر کے خلاف پر ہے گمراہ سے احد کے گئے ہیں

حاصل کلام!

مندرجہ بالا گذارشات سے ثابت ہوتا ہے کہ امت کے محدثین، مفسرین، علماء، صلحاء اولیاء اور مشائخ تقلید اربعہ سے متعلق ہیں اور ان سب کا تقلید اثر۔ متفق اور مجتمع ہونا تقلید کے برحق ہونے کی بہت مضبوط اور مستند دلیل ہے۔ حدیث شریف ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ ویدا اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا محمد ﷺ کی امت کو ضلالت (گمراہی) پر اکٹھا نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے (یعنی اس کی مدد شامل حال ہوتی ہے) اور جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں پھینکا جائے گا۔

(۲) لن یجتمع امتی علی الضلالۃ قال البخاری وبالجملۃ ظہر حدیث مشہور المعنی فو سائد کثیرۃ بالواحد معتمدۃ فی المرفوع وغیرہ (المقاصد الحسنۃ ص ۳۰۰)

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت (کے علماء و صلحاء) کبھی بھی گمراہی پر متفق نہیں ہوں گے۔

(۳) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ رواہ احمد و ابو داؤد (مشکوٰۃ شریف ص ۳۱ الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

ترجمہ: حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ایک بالشت کے برابر بھی جماعت سے علیحدگی اختیار کی تو تحقیق اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال ڈالی۔

مفسر قرآن حضرت علامہ ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی اپنی مشہور کتاب "عقائد الاسلام" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"جس مسئلہ میں امت متفق ہو وہ حق ہے اور اس کا خلاف مردود ہے"

ترمذی شریف کی روایت کردہ حدیث لا تجتمع امتی او قال امۃ محمد علی الضلالۃ کی تشریح میں علامہ طیبی متفق نہ تھے۔ ویدا اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار (رواہ الترمذی) کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا۔ وضعو السواد الاعظم (رواہ ابن ماجہ) کہ مسلمانوں کی بڑی جماعت کے ساتھ ہو جاؤ سے ثابت ہوتا ہے کہ جس مسئلہ میں بہت سے لوگ ایک طرف ہوں اس کی پیروی کرو کیونکہ جماعت کثیر گمراہ ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ لا تکلفو حکم الکل ہیں اگر گمراہ ہوں تو قلیل سب گمراہ کہلائیں اور سب کا گمراہ ہونا محل ہے بنا تحقیق ہے کہ قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے اور امت وسط اور خیر امت کا مصداق ہونا جاتا رہے گا جو محال ہے۔

امت کا مسئلہ بھی یہی حال ہے اور بہت سی احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں۔ (عقائد الاسلام ص ۱۸۸ باب غیر افضل عمر ۵)

ان معروضات کے بعد "قلد بن الصحیحہ" (دین حنیف ہی کا نام ہے) کے تحت تقریر مسائل ایمان حاصل غیر مقلدین سے یہی عرض ہے کہ تمام لوگ اسی دین کو اختیار کریں جس کو صحابہ سے لے کر محمد ثین، مفسرین، فقہاء اصحاب عارفین اور مشائخ عظام جماعت نے اختیار کیا ہے، اور جمہور امت اور سواد اعظم سے خروج نہ کریں، جس پر تمام عنوان اللہ علیہ تحسین اور اسلوب مقام تحمید اللہ سے حسن ظن رکھیں۔ اسی میں ابتداء عقائد ایمان اور اعمال کی سلامتی ہے اور صلاحیت کی حفاظت ہے۔ ورنہ غیر مقلدیت اور لامذہبیت سراسر گمراہی اور ضلالت ہے، بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ "غیر مقلدیت گمراہی کا پہلا زینہ ہے اور غیر مقلدوں کے پیشوا مولانا محمد حسین بٹالوی سے برسوں کے تجربہ سے بعد تحریر کیا ہے۔

"پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو شخص بے علمی کے ساتھ اجتہاد مطلق اور تقلید کے بارے میں جاہلانہ دعوا کرتا ہے وہ اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں، ان میں سے بعض بیحیائی ہو جاتے ہیں اور بعض لامذہب ہو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے بالکل آزاد ہو جاتے ہیں" (ہدایۃ (غیر مقلد بنے) کا اول گرشمہ ہے، ان نافہموں میں بعض تو علم کلام جانتے اور عبادت اور عبادت روزہ و نماز سمجھتے ہیں، مگر شراب سے پرہیز نہیں کرتے اور بعض جو کسی مصلحت دنیاوی کے باعث فسق ظاہری سے بچتے ہیں وہ فسق خفی میں مبتلا رہتے ہیں، مثلاً تکبر، ریا اور غرور کو فاخر میں پھنسا لیتے ہیں، کفر و شرک اور فسق کے اسباب اپنے میں اور بھی بہت موجود ہیں مگر دیندار کہے بے دین ہو جانے کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ احکام علمی کے باوجود تقلید چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

(اشاعۃ السنۃ ص ۵۳ جلد نمبر ۱۱ اور نمبر ۲ جلد ۱۲ بحوالہ تکمیل الرشاد ص ۱۲ تقلید کی شرعی حیثیت ص ۱۷)

غیر مقلدوں کے ایک دوسرے پیشوا جناب نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالی نے اہل حدیث کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے وہ اہل تامل خاطر سے لائق مطالعہ ہے۔

فنسبت فی هذه الزمن فرقة ناب سمعدو ریاء تدعی انتسابها علم الحدیث والقرآن والعمل و المعرفة

ترجمہ: اس زمانہ میں ایک فرقہ شریر نما بھیڑیا صفت پیدا ہوا ہے جو خود ہر صبح کی عالی کے سچے کے قرآن و حدیث پر عمل کا دعوی کرتا ہے حالانکہ اس کو علم، عمل اور معرفت کے ساتھ ذرہ کا بھی تعلق نہیں ہے۔

آگے اسی مضمون کے ذیل میں لکھتے ہیں

فیا للعجب ان یسمون انفسهم الموحدین المخلصین (غیرهم بالمشرکین وهم الله خلاص نصباً وعواً فی الدین

ترجمہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ غیر مقلد یہ کہتے خود کو خالص موحد کہتے ہیں، اور مقلدین کو (تقلید آئمہ سے) شرک اور بدعتی قرار دیتے ہیں حالانکہ غیر مقلدین خود قرآن و حدیث میں سخت متعصب اور جاہل ہیں۔

پھر اسی مضمون کے تحت آگے لکھتے ہیں

فما هذه التي لا تنفه في الأرض (كما في كبير الخصة في ... صحيح ... ص ۱۰۶ ج ۲)

(بحوالہ تقلید اور اس کا تاریخی پس منظر ص ۱۹ طبع اول ۱۹۸۳ء ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

اختتام: ... کے متعلق ... کے ... کی ... میں ... اور ... پر ... کی ... فرمائیں۔ اللهم اجعل بحرمة النبي الأمي صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم ... والله تعالى أعلم بالصواب

نوٹ

... کے ... میں حضرت ... کے ... کے ... سے ... اور ... کے ... کے ... کے

ایسے مسائل میں اہل علم کا اختلاف ہو جاتا ہے ایسے موقع پر عمل کرنے والے کو اختیار ہوتا ہے وہ جس طرح عمل کرے، اور خود اجتہاد کرکے فیصلہ کرے یا اس کی تحقیق و تصحیح اور ان کے علم پر اعتماد کرتے ہوئے ان کے فیصلہ پر عمل کرے، ایسی الجھن کے موقعہ پر عموماً بات یہی ہے کہ کسی طرح ہم اپنے دنیوی معاملات میں بھی ماہرین فن کے مشوروں پر عمل پیرا ہوتے ہیں، بیمار ہوتے ہیں تو ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں، کورٹ میں کوئی مقدمہ دائر کرتے ہیں مکان بنانا ہو تو انجینئر کی خدمات حاصل کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ، موجود کہتے ہیں کہ ہم نے سامنے سر تسلیم خم کر دیئے ہیں، اس سے تحقیق پر روک نہیں کرتے، ایسی طرح دینی معاملات میں ان محققین فن کی فہم و بصیرت پر اعتماد کرتے ہوئے ان ائمہ مجتہدین میں سے کسی کے قول پر عمل کریں اس عمل کرنے کو اصطلاح میں تقلید کہتے ہیں، تقلید کی حقیقت صرف یہ ہے کہ کتاب و سنت کے مقابلہ میں اپنے ذہن و فکر پر بھروسہ کرنے کے بجائے ان حضرات کے فہم پر بھروسہ کرکے عمل کر رہا ہے اور صاحب شریعت ہی کی پیروی کر رہا ہے اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اپنے کو صاحب شریعت کے درجہ پر سمجھ لیا ہے یہ سمجھنا بالکل غلط ہے، امام صاحب کی آراء اور ان کے مقلدین اسلاف نے جن وجوہ سے ترجیح دی ہے ان کو سامنے رکھ کر ان کی تقلید کرتے ہوئے بندہ آخرت سے بچنے کے لئے ان کی تقلید کرتا ہے، کوئی شخص اپنے کو امام صاحب کے مقابلہ میں عقل والا نہیں سمجھتا، نہ کوئی ان کو اپنے سے کم درجہ کا عالم سمجھتا ہے، بلکہ ان کی عظمت کا قائل ہوتا ہے، اور اتباع کر رہا ہے، اور خود بھی یہی سمجھتا ہے کہ میں ان کی اتباع کر رہا ہوں، اس کو متقلد یا مقلد کہنا درست نہیں سمجھتا، مستقل بالذات مطاع تو صاحب شریعت ہی کو خیال کرتا ہے (فتاویٰ نذیریہ جلد چہارم ص ۲۷۱ تا ۲۷۵)

اس عام فہم بیان سے تقلید کی حقیقت کو واضح فرمایا اور غیر مقلدوں نے خود ساختہ اعتراض و بہتان کی بنیاد ڈھا کر رکھ دی، اس کے بعد بھی جو اپنی ضد اور ہٹ دھرمی اور تعنت کے سوا کچھ نہیں وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ عنی ما یقولون۔

(۲۰) ایک دوسرے مقام پر تقلید کی ضرورت پر کلام کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے

فقہ اصول سے آراستہ کر دی جائے تو واضح ہوگا کہ تقلید ایک مرحلہ ہے اور ایک قدرتی امر ضروری ہے جو انسان کے ساتھ شامل سا لگے ہوئی ہے، غیر مقلدین بھی اس سے بچ نہیں سکتے ہیں ان کے گھروں میں چھوٹے بچے گھر کے بڑوں کو دیکھ کر نماز پڑھتے ہیں اور دوسری اعمال کرتے ہیں ان کے گھر کی مستورات محدثہ، عالمہ، فاضلہ نہیں ہوتیں، مردوں ہی سے پوچھ پوچھ کر عمل کرتی ہیں، اور خود غیر مقلدین بھی فاضل محدث نہیں ہوتے، وہ بھی اپنے بڑوں ہی سے پوچھ پوچھ کر عمل کرتے ہیں اور ان پوچھ پوچھ کر عمل کرنے کا نام نہیں سمجھا جاتا، ان کو شرک، بدعت اور گناہ نہیں کہا جاتا، مسئلہ کی حقیقت سے واقف ہر شخص بغیر تقلید کے کام نہیں چلتا، طب کی کتابوں کا مطالعہ کرکے ہر شخص حکیم اور ڈاکٹر نہیں بن جاتا، ہر شخص کو مطب کھول کر بیٹھ جانے کو اسے بخرم کہا جاتا ہے اور جو کرتے ہیں ان کو ان سے بڑا ان سمجھا جاتا ہے، مثل مشہور ہے "نیم حکیم خطرہ جان و نیم ملا خطرہ ایمان" یہ ہر جگہ دنیا میں

ہر کام میں تقلید کی ضرورت پڑتی ہے، لیکن دین کے معاملہ میں چند حدیث کی کتابوں کا ترجمہ دیکھ کر اپنے کو "سب علوم قرآن وحدیث کا ماہر سمجھنے لگنا اور ائمہ مجتہدین واسلاف عظام کے ساتھ بدگمانی کرنا ان کی شان میں بدزبانی اور گستاخی کرنا اور ان کی تقلید کو شرک وبدعت کہنا اور اپنی ناقص فہم وعقل پر اعتماد کرکے ہوائے نفسانی کی اتباع کو عین توحید سمجھنا یہ کہاں کا انصاف ہے۔ "بریں عقل ودانش بباید گریست" اگر ہمارے فہم، قلت دین بھائی بہن وعزیز کو سمجھ نہ آئے تو ناواقفی سمجھ کر اور غفلت دل سے فراموش کرکے ہمیں کوئی حرج نہیں کہ ہم تقلید کے عقیدے پر جمے رہیں اپنی جہالت پر ندامت کا اظہار نہ کریں۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۰۱ جلد اول)

رکوع کے قریب قریب جھک کر شکریہ ادا کرنا اور تعظیم بجالانا:

(سوال ۳۶) ہمارے یہاں ایک "سلمان" کرائے" (یہ ایک طرح کی کشتی ورزش ہے جس میں مختلف داؤں سکھائے جاتے ہیں) سکھاتے ہیں انہوں نے پنجن پیول جا کر سیکھا ہے ان کے پاس جانے اور روانگی کے وقت اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ کر رکوع کے قریب قریب جھک کر نیپالی زبان میں ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اور وہ اور اس اکھاڑہ کے منتظم یہ کہتے ہیں کہ اس فن کے سیکھنے کے لئے اس طرح جھک کر شکریہ ادا کرنا اور تعظیم بجالانا ضروری ہے تو اس طرح جھک کر شکریہ ادا کرنا اور تعظیم بجالانا شرعاً جائز ہے؟ یا اس میں کراہت ہے؟ بینوا توجروا۔

(الجواب) مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ قابل تعظیم ہے اللہ تعالیٰ کی امت اس قابل ہے کہ انسان اس کے سامنے اپنی جبین نیاز جھکائے اسی وجہ سے اسلام میں غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام قرار دیا گیا ہے اور اسی بنا پر فقہاء نے اس صورت کو بھی مکروہ لکھا ہے کہ کوئی شخص کسی کے سامنے رکوع کے اندر جھک کر سلام کرے یا اس کی تعظیم بجالائے شامی میں ہے۔ قال الفهستاني وفي الظهيرية يكفر بالسجدة مطلقا وفي الزاهدي الا بمعناه في السلام الى الركوع كالسجود وفي محيط الله يكره الا تحناء للسلطان ونحوه (شامی ص ۳۳۹ ج ۵ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع) یعنی علامہ فہستانی فرماتے ہیں ظہیریہ میں ہے کہ مطلقاً (غیر اللہ کو) سجدہ کرنے کی وجہ سے انسان کافر ہو جاتا ہے، زاہدی میں ہے کہ سلام کرتے وقت رکوع جیسی ہیئت یعنی سجدہ کے مانند ہے (یعنی جس طرح غیر اللہ کو سجدہ کرنا ناجائز ہے اسی طرح رکوع کے بقدر جھکنا بھی ناجائز ہے۔ اور محیط میں ہے کہ بادشاہ کے سامنے جھکنا مکروہ تحریمی ہے۔ (شامی ص ۳۳۹ ج ۵)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ الا نحناء للسلطان ونحوه مكروه لانه يشبه فعل المجوسي كذا في جواهر الاخلاطي من كره الا نحناء عند التحية وبه ورد النهي كذا في السراج الوهاجي۔
(عالمگیری ص ۳۳۳ ج ۵ کتاب الکراہیۃ باب نمبر ۳۸)

سوال میں جو جھکنے کی صورت ہے یہ قریب قریب رکوع کی ہے لہٰذا شرعاً اس کی اجازت نہ ہوگی فن سکھانے والے اور اکھاڑہ کے منتظمین کو چاہئے کہ اسلامی طریقہ کو مقدم رکھیں اور غیروں کے طریقہ کو اختیار نہ کریں اور اپنے سامنے جھکنے کی شرمناک رسم کو ختم کریں بے شک اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، حدیث میں ہے عن ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله۔

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۰ ابواب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک ابواب البر والصلۃ)

لہٰذا اپنا محسن ہونے کے اعتبار سے ان کا شکریہ ادا کریں چاہے حسن زبان میں بھی ہو اگرچہ سب سے بہتر الفاظ یہ ہیں کہ جزاک اللہ (اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں) کیونکہ حدیث میں ہے عن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صنع الیہ معروف فقال لفاعلہ جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء ۔ حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے ساتھ بھلائی کا سلوک کیا گیا اس شخص نے جوابی کارروائی کرنے والے سے کہا جزاک اللہ تو اس نے شکریہ کا حق ادا کر دیا۔

(ترمذی شریف ص ۲۰ ج ۲ ابواب ماجاء فی الشکر لمن احسن ابواب البر والصلۃ) واللہ اعلم بالصواب۔

دیوان حافظ وغیرہ سے فال نکالنا:

(سوال ۳۷) بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دیوان حافظ وغیرہ سے فال نکالتے ہیں جیسے دیوان حافظ تو ایسے فال نکالنے سے فال نکالنا کیسا ہے؟ کیا اس سے ایمان میں خرابی آ سکتی ہے؟

(الجواب) کیف فالی لی جاسکتی ہے، اس کو یقینی چیز نہ سمجھا جائے اچھا نجومی اور کاہن کے پاس جا کر فال نکلوانا اور اس سے غیب کی باتیں پوچھنا گناہ کبیرہ ہے حدیث میں اس پر لعنت وعید آئی ہے مشکوٰۃ شریف میں ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی کاھنا فصدقہ بما یقول فقد برئ مما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نجومی کے پاس گیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، پس تحقیق کہ وہ اس چیز سے بیزار ہوا جو محمد ﷺ پر اتاری گئی (مشکوٰۃ شریف ص ۳۹۳ باب الکہانۃ)

مظاہر حق میں ہے بیزار ہوا یعنی کافر ہوا یہ حکم ہے حلال جاننے پر یا تغلیظ و تشدید ہے اور پر کرنے ان تابع کے۔ (مظاہر حق ص ۳۰۰ ج ۴)

دعوت وتبلیغ اور مناصب کے لیے مستند کتب

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	
فضائل اعمال	[illegible]	[illegible]
فضائل اعمال	[illegible]	[illegible]
فضائل صدقات مع فضائل حج	[illegible]	[illegible]
فضائل صدقات	[illegible]	[illegible]
فضائل نماز		[illegible]
فضائل قرآن		[illegible]
فضائل رمضان		[illegible]
فضائل حج		[illegible]
فضائل تبلیغ		[illegible]
فضائل ذکر		[illegible]
حکایات صحابہ		[illegible]
شمائل ترمذی		[illegible]
منتخب احادیث	[illegible]	[illegible]
منتخب احادیث	[illegible]	[illegible]

ناشر: دار الاشاعت [illegible]